

DATA ENTERED



گلزار  
موسیٰ علیہ السلام

235

زرکشی نیشنل قرآن پاک کمیٹی بازار لاہور



RECEIVED

ما شاء الله لا قوة الا بالله

مختار القاص

یعنی

گلزار نوری

من خفایا

تجلیات

نور شہید عالم پر حق پرست و مخلص



۱۹۶۹۹۲

# مذہبی مطبوعات

تصنیف شیخ عبدالقادر  
جیلانی والیہ جیلان

## فتوح البغیث

فوت الاعظم کی پر لاندہ وال مقالات کی کتاب  
جو تشنگان علم و معرفت اور طریقت اور مسائل  
تصوف کا بے بہا خزانہ ہے۔ فیض یابی نے  
کے لئے ہر مسلمان کے گھر اس کتاب کا ہونا  
ضروری ہے۔ قیمت ۲/- روپے

اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد

## جنت کی کنجی

ہے کہ نیک بندوں کے لئے جنت کے دروازے  
کھلے ہیں مگر جنت کی جگہ حاصل کرنے کیلئے  
کتاب جنت کی کنجی ضرور پڑھیں۔ اس میں  
اسلام کے حقوق کی نگہداشت ارکان عقائد  
پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے عمل پسند حضرات  
کے لئے حصول جنت ہے۔

قیمت ۱/۲۵ روپے

## ارکان اسلام (کامل)

اسلام کے ضروری ارکان پر احادیث نبوی  
کے حوالوں سے مزین کتاب جس کا ہر موضوع  
اپنی وسعت و ہم گیری جامعیت افادیت کے  
لحاظ سے اپنی مثال آپ قیمت ۲/۵۰ روپے  
شیخ غلام حسین

امام غزالی فلسفہ اخلاق و فقہ  
تصوف اور عقلیات کے حید

## کیمیائے سعادت

اور جلیل القدر عالم گذرے ہیں تاریخ انسانی نے مشرق  
مغرب میں ان کے پایہ کا ایک بھی فلاسفر و مفکر اعظم  
پیدا نہیں کیا۔ یورپ میں امام غزالی کی تصانیف کو  
انتہائی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے اور ان کی تمام  
کتابیں یورپ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ ان تصانیف  
میں کیمیائے سعادت انفرادیت کی حامل ہے جس میں  
اجتہاد اور آزادی رائے کے زیر اثر اسلامی فلسفہ  
کو عقلی استدلال دنیا کے خیال نقطہ فہم و ادراک  
کی سطح پر جانچا ہے۔ سنجیدہ اور پڑھنے کے طبقہ کیلئے  
درعوت عمل ہے۔ بہترین کتابت و طباعت۔

قیمت ۱۵/- روپے

## تحفہ دستگیر

فوت الاعظم پرانی پختہ اور اول  
کا شخصیت سے کون واقف نہیں۔ اسلام کی میچان ہر  
رنگ میں اور اسلامیات پر مکمل روشنی ان ہی بزرگان  
دین جنار ثقات الاعظم جیلانی کی تصنیف تحفہ دستگیر ہے  
ہر نقطہ پر بحث کی گئی ہے اور تمام علماء کے نزدیک  
غنیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ صحیح ترین ہے کیونکہ یہ  
ترجمہ مشہور ادب نواز ڈاکٹر اے آر قریشی و رادمان  
سرحدی مرحوم کے قلم سے ہوا ہے اس ترجمہ کی اہلیت  
بھی بہت زیادہ ہے۔ ہر یہ صرف نو روپے ۹/-  
شیخ غلام حسین







کرو اطمینان عجب دیکھو جو بہت تمام  
 سکن گراں سیریل ڈا صاف جواب  
 حضرت ابراہیم در سوالوں دین قبول  
 قبول سوالوں فرما گئے اپنے بزرگوار  
 رسد حق خلیل و اسالوں در مطلوب  
 اور اساد ہی جدمے سچ او نہا ہزار دین  
 سیریل ہر طرف جواب ایہ و حق حاکم قابوس  
 کوئی نہیں ہوا وہی ایسے و دے امیر  
 مرحلہ سوالوں گناہی جہا اولاد تمام  
 بروا کر ہزار تھیں آندا اوس و تاج  
 اعلیٰ اور غلام سکی آو کیا بازار  
 اسکی تھیں سچا و سدی ہوا اولاد  
 جو جس و سال پیروی کرے اور قبول  
 بہوں تھیں قال و نہا نول سال او شیطا  
 جہنمک رہا چونکہ اوہ ظلم بدکار  
 آخر ہو گیا جگہ تھیں اوہ سرد و زمین  
 بعضے کہیں قابوس و ایسی ایک بھر  
 و و دین بہت و لیدے آئے یہ شیطاں  
 بعضے کہیں فرعون کے پیو و معصیت نام  
 بیویا اور تھیں دے حال فرعون پلید  
 موسیٰ ایسی ایک لختی لوک ہوئے مشکور  
 بہت اپنی تصویر و اکیتا اوس تیار  
 میں ہاں رب تھا و اعلیٰ میرا شان  
 بہت خانے و تاج آینا و تہ بہت ٹکار  
 بعضے شہادت ظلم تھیں کیتی اوس گمراہ

نہیں تال سمجھے بکڑ کے مار کر اس قلام  
 اسیں نہ ہرگز ہندے تیرا دین خراب  
 کراں اطمینان رہدی اور تشریح قبول  
 ہرگز میں نہ اوس تھیں کر سکتے انکار  
 جیو نہ کر عمل کھائے یوسف کے یعقوب  
 باطل تیرے دین کے کہو لکراں یقین  
 غصے وے و چہا تے کہیں لگا تھیں  
 جہا اپنی تھیں اسال و جانوں دین حقیقہ  
 ساری تھیں عزیز و اوسف رہا غلام  
 کی ہو با سچا اوس نول لیا کچھ دین راج  
 تال تھیں شاہ نے کیتا چا مختار  
 میرے تھیں غلام ہو کہیں لگا بد زار  
 ایسے کہیں دین نول کہیں تھیں مول  
 سچا اولاد یعقوب دیکھتی بندہ لوان  
 سکھ و اساء نہ او نہا نول و پند الہی ہمار  
 اوس بچھے فرعون پھر ہو گیا تخت تھیں  
 معصیت اس نام تھی و اہل جفا  
 واد اہمال و و اندا ایسی ملک ریان  
 واد ملک ریان سی رہنوں علم تمام  
 ایہ ظالم قابوس تھیں کروا ظلم فرید  
 اوسدے نالوں و وہ کے یا اس فتور  
 ہو جو میرے بہت نول کہند افرو مروتار  
 لوگو او پر محمد وے لے آو ایساں  
 اکثر اوسدے خوف تھیں اوسنوں چون جا  
 وروے مارے و تھیں سین نہ اچا ساہ







جانا جہد فرعون نے اپرہ سبطی مقبول  
سجدہ کر کے تہ مجھ لوں مومن سبہ شہید  
وہ کڑا پاں پئے جو جنت کے کسبہ معار  
کہتا ہے تختہ تال نہیں تال منظور  
نہیں تال اوں تال تال کرساں منہ حال  
اونہاں کہیا اسال دارازق رب رحیم  
تو لپٹ پناہ اوسدار وری نہیں شریک  
زب نہ نہاں تہہ لوں جو سو بدیں بھیس  
جے سادگی بھی سب لوں پہونجی فریاد  
ہست شایا اونہاں لوں حال سن کیاں  
موسیٰ کہتی کلیم و آیا وقت قریب

مٹان نہ وحدت رب حق کرے مقبول  
اسی گل سوچ کر او پھر کسبتے بناریند  
باقی دے سب تختیں لائے اوس مکار  
رازق جانوں مجھ لوں تنگی کرساں دور  
جیونکر بلدے تیل و چہ گلے دئے حال  
تینوں سالوں سبہ لوں دیند فرق کریم  
تیرے آکھے دین لوں اسنے لاواں لیک  
منہاں اسال قبولیا دیند گورے نہ ورس  
اک تل اندر تہہ لوں مار کرے بریا د  
مطلوبہاں دے حال تے رب موسیٰ جان  
اسر سکی قوم دے کھلے نیک کفیب

## خواب دیدن فرعون

اک رات فرعون نے دیکھا اندر خواب  
سبطیاں دے اوہ کھلے تختیں ہوئی اک ظہور  
کل تختہ اونہاں وادتا سار حلا  
بھی و تختیں یک خواب و حیم و داسیہ  
اویا مونسہ ورا وناں تنو کے کت کہتا  
نائے دیکھا اوس نے سفنے وچہ اسرار  
رکھ آئے وواوس لوں کیستے رب عطا  
کی وچوں نکھار وشن زرد کھسالی  
دیند جس بیمار لوں روشن اوہ کھوا  
دیکھا اندر خواب دے اوس کا فریطان  
سایہ ہو یا اونہاں اوپر کل جہسان  
بجری آکھے نجومیاں پند اپاس یگا

نکھلا شعلہ اک وادیکہ موسیٰ بنیاب  
وچہ تختے قبطیاں پالیں ان دستور  
محل مکان فرعون دے کتے سبہ صفا  
تخت ووالے اوسدے ہو یا ان مقیم  
تخت محل سبہ وسمد گیا موشیں ورج پا  
جیوں وچہ قصص لاینا لکھلے افکار  
جہاں بیاروں اوسنوں منسے لوگ خدا  
دو جے وچوں نکھارے سی وشن لال  
ترت خدا دے فضل تختیں پاندا اوہ شفا  
وونوں برکھ و دین تختیں وچرے سماں  
دیکھا جہد فرعون نے تخت ہو یا حیران  
کہتا میرے خواب وادیکہ موسیٰ بنیاب



و بیکہ کتاب بخومیاں دستی ایہ تعبیر  
 مروے گا کہ مہر و چہ لڑ کا پیداوار  
 بیٹھے پتری فوج لئے غالب موسیٰ وہ  
 اوسری پاروں تکرہ لئے آوی وڈا وال  
 سہاں جہ فرعون نے ایہ تعبیر بیان  
 سہ منگایاں خیر نفس ایال اوس مقام  
 جو کوئی عورت حاملہ سبطیاں اندر ہو  
 جہ کوئی لڑکا اونہا ملا ہو وے پیداوار  
 لڑکی مول نہ کہے دی سرگز بار و آب  
 سجد و ایال لول سہ کے کتا حکم سنا  
 جسے میرے حکم دی خوب کشتی تھیل  
 قہقہ کو تار و ایال کشتی ایہو کار  
 قدرت ہوئی رب دی حکمت خاف حکم  
 کئی نیرال لول ہمال نقس سبطی ہو گئے فوت  
 کہیں لگے فرعون لول پاک دن قبطی آر  
 چھوئے کچے اونہا نئے زندہ کیئے قتل  
 جہک وادھا اونہا نڈا تکرہ نہ و تاسون  
 گو کا گویر آب لول سنا پوسہ سب  
 ایہ لول کے فرعون لول کیا اول قیاس  
 کہیں لگا پاک سال لے لڑکے کرو مصاف  
 اس نقس لول فرعون لے لکھا ایہ معمول  
 اندر سال مصاف دے قیال تہی ہارون  
 قتل کرے جس سال وچہ ازہ مروود لیسیم  
 وڈا لول پتھر کی پشی پاک خب سا  
 بن کیستہ جس سال لول جہر لڑکے پتھر

سندے بیٹھے اوسدے سہ امیر وزیر  
 امر لکی قوم نقس وڈا قبال کار  
 اک انکلا تکرہ نقس بادشاہی لسی کھوہ  
 تو مہر سہ اوہ جہو لسی ملک سہ ہمال  
 فکر پیا دل اوسدے کنت کیا شیطاں  
 حکم سنا یا سہ لول سنول خواص مقام  
 سہ و کم اوسدے کل دی پوری خبر کھو  
 اوسے وڈے اوسنول جلدی دینا مار  
 نال محبت اوسنول پان مانی باب  
 پتھر امر ایلیال جہرے و پتھر گو  
 و لسیال بہت انعام دی نہیں تال کرال  
 سہ شرارال اونہا نڈا لڑکا و تار  
 اندر انسر ایلیال پتی وبار خطیم  
 فکر پیا اقبطیاں غالب مہر لول موت  
 پتی و بار وچہ سبطیاں وڈے موت کھیا  
 وڈے مارے موت لیس مہر لول سنج مقام  
 با جہ اونہا نڈے اساندری خودت کرسی  
 تو غمی گھر وچہ بیٹھے نہ بن بے سہاں رب  
 خناسال وئی بات لول لیسے مسخاس  
 قتل کرو پاک سال لے حکم سنا لول مصاف  
 سال جہرے لڑکے لول کر لے قتل  
 بھالی تہی کلیم واد وڈا پتھر خناسال  
 تھیا اوسے سال وچہ موسیٰ پتی کلیم  
 قار و دی تقدیر لول سکا کون سکا  
 سچے رب لے سچیا ہو سکا اوسے سال



واہ واہ قدرت ربی واہ واہ وہ قدیر  
 وجہ خلاصہ دیکھیا لکھیا ہر بیان  
 بچھن لگا اوساں ہوں اوہ فرعون ملعون  
 کہنے کے علم نجوم کھن ہوندا ہے معلوم  
 اوسے مال سے پیٹ وچہ تن ہاڑیا تک  
 کہ کر کے فرعون نے کتنا حکم رواں  
 گھر گھر اوپر دنا سے بچھے جو کدہ دار  
 خوب حفاظت و نمان کے کھیتی ترور و فرا  
 سوون لکھ حفاظت لکھ سوون رکھوال  
 جس سے اسے وجہ ربی آجائے تقدیر  
 ایسی حکمت اپنی کھیتی رب رحمان  
 بابل ہی کلیم واسے سی جو شہر ان  
 ہوندا سی فرعون جال رائیں ہوندا وار  
 اوسدن بھی ٹکران سی اوسدا ہرے وار  
 دو قہر یا خاتون بھی جو ز وجہ ٹکران  
 ایسی کھن ہوندا سی ٹور تال ہین نال  
 آہی گھر فرعون ہے جوں بی ذمی شان  
 زام اوسدا سی اسے وڑی نیکو کار  
 پنج زمان سی صفت سے کھیتی نبی خدا  
 دوسری مال سے سچ وی مریم جدا نام  
 جو کھن مانی فاطمہ بیٹی بی بی حضور  
 سنبل حقیقت کھور تال لال کے بچل  
 جدا وہ واپس ہوئے کے باسر لکھیاں جان  
 کھن کھیاں اوسے بی بی کی لکھیاں صفار  
 اوسے واپس دو تال ہوندا ہریم میل

پیش اوسے تقدیر سے کیا عاجز تدبیر  
 کھیتی جنوں کھو میاں اوہ تقدیر عیاں  
 کہ اوہ لڑکا ہوسے جاک وجہ سپلاوار  
 اچھے بدرومی کھیتی چہ میگا اوہ مقصوم  
 اچھے سدا کے علم کھن ہوندا اٹھیاک  
 اتنے روز جماع کھن تبلی رو کے جان  
 جمع نہ ہوں مول اوہ خوب رہے ہشتار  
 ایسے تقدیر وی سرگ لکھی بات  
 غالب مرخدا سدا کوئی نہ سکے اناں  
 سید ویاں کھیتی نہ کے کھن بچے تکبیر  
 سن میں کھن و سدا و سال کھن بیان  
 رسداسی فرعون وارات کے دربان  
 ایسے او سدا و سدا سے ہوندا وار  
 سنا اندر ہندو کے وہ فرود و تکرار  
 نال کے اتفاق سے ہوئی اسے سرکان  
 آیاں گھر فرعون سے صاحب کھنصال  
 اسے کھن قوم کھن سے سی سلمان  
 کھیتی کھن صفت سے آپ تیار  
 یک حضرت خاتون سے جو موسیٰ وی مار  
 مور خدیجہ کھن سی حرم ہوندا نام  
 کھن بی بی اسے ہندو لکھ مذکور  
 آیاں اوسدن لکھ لکھ بی بی کول  
 لکھ سے وجہ فرعون سے کھن سی ٹکران  
 نال کھن و سدا و سدا لکھ لکھ  
 خوراس ہوندا کھن و تار ب کے ویل











اور سے وقت خالقوں نول رب کیتا اہام

جمیو نکر شاید حال سے بدی پاک کلام

فَاَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامٍ مُّوَسٰی اَنْ اَشْرَحِنِهٖ جَ فَاذْخِفْتَ عَلَيْهِ فَاَلْقِیْہِ سِفْرِ الْمِیْمِ  
وَلَا تَخَافْ وَلَا تَخْزِیْ جَ اِنَّا مَرَادُکَ وَ اَلَمَّا عَلَوْا مِنَ الْمَرْسَلِیْنَ

یعنی طرف خالقوں دی بھیجا حکم خدا  
جہاں پھر سنوں اور سدا ہوئے خوف مال  
خطرہ نہیں نہ اور سدا نہ ہوویں دلگیر  
اس میں لیا وال پرست کے استوں تیر کوکل  
رنگ حکم خدا تمیز فی صاحب دین  
رات ہی تالی بیچہ کے کر دی ایک تجویز  
را لورات صندوق دیوے اوہ بنار  
نکل کھول تر کھان نول چلی جدول بلان  
شکل و دیوے مردوی ہتھال چہ مختار  
کہیا اس نول سدا کے بھائی اور سدا کار  
بہشت چھا فرما تیا حضرت جبرائیل  
سارا کم صندوق و اکیتا تر تیار  
ہو رہا ایت اس جگہ سگی پاک مشہور  
اندر احد خالقوں نے اوہ تر کھان بکلا  
معظم ہو گیا استوں سارا حال احوال  
شہر ہر ال پختیاں استوں قسم حوا  
نالے دس تر کھان نول شہر ہر نکال  
جار ہمسائے اوہا تے پکڑے و سار  
و شال جے فرعون نول میں یہ نصبت کا  
کر کے قصہ فرعون دل ہو یا جڈل تیار  
گل نہ ہو ہوں نکلا کی ہو یا سخت حیران  
پھر چلیا پھر ہو گیا گنگا اوسے دم

ایک چوائے بال نول اپنا دودھ پلا  
دیویں اوس و فرزندوں و چہ دریا نول  
لے علم ہو گئے استوں وال و سگی چہ نیر  
لرا ان مکتبہ و سنوں بیما نول چہ نول  
موتی کر در رب کے کیتا و نول نقیہ  
کچھ جے تر کھان کو صاحب عقل پیر  
یا اوس و چہ فرزندوں دیوال ندی نول  
جبرائیل فرشتہ آیا بن تر کھان  
جائانی لی دیکھ کے ہے ایہ کوئی بھار  
کر دے یک صندوق پختیاں جلد تیار  
آ کے گھر خالقوں دے تر ت کیتی تمیز  
کنڈے پختے لے کے گیا او داری مار  
و چہ خلا سے اپنا جمیو نکر ہے بند کر دے  
یک ہمسایہ و نہا نلا و سنوں ہکے گیا  
گی بی جاتا مثال یہ دیوے بھیت نکال  
بصیت اسدا اسکے نول با کھنڈہ جا  
اجرت دے کے کو یا بری اور شخ مال  
گھر جانے رہت ہو گا کرن و چار  
و دی دولت پخت نول کسی اوہ انعام  
گنگا کیتا رب نے نول کھنڈہ لا چار  
تو یہ کیتی جدر نول پھر کھنڈہ رب زبان  
کران روایت سرت و فقہ کیتی مثال ہو کم



ہو وہ ہے جہد بنیت اوہ مول نہ سکرا بول  
 پھر سچے رب کے لیے آیا ایمان  
 پہلے نبی کلیم دا ہو یا ایسہ مرید  
 مائی نبی کلیم لول خوب تو مال و صوال  
 کیتا نرم صندوق لول روئی پیر چھوچھا  
 آخر اوہ صندوق کر کے بچہ بست  
 کلیم بھین کلیم دی جیٹی جو بھیران  
 گرے مگر صندوق کے کڑی رنج و صکان

جال پھر تائب ہو وند اکرا سخن اڈول  
 دیکھ نبی دا مجرہ ہو یا مسلمان  
 دیکھ تماشا شہ قدری لب ایمان خرید  
 اوپر سونار لشمی و تاراک رو مال  
 لائے عطر کلیم لول و تار و تپہ سنوال  
 روٹو تار و تپہ پیل سے بی بی نے فرزند  
 حضرت خالول او سنول کیتا ایہ فکان  
 جیول ایہ ایت رب کے بچہ جی و تپہ قران

ق ق کا کت کا ختہ قصیدہ حضرت عین جنب و ہکلا پشہ عین

پہنے بھین کلیم لول کہندی او سدی مار  
 پاسول یا رسول و لکھدی کڑی کئی صکان  
 خد حضرت خالول کے وچہ وریائے تیل  
 اٹول اوس وریائے تھیں سی اک نہروان  
 روزہ کے اوہ صندوق چھو تھل کنول وریا  
 ٹکریا اوہ صندوق تھہ نال محسول وار  
 کافر اوس دم تخت تے بیٹھا وچ محسول  
 جلدی بی بی آسیدہ بھی فرعون لعین  
 کیا دھن صندوق پاک لگانا ل دیوار  
 لگا پھرن صندوق لول وہ کافر فرعون  
 پھرنائے ایمان وانا لارب منظور  
 پھر بی بی آسیدہ رب دی برکت نال  
 کافر صندوق لول تھولن لگا بار  
 پھر بی بی آسیدہ منور تھیں کلیم لول  
 دھوا وچ صندوق وے لڑکا سوریت  
 ایسی صورت او سنول بھنی رب منظور

مگرے مگر صندوق کے لول کئی کدی جبار  
 کافر کے نہ و سدی کیتی مول کھکان  
 پاوتا صندوق اوہ کر کے بڑی و تھیل  
 اوس اوپر فرعون وانا محسول مکان  
 اوس نہرے وچہ آپا جینا حکم خدا  
 وانا کافر واند صندوق کے آپا سی کھکار  
 کٹس او سدی آپا اوہ آوارہ چل  
 آئے اوڑ محسول تھیں ول وچہ کر لقیین  
 کنیں ساوی سیائے سے واکھکار  
 نٹھا وور صندوق اوہ متھنہ وکے لول  
 اوہ صندوق فرعون تھیں تاپس ہو گیا اوہ  
 پاسے سے صندوق لول اندا جلد نکال  
 نول نہ لکھلا اوس تھیں سوریا ہول لال  
 اوہ صندوق فرعون لول جیٹ وکھلا کھول  
 سو کے و سدی ساکے وکھنہ سکھ پھند  
 گھسار فرعون دا ہو گیا نور و نور



## حکایت دختر فرعون

اسی ملک وہی فرعون وہی موسیٰ نامی پھر  
کارن کران علاج دے آئے کسی حکماء  
مخبر سبب بخبریاں بچھا کران فانی  
اس روغن دے روغن واکوئی نہ ہو دوا  
جاسی مرقی تمام یہ لباب و سدھی و میال  
بنی کلمہ صندوق تھیں مویا جارا طہار  
نالی محبت چاوندی دختر جو فرعون  
لگا اوسدے ہلکے اوس راجہ لکھاب  
بی بی آسیہ دیکھ کے بہت ہوئی خوشحال  
اس لڑکے مال لبال وچہ کیسی مرقا تشر  
صاحب و دے کمال دامونہ الیہ کہتے ہیں  
کہ فرعون تھیں دے ناما کوئی فرزند  
رہا چوٹی آکھارے مرقی سنو سر کار  
تیریاں یہ دوا پائیاں و سی کھول حکام  
اسدے قتل کران تھیں نہ کر سرگز دیر  
ایہ لگ ستن فرعون پھر بی بی آسیہ پاس  
بیتوں کھیا بچہ میاں قتل کر ایہ مال  
بی بی کھیا اسانوں نہیں یہ بات قبول  
یہ فریاں نہ جا پدا جائے فرمال دار  
م گھے لگ کے اونہا نے اسکول مہل ناما  
ایہو خیر قرآن وچہ و بی جہل جلال

مرقی مرقی تھیں پھر زری ہستی سی بہار  
ایہو سدھی مرقی مرقی نول آخر کران دوا  
کہیں چوٹی مویا وندہ الیہ احوال  
زندہ شہر باب کھلی سی نول کنوں وریا  
حل پذیرا دیکھتے قدرت جل جلال  
سومنی صورت ویکھ کے مرقی کر سر پار  
حضرت موسیٰ اور ستنے لالال زکا و مرقی  
مرقی تھامی ہو گئی اوسدے وور شتاب  
کس لگی فرعون نول بہت محبت نالی  
جس تھیں تیری دھما داسو گسا صاف تیر  
بشا کر کے پائے الیہ سو پدا تھیں دوا  
سنی بھلائی ایہ بات اوس بہت ہو یا خور  
ایہو لڑکا لکھ لڑی رشی کر سنے تھوار  
شخصہ جاسی تدرہ دار من نہ دسی تمام  
جے ہیں قتل نہ ہو سیا پھچھو لکھ پھر  
م کر حال پسننا ونداول مچہ کر سنی قواس  
ایہو لڑکا دھنی کسی تیر سنے تھوار  
اسدے قتل کران تھیں پھر بی بی آسیہ پاس  
ایسی دھنی تھیں تھیں تھیں تھیں نالی  
بشا کر کے پائے اسکول نالی پیار  
سندو پیر فقیر تھیں تھیں تھیں نالی

وَقَالَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ قُرَّةَ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْضُوا عَلَيَّ اَنْ يَنْقَضَ  
اَوْ يَخْذَلَنِي فَلَا تَوَدَّكُمْ الْاَشْرَارُ



کہیں لگی فرعون دی بی بی نیک اصول  
 شاید سالوں کدیں یہ دیوے تفع یو جا  
 نہیں تھی مسئلہ اونہا منوں ہرگز اکی حال  
 کرن رہا بیت اسہ تال یہ لاسیانور  
 چاچے جانی کھیں اوہ حضرت موسیٰ دی  
 آخر اوسوے قتل تھیں مٹ رہا فرعون  
 لونڈیاں کھل کے شہر تھیں اماں کیاں بلا  
 امیر اوس نے کسید انمول نہ پیتا شیر  
 حکم تھیں کلیم دی اوٹھے سی موجو و  
 تھیکہ والی واسطے کرو سنوں فرمان  
 و دی قابل کار اوہ والی نیک تھیں  
 ورا حکم فرعون نے جلدی نال خوشی  
 کہندی ساوے حال تھے کیتا کرم خدا  
 واپاں بہت بکریاں اوس فرعون شیر  
 کہیا میں فرعون نول بجز نیا و سنا  
 کہیا اوس بلا تھے کے جلدی لے اناں  
 تال میں وسدے حکم تھیں آئی تہہ بلان  
 تو کھی اپنے حال نول کرتیں نہیں اظہار  
 سنے کان کلیم دی بہت مولیٰ خوشحال  
 کیا دیکھے جو دانیال بیٹھیاں جمع کثیر  
 جاسوسے نول اثیری لگی وودھ بلان  
 تہہ حضرت خاتون نے کستی دلوں و قیل  
 ہاتھ کب تارے لے جیہ موت نول  
 دیوس بہر زبان نول کرتیں نول کلون  
 سن کر حکم خاتون نے رکھی بند زبان

اس اکتیں دی ٹھنڈوں قتل نہ کر یومول  
 یا پھر سنوں اپنا بیٹا لوال بنا  
 وڈا ہو کے کرے گا کیا کچھ ساو سنال  
 موسیٰ دی وہ ساک سی بات نہیں کوئی ہو  
 تالیں بڈ سفارشاں اوسدال کر دی سی  
 کرے وکیل میں السنوں وودھ پلائے کون  
 موسیٰ نول اتیار میاں شہر پلا  
 تک حالت فرعون یہ بہت ہو یا و لکیر  
 کہیں لگی فرعون نول ووجہ ہو خوشنود  
 سنا لیا وال جائیکے والی یک سجان  
 نال محبت اس نول خوب پلا سی شیر  
 تال پھر پین کلیم دی مانی کول کسی  
 حل اپنے فرزند نول اماں وودھ پلا  
 اسرو وودھ نہ کسے واپس پلا میر ویر  
 م کھو تال یک مور میں والی لوال بکلا  
 مت کے اوسد شیر اریہ میے ہو خوشحال  
 امیر تیر حال میں کیتا تھیں بیان  
 مدت کچھ اوٹھے جائے کے طائر کریں نیار  
 گھر فرعون کھیں دے آئی دختر نال  
 حضرت موسیٰ کسے دامول نہ ہوے شیر  
 حضرت موسیٰ بی لیا واہ قدرت سجان  
 و سال کھیت فرعون نول باواں قدر جلیل  
 رکھ دے دی دے وچہ کھیت نہ کر کھول  
 انی تھیں یا سین بیٹا اپنے کول  
 نہیں تال جتہ بولدی موند کچھ نقصان



ڈھٹا جعفریوں نے پندار و وہ کلیم  
 دودھ پلایا کرس توں استوں نال ہمار  
 ایہ گل کتن خاتون نے لکھا لسا او ٹھا  
 دودھ پلاوے بہت توں پالے تھو شیا نال  
 یارب تیری ذات ہے سمجھ نہیں بہت بلند  
 سجے وکے تہہ دے سجائوں حمان  
 خے بکھر رساں کراں میں تیری حمد ثنا  
 پہلوں وچہ تنور دے پایا میں فرزند  
 پھر روٹا یا ندی وچہ کر کے تیری آس  
 خست ظالم کے خوف تھیں پھر ہی چھپا ندی  
 کے لئے اوسے قتل توں پھر داؤہ تیار  
 افلاک توں دیکھ کے موند اس قمریان  
 واہ واہ تیریاں حکمتاں یارب پاک راہ  
 کر دی شکر خدایا بی بی نیک لقا  
 نالے بیٹا اپنا پالے نال ہمار  
 رات دے فرزندوں کے چھاتی نال  
 بہت پیار کما وندا کافر بد اسخام  
 بریں نال واجدوں پھر مویا بنی کلیم  
 یکسو دن چھک فرعون کے گود ہی لیا اٹھا  
 بوسے دیار سے چڑا بہت موند انہو سجال  
 حضرت موسیٰ چھوٹی نال وسیل قوی  
 جھوسا دیکھے وال کھنڈ وچوں لیے او کھڑ  
 کافر دیکھ کلیم ول ہو گیا لوٹ لال  
 دشمن بجایے مجھ واپس بال فرور  
 سنے اساؤں نال ایہ لگا شور جگمگان

کہن لگا خاتون توں نال زبان حلیم  
 ولسیاں تینوں روز میں اچھرت یک دینار  
 نال خوشی دے کھال توں کی تھرت تھار  
 کر کر شکر خدایت اس موندی بہت نال  
 کیسی حکمت نال تھہر لے دتا فرزند  
 یارب تیری جھڈوں میں صبر فرزان  
 شکر تیرے احسان واپس داناں او  
 اسن امان نکالیا تہہ ہمیں راؤ لبت  
 کیسی حکمت نال موندنا میرے پاس  
 اوٹا اس دینار خوار فتنوں کیتا میں  
 اس دے تھہرے مار یا لڑکا ستمہ شرار  
 اچھرت دیکھے پرورش لگا آب کراں  
 دشمن کے گھر ساندھی لالی جس تنخواہ  
 جس لے گھر وچہ بیٹھیاں وئی مرج بنا  
 نالے نت فرعون تھیں لے لیندی نثار  
 اٹھویں دن فرعون توں اوڑے سارو کھال  
 اوسے بنی کلیم واپس سے رکھا نام  
 یا کہ گھٹ و دیو میں تھیں جائے سب کلیم  
 کر کے شجرت وں میں سینے نال لگا  
 ایہ فرزند پیار راہ نفسی ساؤں نال  
 سچا اوٹھا کے اوسا دی اسیر کر لسی  
 دوسے سمجھوں دس توں وئی کھم چھڑ  
 گنہگار سدا اولوں جلدی تھہر نال  
 جیسے ہمیں سے ملک چہ پانا انت فتور  
 جبکہ سرباؤ دیر بہت کرے فقیران



بہتر ہے جسے سینوں سے کمر و مقبول  
 کہیا بی بی اسبہ سن لوں میری گل  
 بیوں والا غیرے لڑکا اچھے اجالی  
 سوتلے امیر مال کا رہے تدرہ فرزند  
 تے تیکر یک بال اچھ کرے نہ من مقبول  
 نالے اسے اسبہ کیوں نال جا لے آہ بال  
 اچھے بیوی سے بیب سے غفل نہ اس حال  
 بیٹھاری فرعون واو تھے خاص وزیر  
 جلد ہی وہ حضور دے دو منگو و کمال  
 پھر دونوں اس بال لے آگے رکھو جا  
 حیرت پرکھے ہو تھیں جالوں سے وانا  
 اسے کش کلیم دے آلوں و لوں کمال  
 موتیاں وائے کھالی لوں لگا تھو لگان  
 پھر تیرے کلمہ راگ و تیرے و تیار  
 اوں کش تے آگے تھیں جبہ کی کچھ خال  
 کہیا بی بی اسبہ تک میں اس حال  
 ایوں کر دے بال لے پھر نہاندی کار  
 و لوں ارادہ قتل داد و کتب مافرعون  
 کرے تھو لے مان دے موسیٰ لوں ملعون  
 عمر نہاندی جلدوں پھر موسیٰ سارا سال  
 سیر کرے و چہ مہر دے جائے نہی مدام  
 اچھ سے فرعون و آہ یہ سارا فرزند  
 کیا جائن آہ اب سے صحت شان رس  
 اوہ مانند پیشان دے یہ شیر مثال  
 جال پھر تہی کلیم دی عمر موسیٰ و پندر سال

پھر وہ شمشیر چہ زبرد رہے نہ مول  
 جنگی مندی بات و اسدوں چہ نہ مل  
 قتل کر اوں سینوں کو مگر گرو و میان  
 اسے تھیں نا ہو گیا تیرا شان بلبند  
 تیرا فرزند تھے شان جو گھٹ نہ جانی مول  
 اسد سے قتل کران وار کھیں ٹپ خمال  
 ویکر لہو زبانی کے سے طریقے نال  
 اوں ہامان فرعون لوں و سی ایہ تلہیر  
 یک بھر واک تھیں جو جانیوں نال  
 تیرے مویا کے سمجھ آہ یہ سی اک او کھا  
 آہ کل سن فرعون نے کھال لے کھنگوا  
 حضرت موسیٰ تھیں کہ بہت مویا خوش جا  
 جبریل حضور تھیں بھیجا رب رحمان  
 موسیٰ تھو نہ و چہ بالیا تک انکار و کھا  
 تیرے دیاں موتیاں آگے کرے ورا گل  
 پھر تہی اس بال لے کش کھال نال  
 ویکر حوال فرعون لوں تیرے آیا اعتبار  
 جنتوں کے آہ اب و سنوں فالے کون  
 لے گئی کھر فرزند لوں پھر حضرت خاتون  
 کتنے لوکر خرمی رہن شمشیر نال  
 لوں خلقت ویکر کے نبیوں نبولے سلام  
 جاتن اسے واسطے اس و انسان بلبند  
 موسیٰ نال فرعون دی کہ موسیٰ رس  
 معلم موسیٰ خلق لوں کے رہا نال  
 اندر قصص الانبیاء جیوں لکھیا حوال



کھتا تہ فرعون نے شادی سامان  
پتھر و کلیم دے پیدا ہوئے کھسار  
موسے پاس فرعون کے رہا تیرہ سال

و تا دیاہ کلیم لوں نال ہزاراں شان  
ہک دانام ہر ٹون سی دوجے و ابلقار  
اگوں سنیلوں دوستی ہجرت احوال

## ہجرت کردن حضرت موسیٰ علیہ السلام از مصر

کرن روایت مصر وچ موسیٰ بنی کلیم  
نال کفار و دشمنی کرے اجوڑ ہزار  
اوپر اسرائیلیاں کروا ظلم ہمیش  
اوہ موسیٰ دی قوم تے کروا ظلم پید  
یکدن اندر مصر سے ہو یا بنی روان  
مسی پاک قبطی قوم واکافر بنے ایمان  
نام اوس داسی سامری مومن نیکو کار  
پاموسے الہم مجھ تے کروا ظلم یہود  
حضرت اوتھنوں اکھالے قبطی بدکار  
میں نہیں لکڑیاں چھوڑو اکھالے کان  
پھر حضرت نے اکھالے کروا سدنی گل  
چھوڑو کہہ اسدیاں لکڑیاں من میر فرمان  
مکاکا یک کلیم تے مارا تیغے ناک  
ڈگڑیاں سار لکڑی نکل گئی سی جان  
پچھوں بنی کلیم توں ہمیش تگا افسوس  
توبہ تائب ہوو را اس کے پاک جناب

اوپر اسرائیلیاں کردار حم عظیم  
تے فرعون کلیم والٹ کرے بدکار  
اکھیں ویکھ کلیم دی کوئی نہ جاندی پیش  
موسے اوسدی قوم دی لینا آخرت پید  
کیا دیکھے دوا دی لڑے اس مکان  
اسرائیلی دوسرا صابر مسلمان  
اوس نے دیکھ کلیم لوں کتنی زارہ یوکار  
لکڑیاں میراں ظلم قحطیں کھسارے فرود  
چھوڑو کہہ اسدیاں لکڑیاں خپکا اٹکے تکرار  
ماں پتھرے فرعون واسے غنوں فرمان  
حکم نہیں فرعون داروری لڑناں گل  
پھری کہیا نہ منیاں کافر بنے ایمان  
کافر اورین دے ڈگا ہو بجیاں  
یا لہن لیکے سامری ہو یا ترش روان  
باحق انہوں مار یا اچھ قبطی پید و سن  
جیونہر جہاں دیو دی راہی با اسلم

کہے ائی خلافت نفسی فاعفرتی ففخر لہ اجدہ ہو الفقور الزحیم

بخش کناہ تقیہ توں بخشش والا

بارب اپنی جان تے ظلم کما سیا میں



حال ایہ بنی کلیم نے کبستی زار یو کار  
 ماریا جدول کلیم نے قبطنی نامعقول  
 چپ چپاتے مار کے سو گئے جادل کُل  
 یونستی جعفر عون لول بھجی اوس سیاہ  
 دور سپا سیال شہر وچہ کستی بہت ملاش  
 دو جے دن پھر صبح لولیا موسیٰ بنی خدا  
 اورا سبطی سامری پھر مک قبطنی نال  
 دیکھ بنی لول سامری پھر کستی فریا و  
 نال وناٹے تھو دا زور نہ سکر اصل  
 او گری حیات کلیم نے اوس قبطی دے دن  
 اوجی بولن پکارا سبطی موسیٰ شیار  
 معنے جھول تھو مارا کُل اوس قبطی لول  
 چا منڈا لول پھر وچہ موسیٰ لول نہ  
 حال ایہ کلال کبستال سامری چالول  
 نالی تباکی دور یا اوہ قبطی بدخوات  
 قتل ہو یا اوہ کُل جو کہند اوہ ملعون  
 کس لگا فرعون جے اوسدا ایہ فسق  
 ناحق مینول آن کے کستا اوس بدنام  
 بدلہ اوسدے خوندا اسی قتل لول قصاص  
 خیمتی جان فرعون نے پکی ایہ تجویر  
 اے موسیٰ دربار وچہ موسیٰ ایہ صلاح  
 فاجر جہ لیس لول نکل جائے موسیٰ قتل  
 موسیٰ اوس جون جہیں سکراتنی بات  
 نہت وچہ منہا خائف اورا کُل گیا

بخشد تاربا و سنول مروہ بخشنہار  
 حضرت موسیٰ ماروا کسے نہ پھامول  
 پھول مروہ اوسد الوکال دکھا آن  
 پکڑ لیا و دھوند کے قاتل لول ہمراہ  
 پتہ نہ لگا اوہنا سنول پکی لالاش  
 ورد اورا شہر وچہ اووس پھر ما آ  
 لہو اوچہ مارا دے وٹھانی لحوال  
 حضرت کسپا لول لول نیوس نہت فساد  
 روز لڑائی مار کے مینول پاوس کُل  
 سامری جاتا مجھ لول لگا کرن قتل  
 مارن لکوں مجھ لول کُل گیلوں جھول مار  
 مینول بھی اس وانگ آج مارن لول لول  
 کوئی میرے سامنے لول نہ سکے پھر  
 قبطی دشمن دن داسندہ مہیسی کول  
 دسی جعفر عون لول وں کلو کی بات  
 آج اوہ تیرے پتے ثابت ہو گیا خون  
 بھاوس میرے پتے کس سال قتل ضرور  
 میں نہیں اوسنول اکھا کروا کہ قتل ام  
 جمع ہوئے اس بات تے کل میر خواص  
 موسیٰ لول نچ دوڑ کے دسیا کسے سر نہ  
 مینول آج فرعون نے کسین مار فناہ  
 چنے کارن تارہ لول میں ایہ کہند لال  
 بھرت کر کے مہر سُر یا عالی ذات  
 نالے لکے رب دے کر دا ایہ دعا

قال رب نجی من القوم الظالمین



کرے سوال جناب چہ یارب پاک خدا  
مدین شہر پاک مہر کھیں آیدیں کوہ دور  
قصہ فہمدا اوس شہر و موسیٰ بنی خدا  
اوپر توکل شہر پاک یہ گل موسیٰ بول  
سنت نال چہ بنگال کی واپس واد

ظالمات می اس قوم تھیں مینوں بسین بچا  
پاک کھن ست روز و آہا سندھ ضرور  
ایکرو سندے راہ تھیں مینوں واقف سما  
مینوں رب دکھاوسی سرتہ رستہ لولی  
سرتہ مدین شہر نول آندا پاک الہ

## سیدن حضرت موسیٰ برجاہ شہر مدین و ملاقات حضرت شعیب علیہ السلام

مدین واپاک کھوہ می شہر مل باسہ ہمار  
کساد کھجے کچھ آدمی کے ایتھ نال  
مجھیں وٹھیاں دولہ کمال صورت نہ چون  
سیدے گئے اوہ آدمی پانی جادول بے ملا  
بچھیا حضرت و نہاں کھجیں سونہا حال  
تا کھجے موسیٰ بنی کول و نہاں تحقیقت قبول  
ناتے کھجے ہر وال جو دشمن اسمال قدیم  
پانی بندے کے پھر وہ اوکھٹان  
اس میں نہ بگڑ سکدیاں پھر وہ اوکھٹا  
سچے پھر رستہ و اساد و باب شہر مدین  
اوس کو لول کھجے نامدی وئے نہر سممال  
سنگہ حالت او نہاں کی کھجے اتنی ظلم  
اک کڈال کھوہ کھجیں پھر لیا اوکھٹا  
پھر وہ پھر ہجائے کے چپاں ہمال نال  
کھجے ماندہ راہ وائے سی رب و شیر  
پرست کمال اوہ لاکمال ہر کھجے خوشی غرام

ستوں نال وں کھوئے ہر بخیاں کھجے  
کھجے پلاؤں و نہاں نول پانی وٹھیاں نال  
اوہ کھجے کے بکمال اوکھجے کھجے نال  
کھجے نال وٹھیاں کھجے کھجے نال تھی خدا  
کیوں نہاں تھیں پلاؤں پانی پانی نال  
ملاقات نال نال نال نال کھجے کھجے نال  
رکھ جادول اوہ کھوہ کے پھر وہ اوکھٹا  
نال اوہ نال نال نال پانی نال پلان  
وٹھیاں کھجے نال نال پانی نال پلان  
نام شعیب کے وٹھیاں کھجے کھجے نال  
اس میں نہاں نال کھجے جلال کھجے نال  
آیا کھجے کھوہ کے کھجے کھجے نال  
سارے کھجے نال واد واد کھجے نال  
اوہ اوہ کھوہ کے کھجے کھجے نال  
نال کھجے کھجے کھجے کھجے نال  
موسیٰ مدین و رستہ کے کھجے کھجے نال



کرے وہاں رب نول پارب یا ک قیر  
 گماں حلوہ لکال اپنے بائل کول  
 سنکر نہی شعیب نے دتا اہم جواب  
 تاہک لڑکی اونہاں تھیں کی موسیٰ ل  
 تاجو دیوے تارہ نول اجرت میرا باب  
 نال جیائے اتنی کھتی اوس کلام  
 سنکر نہی خدا تیرا مویا اٹھروان  
 کیا حضور اراکدی تینوں خبر نہ مول  
 چھپے میرے لگ کے آئوں مسیحا  
 کھسائی کھم لے سچی تیری محل  
 جے ملے تچھے لگ کے چلاں با دستور  
 اڈیاں تیریاں اوس میری وجہ نگاہ  
 اس کارن میں چل داگے کسندولا  
 سنکر نہی بی بات ایہ کیتی دلول حیار  
 جس نے اتنی بات داکتا دلول خیال  
 اورک و مقول چل کے آئے اہل مقام  
 جھل اسلام شعیب نے بہت تواضع نال  
 کون کوئی کس شہر تھیں لول اس مکان  
 موثر موسیٰ اپنا دس یا حال مقام  
 بلکیا کھر فرعون دے باب میرا امران  
 کارن میرے قتل ہوئے مویا فرعون تار  
 سنکر نہی شعیب نے کیا خوف نہ کھا  
 بولی پھر شعیب دی بیٹی نیک حضرا  
 ہا ہا اپنے کرتا اسے کولے لول منور  
 ہے یہ شخص امانی نالے صاحبہ

میں تیرے انعام داہاں محتاج فقر  
 آکھ سنایا باب نول کرتا می کھول  
 سدا لیاوا و سنول جا کے شعیب کتاب  
 سدا میرے باب نے کھسائے لول خا  
 جو تدرہ سادے نال لول پانی لایا آب  
 آہی خرم حضور اوہ کس حضور انام  
 اگے اگے اوس دے ٹریا نیک جوان  
 مستکی کے لڑن کھنیں لول تھیں کھول  
 تاجو تینوں راہ دی گئی پوئے تھال  
 امیر چھپے تدرہ دے ملے نہیں سکرا چل  
 پوسی تیرے بدن کے تیری نظر ضرور  
 نا محرم لول دیکھنا میرا سخت گناہ  
 جیسا بھلاں راہ تھیں سکول میں بتا  
 مے ایہہ کوئی پارساندہ نیکو کار  
 ایوں اسدے مویا میں سمجھے نیک افعال  
 مویا نہی شعیب لول کہیا ان سلام  
 اپنے پاس ہوائے کے کھیا لہوال  
 وں بزرگا ساں لول اپنا نام نشان  
 آیا ہاں میں مہر تھیں مویا میر نام  
 قبطی والا ما جبرائیل شعیب بیان  
 تال میں اس تھیں نس کے لیا کھتی مار  
 ظالماں دی قوں قوم تھیں لول جان بجا  
 جس نے نہی کلیم لول سدا تدرہ اسی نال  
 جنگی وسی لوکر می جھپوئے منظور  
 اس تھیں بہتر سا نول لوکر کوئی نہ مہور



کہیا بنی شعیب نے تک کے بیٹی دل  
اک اکبیاں کھوہ کھنچیں پھر لہو اٹھا  
ایک پیر کوئی بانہی استوں جاتا تھیں  
پچھے پیر کے ٹرن تھیں کیسا انس انکار  
ناختم نولوں دیکھنا روا نہ جانتس نول  
سنگری شعیب نے کیٹی دلوں چار  
کر کے سوچ شعیب پیر کسند اموی نول

بیشک اسدے زوروی میں لگی ہیں گل  
حسنوں چالی آدمی مشکل سارے چا  
کے صفوراہ وچہ معلوم کیسے تباہ ہیں  
تا جو تیرے سر میں دیکھاں نہ انکار  
تاہیں جاتا شخص اس لیے کوئی قبول  
دیوے گا پیر میری استوں رہتا خوار  
جوئی نران مجید وچہ پیر سیاہ موسیٰ نول

قَالَ اِنِّي اُرِيدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَ ابْنَتَيْ هَارِيَةَ عَلَيَّ اَنْ تَاْجِسَ بِنِي شَيْمَانَ  
فَقَالَ اَتَمْنَعُ عَشْرَ فَنِينٍ عِنْدَكَ وَمَا اَسْرِيْدُ اَنْ اُنْشِقَ عَالِيَتِكَ  
سَجْدَ وِنِي اِنْ تَمَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّبَا رَحْلَيْنِ

کہیا شعیب کلیم نول سے میرا منشا  
کراں نکاح اس شرط تے او سدا تیرا مال  
جے دس برس سال کریں نول خدمت تھی چھا  
نہیں چاہندا میں تادہ نول لہواں کچھ تکلیف  
کہیا بنی کلیم نے اوسنوں نال بیار  
بچہ پیری نکت ورواں تھیں میں ہا کلاں او  
لیتے جے میں نوکری کراں تیرے تھیں مال  
اس تھیں وہ نہ نوکری سینوں تھیں نول  
کہیا بنی شعیب نے ہو جاتوں بے غم  
کہیا بنی کلیم نے کچھ رکھ دیاں  
اور کسا شعیب نے ہوئی تھیں لکھوا  
لکھ لکھا کرے کے ساری گل شام  
نال صفورا ہو گیا او سدا حقار نکاح

تینوں بیٹی اپنی دلوں ہاں پیرا  
ایک پیر میری نوکری او کریں تھیں مال  
موسیٰ و پیرا نالے اے وہ تیرا احسان  
النثار الشہداء میں تینوں مرد و خیر انیس  
تیرے میرے وچہ پیر ہو چکا اقرار  
میرے ویر زیادتی پھر نہ ہو بے کار  
یا دس برس سال رہاں میں اپنی مرغی مال  
متکے اپنے قول نول پیر جادو کر لیں نول  
پھر نا اپنے قول تھیں نہیں ہو گئے واکم  
نہے ساٹھ اس قول والا ہاں لکھ لکھ  
اٹھ نہ رساں میں وچہ پیر لکھ لکھ مال  
بانی بنی کلیم نول کر دیتی اگر اسام  
بی بی بنی کلیم نول علی شعیب و خواہ



اس شخص کے منہوں جو باقی دلاؤ کار  
 آیا یاں شعیب دے حتیٰ یک عصا  
 رفت رفت آیا یاں شعیب بنی  
 آیا بنی شعیب نول دے اندر چکا  
 موسیٰ نول فرما و نارا وہ مقبول خدا  
 کرو ایساں میں تکرہ نول عصا و عطا  
 اوس عاصی و سج ایوی حاکم و بی کمال  
 و ایو کر امت بنی نے کیا موسیٰ نول  
 لیجا راسر بکریاں عاصد کہیں کول  
 طرف فدا فی جودہ دے لے جاویں مال  
 جے اوس پاسے بکریاں نول لے گئیں حیران  
 لے کے اٹھ کر گیا موسیٰ بنی خدا  
 اپنی طرفوں مال نول رسیا بتیرا موڑ  
 بیٹھ گیا اک جگہ لے اوڑک مو لا حیران  
 جے کوئی آوے اثر دلا ماریں مندر سول  
 ایسہ گل کر کے سول گیا موسیٰ اوسے دم  
 سوگنا نانک شمال اوہ عاصا فرماندار  
 حال پھر اوسے حاکم کے ڈھٹا بنی کلیم  
 نال خوشی دے کہ منوں اندا مال سلجھا مال  
 سکھ کر بنی شعیب نے کیسا یک یقین  
 جیتا دل چاہے پھر اوہ مال اچھا ہے چھپر  
 برساں چاکریم لے جاوےں پھر یا مال  
 لے موسیٰ اوسے سال چوکر مال دیون کھل  
 ہو کوئی بکر چھپر تیرا سال مال  
 تدرت رب ایسہ دی ایسہ موسیٰ آ

اٹھ جارجن واسطے موسیٰ موسیٰ بار  
 آدم خدای اللہ نول اول بلویا سار  
 پیغمبر ال دے ورتیوں و سنوں بلویا سی  
 عاصا ایہ کلیم نول میں دیواں حیا  
 عاصا ایہ زمین اقصیٰ جے نول نول و کھٹا  
 سکریات کلیم نے عاصا لیا اوٹھا  
 بنیاں باجھڑ او سنوں سکدا کوئی کمال  
 ملی تدرہ پیغمبر مرسل موسیٰ نول  
 چا لیا اٹھ جائے جوہ چنگیری نول  
 ریسدے اوٹھے اثر دلا شک نالک مال  
 کھا جارجن اوہ مال نول بہت کران نقصان  
 منع موسیٰ جس طرف مقصیٰ اوٹھے نکلیا جا  
 ایسے سے جودہ وچہ گیا زور و زور  
 عاصی نول فرما و نارا خوب بل مشیار  
 اٹھوے وچہ و سنوں نول دیون نول  
 آیا باشاک نانک یک دیکھ خدا دے کم  
 اعلیٰ باشاک نانک نول اوسے سٹیا مار  
 موسیٰ ایسا میدان جودہ و واسطے کلیم  
 اگے بنی شعیب دے و نیا سب احوال  
 ایسے پیغمبر موسیٰ رب و احوال ایسے  
 خدائے رب و سب مال نول کوئی سکدا چھپر  
 کیا بنی شعیب نے کیا پچھوں سال  
 ترشیرے تے باو یاں پ لیاں میں مل  
 چھپر مال چھپر بکریاں لیاں آپ سب مال  
 رجاے سب کار میں ماویٰ سونڈ کا



لے لی سارے سال دی موسیٰ پیداوار  
 جو اسی بکریاں سو یاں نال سبب  
 ایہ بھی سال کلیم نول آیا ڈاڈھا وُر  
 حضرت موسیٰ ماویاں لیاں سبب  
 بچے کالے رنگ دے چمن گے من جو  
 ات وارسی بھی رب نے کیتا ایسا کم  
 نل گئے ہی کلیم نول اوہ بھی سارے کل  
 سو ورن جو اس سال دے بچے ابلتی رنگ  
 پھر بھی قدرت رب دی جو جے اس سال  
 چوں بر سال وچہ کھل جو پیدا کیتے رب  
 دونا ہی شعیب تھیں ہو یا اوسدا مال  
 جہاں وٹا بر سال مہر وچہ وٹا مال چہرا  
 نال صفور الو نڈیاں بہت ہو یا اگرام  
 ایڑ بھیدال بکریاں طیاں با جھو شمار

چھپوئیں سال شعیب لے اٹ کیتا اقرار  
 نہ میرے لے ماویاں تینوں لیاں سبب  
 جو چمن مہ ماویاں ہک نہ جہیاں نہ  
 اکول ہی شعیب لے کیتا ستوں سال  
 سارے تینوں و لو سال میں نہیں کیتا کو  
 بچے کالے رنگ دے پتے کیتا ہی کم  
 اٹھوئیں سال شعیب لے اٹ کیتا ہی کم  
 اوہ کھتی سارے تینوں لیاں سبب  
 سبب ابلتی رنگ دے کیتے حل سبب لال  
 موسیٰ ہی کلیم وادیاں ہوئے اوہ سبب  
 دو بر سال تک ہو رہے ہو یا اوسدا مال  
 رخصت ہی شعیب تھیں نال مہر وچہ  
 کیتا مال شعیب تھیں مہر وچہ مہر وچہ  
 رخصت کیتا سوسہ یاں مہر وچہ نال مہر وچہ

مراجعت موسیٰ علیہ السلام از شہر مدینہ بہ جانب مصر  
 و مشرف لشکران بہ شرف نبوت

چل کے اپنی والوں کے پاس  
 نالے چل کے دیکھے شہر مدینہ  
 دیکھا مال کیتے رنگ دے پتے  
 یا اوہ لے چل کے کر و طہار  
 دیکھا مال وک کھدات لول پوکی کھدات

شوق ہو یا جادو طہار و طہار  
 بھی جہاں کاروان واکرے چل جہاں  
 دت ہوئی نکریاں کھدات گئے وہ سال  
 بدلے کلیم و طہار لے آیا کچھ و مال  
 ہو گئے اسے کلیم تھیں شہر مدینہ



سبیلِ سائے کس طرح کرے ہونِ جلال  
 دشمنِ سخنِ مہر جو آئے محرمِ حساب  
 اے نبی شعیب نے گیتا عرض سوال  
 ورا حکم شعیب نے جاہِ مہرِ خیری نال  
 نالے و تیاں لونڈیاں بھی لونڈے کھول  
 کرے سلام و عاتیاں نالِ اسباب نکال  
 جیو نکر عشقِ گوریا کر کے مالا مال  
 اللہ بلی اکبر کے چلے قدم اوٹھال  
 اک منزلِ حالِ حل کے شہرِ آؤ دور  
 لے گی رات انہر تری رسنہ ملے نہ کا  
 کہلا حکمِ خدا سے تھیں ڈالہ ہر طوفان  
 سرور ہوا بلی چلیاں بارش یا بارور  
 نالے آہی حاملہ بی بی نیک صفات  
 سرور می چارے طرف تھیں کر دی رومار  
 پتھر اں ویر بار واپس تھیں خیر  
 بھی چھا قاتل چھاڑ کے رسیا بتیر اکل  
 غصے تھیں چھا قاتل بڑے و گایا دور  
 لے موسیٰ توجہ تھیں لول نالیں حکمِ خدا  
 سنکر نبی خدا پیدا بھیجا موسیٰ حیران  
 چھکایا تھیں نور و اطراف پہاڑ کو طو

تنگ کرے سن و نہا نول قسطی گھنڈ گوبال  
 معلوم کرے چل کے مراک و احوال  
 رحمت بخشہ تھیں لول تھیں نہال  
 ایہ لے لی بی بی ایہ لے مال سنبہال  
 راہنی کر کے نور یا موسیٰ لول سسر ال  
 شالا قائم تھیں انداز سے سدا افسال  
 ایوں شالا تھیں بھی سدا مہرِ خوشحال  
 آن پئے راہ مصر سے پھر می مسافر حال  
 جیوں و چہ قصص الایہا لکھیا ہر مذکور  
 او تر او سے جگر کے دیر اکبتا حیار  
 سخت انہر امویا و چہ تھیں مسام جہان  
 نالے و لول بد کال آ پانی گھنڈ گور  
 در و جن و او سنبل ہو یا او سے رات  
 اک نہ تھیں نہ ڈھونڈیاں بہت ہو کر لاچار  
 بست کے نکالے کسے آتش کچھ خور  
 ایہ پر مول نہ نکلیا الی واپس پھل  
 حکم زبے تھیں بولیا اوہ تھیں ق ضرور  
 جے میں اک نکالے تھیں دیوال جا  
 چاروں طرف و حکم کے لگا کر ان فصان  
 حقیر موسیٰ سمجھا آتش ہے پر دور

قَالَ لَا هِدَىٰ أَمْكُنُوا إِلَى الْكُفْرِ نَاسًا لَّعَنَ ابْنُ آدَمَ مِنْهَا بَخِيلًا وَجَنَّةٌ  
 مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ لَصِطْلُونَ

تھیں تھیں موسیٰ تھیں کر لیں کرو اس جا

کہتے اپنے اہل لول موسیٰ نبی خدا



وٹھٹی سے جس چمکدی آتش شعلے مار  
یا انگیارا اگ والسا وال ہک اوٹھا  
ایہ گل کسرا و نہال تھیں ہو یا بنی روان  
ہو گیا صا اپنا لیگیا طرف اور حیا  
ایہ پیر و سنہوں جانریاں ویرہ لگی مول  
جہاں بیٹھے اوس اگ سے پہونتا بنی کلیم  
وانک فرحت عتاب دے اوسدی کہن مثال  
اور سر سر وال دے چمک رہیا سی نور  
چن چن کٹے لکھیاں بدھیال ویر عشا  
بہنے کے ٹھٹھا اوتا سنہوں کہتا بنی حضور  
حال کہتا اوس شاخ ول عا صا و جی  
الیویں چھری شاخ ول عا صا کرے بنی  
کرے تجب ولے وچہ موسے اوس لاجار  
نالے اچن چیت پک کنیں سیا آواز  
چار ول طرف دیکھیا کر کے خوبھیان  
کنیں دا ایہ آواز ہے ول وچہ کرے ہیان  
موسے تجب محمد اللہ و ام مقبول  
اگل سنی آواز اچھ موسیٰ بنی کلیم

اوٹھول جا کے راہ دی نئے آواں پس سار  
تھیں تھامی سیک کے جانال ہو تیار  
ایڑا لیکیال لول چھوڑیا اوس مکان  
چھٹی کوہ اوس جگہ تھیں سی طور بہا  
ہک پل اندر ہو چھا اللہ و ام مقبول  
گیا دیکھے اگ دے کھوٹے ڈابلن غلطیم  
سوسنا سر درخت سی گنہ گسائی ال  
موسے ول وچہ سمجھیا ہے ایہ اگ فرور  
تا جو انہال نال پس لیسیال اگ جلا  
بھیکے موسیٰ شاخ تے جا چڑیا وہ نور  
اور تیرے شاخ دے جا ماری چھکار  
لش کے موسیٰ شاخ تے نور چمکدا سی  
خسیریں ایہ کیا ہے اس جگہ امرار  
جسیرے کر لئی بلا وندا دوست محرم رائے  
لشیرے کر لئی نہ اونداجن ہک انسان  
اوسے طور آواز آہا دوڑن وار  
پس لول لول بلا وندا لظرنہ اول مول  
بھیول کر وچہ قرآن دے کہیا رب کلیم

فَلَمَّا أَكَلُوا خُبْرًا يٰ يٰمُوسٰى اِنِّىْ اَنْتَ بَاكٍ فَاصْفَحْ كُفِّرُنَا كَرَامًا  
يٰ الْمَدٰىدِ الْمَقْدَسِىْنَ صَلَوى

پس لول چھٹی انہی لاه کھکھوس تجب  
چھٹی پا کے آونا اچھے نہتس روا  
چاہیے اس مکان واکرنا اوت فرور

بھنے ہوئی آواز جو میں ڈال تیرا رب  
پس لول پاک میدان وچہ جسدا نام موسیٰ  
بڑی تھنک جگہ ایہ لیون وچہ حقہ فرور



دیکھاں میرے نور و اسرار جا ہوا ظہور  
 جدموئے نول غیب نقیض ہوئی یہ تیکار  
 بیتس نال پیار دے سجدہ خضر او  
 اوسید وقت پیغمبری بخشی رب رحمان  
 جو کچھ وحی سنا و منی بنیوں حکم احکام  
 برحق میں معبود ہاں مناسی ہونو شنود  
 کہ میری نول بندگی قائم رکھ نماز  
 معجزے ہی کلیم نول کہتے رب عطا  
 تا جو کچھ جبروت آید ہوئے سب فی ذول  
 کہتا حکم خدائے نے حضرت موسیٰ نول  
 عاصی ہے کچھ کچھ و اکسا بنی خدا  
 نالے پتھر و رخت میں جھاڑ لوال اس نال  
 مور علاوہ انہاں نقیض و پیدا کتنے کم  
 کہتا حکم حق مور نقیض قادر جل جلال  
 سب عاصی اپنا موسیٰ ابو مرزین  
 یعنی بن کے سیا وہ ٹرن لگانی آج حال  
 حکم مویانہ دریں نول اسنوں یک لنگ  
 سندر حکم خدا پیدا پھر یا بنی کلیم  
 اس جگہ اک ہو رکھی ڈوٹھی میں تقریر  
 آیا خوت کلیم نول دیکھ جدرول رحمان  
 اگوں جتیاں بنی نول سخت ڈرامیا ہوا  
 اسوچہ حکمت رب دی اسی پاک بچان  
 آیا جگہ طور نول آتش دیکھ کلیم  
 سب کھوئی ہو وندے اندر اس عبادان  
 موسیٰ کے فرمایا عاصی میرے نول

تینوں اسال دکھا میا اتھے اپنا نور  
 اوسے ملے ادب نقیض جتیاں کھلا اوتار  
 سجدے اندر نول آرب دی حمد و ثنا  
 اے موسیٰ میں تدرہ نول جتیاں و چہان  
 اوسے اور جتیاں کرنا تمہیں مستام  
 میرے باجھوں مور نہ ہے کوئی معبود  
 مور علاوہ اس نقیض کھوئے کتنے راز  
 عاصی سب بنائے کے تا پیش دکھا  
 موسیٰ اسنوں دیکھ کے مول کھائے مول  
 کیا ہے تیرے ساتھ وچہ میں اسنوں نول  
 اور اسدی ٹیگ نے تکیہ لوال لگا  
 کائنات پرانے جوئے میرا مال  
 کراں و سادہ زنا سدا کول کھاں ہرم  
 اے موسیٰ نول اسنوں و پرزیندہ ڈال  
 اوسے ملے ہو گیا اوہ نقیضان مبسب  
 حضرت موسیٰ ڈر گیا اسدی فرشت نال  
 کر دیوانے اسیں اوہ عاصی سب لنگ  
 پھر اوہ عاصی ہو گیا قدرت سب کریم  
 وچہ خلائے انبیاء و درجوں خیر  
 کستا ورن واسطے جتیاں کفر و عیان  
 دو آویں لولے ہو گئے کچھ کالے محور  
 سنوں تسال نول کھو لکے وہ بھی کالین  
 تدرول صفورا تی نول کیا با نقیض  
 رکھنا پیر سبیاں کے جاناناں عیان  
 نالے پیریں جتیاں تینوں کیہڑا مول



جتنی عاصی اور جان بنی کیتا دھرو اس  
 اوپر کھڑے تھیں نہاں ہے تھیری کالی رات  
 مونسے لول تھیں ایک دلی رب غفام  
 میسرے باجھ نہ کسے واکرے تھیں مہول  
 سندرل بیان اوہ سپاں عاصا مو گیا پھر  
 جاکس اچھ کوئی ربا آنا عین اسرا نہ  
 پھر مونسے لول رب کے کیتا اب فرمان  
 بچنے وجہ گریبان جے تھیں لول و آل  
 موی خوب سفید اوہ سو مہنا باجھ شمار  
 و الیا تھیں کلیم نے موجب حکم خدا  
 سورج نالول اوہ سدا غالب ہو یا نور  
 مونسے لول ایہ پھر پتے رب عطا  
 کرن روایت جدول اوہ عاصا بنی کلیم  
 ست شو وند وراو نے مونسے تھرت عیان  
 بر چھیاں و انگول بدن تے سخت تر و ال  
 اوں عاصی وچہ پھر آے ہو رہنرا  
 مونسے لول جال رب کے بچے اچھ نشان  
 اے موی میں تھہ لول و تابنی بنا  
 اے اوہ میسرے حکم تھیں سرکش تے گراہ  
 جیکر تھیں تھیں پھر طالب کرے اوہ کا  
 تاسے بد سفید و اظاہر کرنی نشان  
 سندر حکم عاصا مونسے تھرت سوال  
 تاسے موی پھر وکی سے کی اوکس مکان  
 جے میں جادال مہر لول طرف فرعون مکار  
 حکم موی لول اوہ سا ارا فکریہ کر تھیں مہول

اللہ صاحب ومانی توڑ دکھالی اس  
 اوہا پار وراو نے مونسے تھرت آفات  
 میسرے باجھ نہ کسے لول جانے مد و گار  
 بنال لول رب کے موی اس تھیں مہول  
 حضرت مونسے ویکھ کے پھر موی و لیر  
 کامل قدرت اپنی تھیں رب تھیں تھرت  
 اس ملک یدک فی حبیبک ات جہان  
 نکلے گا اوہ مونسے کے روشن حد مثال  
 پھر گز مہول نہ او مہول موی کوئی آزاد  
 موی گیار تھیں سفید اوہ خوئی حد نہ کا  
 اوہا وچہ جہان لے پھر مہنا مشہور  
 پاک عاصا تے دو مہر پھر بد مہنا  
 حکماں نال خدا تھیں بند اس تھیں کلیم  
 پھر تھرت اوہ سدرے تھیں انک کھان  
 تھیں لول موی مہن کے چور کرن فی النحال  
 ید مہنا تھیں مونسے روشن کل سنسار  
 دے کے نشان مہر تھیں کیتا اب فرمان  
 جاکے تو فرعون لول مہر حکم سمار  
 لول مہر تھیں تھیں کر و مہول آگاہ  
 عاصا سب بنایا ہے لول مہول مہول  
 کافی تھیں داس تھیں و لول مہول  
 آیا تھیں وراو جہاں وچہ میں اپنا سب مال  
 اک زکلی بار وچہ مہر مہر تھیں اوہ حیران  
 پھر مہر مہر مہر مہر لول لول گاسار  
 میں مال حافظ اوہ مال لول مہر مہول



جنت تھیں مین بھیجاں حورال خوش رخسار  
دایاں وانگوں اوسدا کرن سہو کم کار  
باقی بھیڑاں بکریاں جو سے تیر احوال  
کرن حفاظت و نہا ندی فیرائے بکھیاڑ  
ایہہ گل سن کر اکھڑا موسیٰ نبی کلیم  
ایسیریں فرعون و اکیستاسی ملک خون  
نہائے وقت کلام دے میری اڑے زبان  
گھل لوں میرے نال وہ فحرم یار رفیق  
ہو یا حکم حضور تھیں کہیا جل جلال  
غلبہ کر سال تساندا اوڑوس مجھوں  
غالب ہو سو و نہاں تے دلوں میں بھرا  
سن فرمان جناب تھیں موسیٰ نبی کلیم

لی بی تیرے کول اوہ رسن خد متکار  
نالے بیٹا تدرہ دایاں نال پیار  
کل جنا ورو نہا نالے کیتے میں کھو ال  
تیکر نالوں وہ وہ رسن و چہ او جاڑ  
بارت تیکر حکم لوں کیتا میں تسلیم  
خوف کران مت مجھ لوں مارن او ملعون  
ویر میرا راون سے بڑا فصیح المسال  
تاں جو میری بات دی اوہ کرسی تصدیق  
قوت دیساں تدرہ لوں بھائی تیر نیال  
سن لشکر اوہ تسانوں پنچ نہ سکے مول  
نالے جو کوئی تساندی نالع ہو سی ام  
کیتے پنچ سوال ایہ اگے رب رحیم

سُرَّتْ اَشْرَحِي صَدْرِي لِيَسْرِي اَمْرِي هُوَ وَاحِدٌ غَدَرٌ كَا مِثْلِ سَيِّئَاتِي  
لَقَدْ هُوَ اَقْوَمُ هُوَ وَاجْعَلْ لِي ذَنْبًا مِثْلَ اَهْلِي هُوَ هَامِدٌ اَخِي اَشْدَدُ  
بِهِ اَمْرِي هُوَ اَشْرَكُهُ رِي اَمْرِي هُوَ كِي لَسَبَّحْتَ كَثِيرًا وَذَكَرْتَ كَثِيرًا  
اَنْتَ كُنْتَ بِنَا بِصِيْرًا

پہلوں و چہ جناب دے کیتا ایہ سوال  
تنگ نہ ہواں جلد میں سنکر سندے بول  
وہ جا کریں جناب تھیں میرا کم اسان  
اڑاں نہیں میں بول او وقت بیان کلام  
چوڑھا جو ہارون ہے میرا لگا ویر  
وہ میرا مضبوط کر اوسدی منگت نال  
میںوں مجھ بھی میری کبھی تدرہ عطا  
تا جو پاکی تدرہ دی کرے بہت بیان

یارب میرا حوصلہ کس فراخ کمال  
یارب نے فضل تھیں سینہ میرا کھول  
تیر کجا نے فضل تھیں کرے صفا زبان  
سمجھ میں میری بات تو لوں خاص عنوان  
کرے یارب اسنوں میرے مشکل وزیر  
پنچواں ہے جو وہ کر اوسنوں پنچواں  
اوسنوں بھی کرنی توں یارب پاک خدا  
دیتے جا فرعون لوں جو تیرا فرمان



دونوں تینوں رسل کے یاد و کراں بسیار  
 حال آپہ عرضاں کہیں ہاں موسیٰ و ہارون  
 قَدْ اَوْفَيْتَ سَعَاتِكَ فَرَمَا جِلْ جلال  
 سینہ تیرا کھولیا کہتا کہ آسان  
 کہتا بھائی تیرا دایرے میں زیر  
 کرو نصیحت و سنوں دوویں تسلیں بھرا  
 سنکر حکم خدا پیدا ہوئے امویا و ان  
 و کھڑا اہل عیال و آن مسامی حال  
 سوہنا بیٹا رب نے کہتا پیداوار  
 بی بیوں پھر نبی نے کہتا حال بیان  
 کہتا حکم جناب تمہیں میںوں پاک خدا  
 ہیں میں و سنوں چلیا رہا حکم نشان  
 اندر حکم خدایتے ویزہ کرلو منوں  
 تال پھرا کھول ٹریا موسیٰ نبی ختاب  
 بنو عاصی مٹھ و چہ آفرانے نال

میں تو ساڈے حال و ابارت دیکھیں ہار  
 حکم سوہیا درگاہ تھیں عرض تیری منظور  
 اے امویا میں تیرے منوں نے سب سوال  
 اڑ سیں نہیں کلام و سچہ کہتی ہوا بیان  
 جا ہو دونوں رسل کے طرف فرعون تیر  
 مہر کے وں مرو و منوں نے خوف خدا  
 جتھے ٹہر چھوڑا آیا اسل مکان  
 شیر و زندے مال دے بیٹھے ہو کھول  
 آیاں و سکر واسطے حورال خورشید گار  
 میںوں کے پیغمبر کی بخشی رب رحمان  
 حافریوں نصیحتوں میں میرا حکم سنا  
 بی بی کے فرما بیا جا ہو میں قسربان  
 کرو حوالے رہا ہے سنانوں یا مقبول  
 سوہنا اللہ پاک نول سارا مال اسار  
 چھوڑا و چھا و چاروے باقی اہل عیال

آمدن حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون

کردن فرعون را

آوڑیا و چہ مصرے موسیٰ وقت عشا  
 علیا پھر ہارون بھی نالی کمال پیار  
 مریم بھین نکیم دی نالے باب کمران  
 و دھال بھاساں بیٹھے کے کشتی بات کلام  
 حال نبوت اپنا دس بیا نبی قسیم  
 نالے تیرے واسطے کہتا حکم خدا

پہلوں نبی مال دی قدریں لگا کر  
 اک دوسرے نول چپکے کہہ رہے شکر گزار  
 دونوں ہو گئے فوت کن راوی کرے بیان  
 جو کچھ حالت سفر و دی دستی کھول شام  
 کہتا پیغمبر بیا میںوں رب رحیم  
 او سنوں بھی پیغمبر ہی کہتی رب عطا



وچہ نبوت و مال نول کیتا رب تریک  
 بخشا بنول رب نے مجھ کو یہ نصیب  
 حال میں نے مستحق نول ڈالال وچہ گریان  
 عاقبتے نول میں زمین تے جکر دلوں ڈال  
 ایڈا سپا وہ نے گا قدرت نال خدا  
 ہو رہا ران مجھ کے اس شخص ہوں ظہور  
 تینوں بنول دو ٹا بنول کیتا رب فرماں  
 حکم اساد او سنول حاکم دیہو سنا  
 بھائی نول جدیدی نے دیا ایہہ احوال  
 دم دم شکر گزار و بہت ہو یا مشکو  
 مجھ ہوئی تال اٹھ کے دونوں ویر بھرا  
 اکول اوک علیہ نے کیتی الہہ تدر میر  
 سننے وچہ پیش اوہ بدھئی رکھدا شیعہ  
 جو کوئی اوک مکان تے نیڑے لنگہ ورجا  
 موسیٰ تے ہارون جان پوئیا اوس مقام  
 وانگ سریداں برہ نے آند ادب بجا  
 اوہ مکان فرعون تے پہونے حال مقبول  
 کنڈا یکڑ ہلاک موئے صاحب زور  
 نکر پیا فرعون نول کتب گیا بد ذات  
 گیا دیکھے جو کھڑے میں دو کوئی عجیب جوان  
 کول تیں کول آئیے آتھے رے کھلو  
 حضرت موسیٰ آکھیا سنکرا و سدھی گل  
 بھیجا سا نول رب تے دے اپنا فرمان  
 من لے وحدت ربی جو سچا معبود  
 پاک وابت ہو رہے وچہ قصص الانبیا

دونوں اسیں خدے نول بہت ہر ذریعہ  
 نالے تھنے مجھ کے پاتے وچہ عصا  
 روشن و سبے نور تھیں ہوئی بہ جہان  
 وڈا سپا عظیم اوہ بن جاسی فی الحال  
 جتنے کافر مصرے سبھو جاسی کھاو  
 غالب ویر کافراں موساں اسیں ضرور  
 دونوں جان فرعون نول کبیر و عظیمیاں  
 کرو نصیحت و سنول میری طرف بلا  
 بن حضرت ہارون بھی بہت ہو یا خوشحال  
 فضل اسادے حال تے کیتا رب غفور  
 چلے طرف فرعون وی کر کے یا د خدا  
 سنڈا جس مکان تے آلا اوہ تشریر  
 تیا جو دشمن و سنول کوئی نہ جاوے گہر  
 تجھے پوندے تیر اوہ دورن دین ڈرا  
 اکول خیر نول کے کیتا ادب سلام  
 امن سلامت و نہاں تھیں لنگھے نبی خدا  
 بالا خانے وچہ وہ بھیجا سا مجھسول  
 بلیا سبہ مکان اوہ پیا محلیں نشور  
 جلدی پر وہ کھول کے مہوول یا ندا جھا  
 چھین لگا و نہاں تھیں اوہ ورو و شیطاں  
 آئے کسے حکم تھیں بنول جلد کہو  
 اسیں رسول خدا تے تیرے دل  
 آئے اوسدی طرف تھیں بنول اسیں بلان  
 سکریات کلیم وی چپ ہو یا مردود  
 آیا جان فرعون ول موسیٰ تے خدا



دراوسکرتے بیٹھیاں گزرنے کو سال  
 آجکے جا فرعون نول ساڈی اتنی گل  
 امر نصیحت اونہا نڈا سنتوں باسرا  
 جو دربان فرعون نے نالے ہوو غلام  
 سکر اگول مسخری کرے اوہ مجھوں  
 مٹھیاں لے وجہ انہا نڈی لولن گل فوجا  
 یک دن سی رک مسخرہ پاس فرعون لالام  
 کس نکا دو باوے بن کوئی سرکار  
 تیرے باجھوں ونہال لے لے بیابا ہو  
 مٹھن ساو ارب ہے یالن ہار جہان  
 آجکے گل سن فرعون لے کہیا ہو بیتاب  
 حال پھر ونہال پڑ کے حاضر کئے آن  
 مٹھن لگا بی لولن ہو کے بہت خوف

خ

کتنے لوک فرعون دل کر چکا رسال  
 دو بیٹھیاں نے بکھے تیرے دل  
 یا پھر ونہال نول نول پنے کوں بلا  
 سب لولن ہی خدایا وینا انت منہام  
 اندر جا فرعون نول کوئی نہ کینا کول  
 مٹھن لے کوئی انہا نڈوں مرض بری سوزا  
 وستی جا فرعون نول سنے حال تمام  
 دو برس لکھیں لے کے بھوٹے دیر کار  
 جان اپنے رب لولن تیں تھیں صاحبے ور  
 سدا کھینچے جس نے زمیاں لے آسمان  
 پکار لیا سوا ونہا نڈوں میرے کوں تباہ  
 منوے آتا تیں دیکھ کے لہا فرعون جھان  
 جیو کر وجہ قرآن لے دی تیر حذر

اَلْحَمْدُ لَكَ رَبِّنا وَ لِيَدَا وَ لِبَيْتِنا مِنْ عَمْرِكَ سَيِّدِنا وَ فَعَلْتَ فَعَلْتَ  
 الْاِخْفِ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ رَمَيْتَ الْكَافِرِيْنَ

کیا میں نہیں سی پالیا تینوں کتنے سال  
 کتنی مدت سوچ وچیر لہو ل ساڈی کوں  
 کھیتا تیرا وہ کم جو کر گیلوں ساو انوں  
 قدر نہ پائے لولن اسالی و لولن ہنرمان  
 اکٹ ساو نڈال لولن پاو ل لولن شور  
 حضرت موسیٰ آکھیا او سنوں کرا قصا  
 کوئی ارادہ قتل قاضی برانا لولن  
 مار یا کی میں ار سنوں لکلا ماکہ فرور  
 ایسے اوکی نصیر و الازم نہیں قصا  
 مٹھن ساو لولن رب نے چھپا بی بٹا

م

بیٹا کر کے اپنا رکھیا نے نال  
 اور لک لولن ساڈی لولن لول  
 میں وڈا لے تیرا لولن لکلا لولن  
 قبطی ساو امار کے نہ لولن کر قصا  
 کر نصیحت اسانوں ہو کے سارا چر  
 مشک تیں تھیں نول او لولن لولن  
 نڈا لولن لولن جانے کیتا سی مٹھن  
 سرکرا او سے زال اوہ ہووا ایسے لولن  
 کیتا اوکے نے جرم تھیں لولن لولن  
 اسے طرف فرعون دی تیر حکم خدا



مخندہ فی تقصیر اوہ بینوں رب غفار  
 ننھا سال اس شہر تھیں تال میں جلدی نال  
 من وہ میر رب کے دنا خوف ہٹا  
 نالے میںوں بخشا اوئے حکم احکام  
 چھبیا پھر فرعون نے کون تیرا ہے رب  
 یانن ہار جہان واسے اوہ رب رحمان  
 مشرق مغرب تک سے اوہ پالین ہار  
 خالق رازق خلق واسے اوہ رب غفار  
 اوکھا جھول مورنہ سے کوئی معبود  
 ٹول بھی اسے رب ہی من دلول توحید  
 سنی جدول فرعون نے موسیٰ دی تھیر  
 سے اکھ کوئی باولا پاگل تے بے کار  
 جو کچھ اگے تے انوں معلوم میرا دین  
 نا اکھ کوئی رسول ہے نا کوئی مور خدا  
 جو ایٹھ کھے مونہ تھیں جانوسہ اہیات  
 جیکہ موند اپنی اکھ دل وچہ کرو دھیان  
 دولت عزت شرمہ موند اس کمال  
 کچھ فوجیت اسدی نظر تے اے مول  
 موسیٰ لول پھر اکھرا اوہ پلید بلا  
 بنری خانے تدوہ لول کرنا لی نڈیوان  
 موسیٰ کیا بات اپہ سرگد سوگ نہ مٹول  
 اوپر رسولال کے واسول نہ چلدار دور  
 مٹول خوف خدا تیرا کھن اوہ مدام  
 میں کھتی میںوں رب سے آیا حکم نالان  
 کلمہ کے نام واپر مٹول نال یقین

نخندہ لا اوگناں سے اوہ بخشین ہار  
 منسی سے قتل واکبتا تدوہ خیال  
 مٹول کر کے پھیرا میںوں پاک خدا  
 داخل وچہ پیغمبر ال کیتا میرا نام  
 حضرت موسیٰ رکھا جسدی خلقت سب  
 جاری جس واسے حکم ہے وچہ زمین آسمان  
 اوئے واسے محتاج ہے کل عالم سنسار  
 تیرا میرا سبہ دا اوہا سر جنسار  
 لاتی ہر ایک واسطے اوںوں کرن سجود  
 آئے تیرے واسطے کرن میں تاکید  
 مجلس اندر اپنی رگاکھیں شریہ  
 مٹے اسدی بات لول کرو کوئی اعتبار  
 اوئے اوپر اپنا رکھنا تسلا یقین  
 میرے باجھوں کس نے تابنی بنا  
 منن لاتی البیدی مول نہ کوئی بات  
 میرے نالوں سدا موند اوہا نشان  
 نالے فوج فرشتیاں موندی نڈیوان  
 مونہ تھیں کہاں مار کے بند اکوں مول  
 جیکہ مٹے گرا تھہ پٹیر یا مور خدا  
 نہیں نال نال یقین دے میںوں رب کھان  
 کیتا میںوں رب نے اکھاں رسوئی  
 مولانا جھول وصال تے غالب کوئی ہو  
 دسن اپنے رب سے رات تے احکام  
 من لے وحدت ربی اوںوں مک کھان  
 من رسالت مجھ دی پکڑا ساوا وین



ابھگل سنگر اکھدا اوہ کافر مجھوں  
 کلہ تیرا ٹہال میں نال یقین صفا  
 حضرت موسیٰ اکھدا نال سلیم زبان  
 تیرا چیراں رب تہ توں دسیاں جہان  
 دوجا کل جہان تے مشرق مغرب تیک  
 تیرا تیری ٹکر توں دسیاں رب و دہا  
 جتنی غیش اوس عمر و چہرے میں ہو شاہ  
 چوتھا اندر آخرت تینوں رب سلام  
 جیکر ایہ سب تمناں ہوں تینوں منظور  
 سنگر اکھدا اوہ مرد و خراب  
 زمین دیکھو موقوف آج مہریت کرو عطا  
 سنگر اتنی بات توں موسیٰ تے ماروں  
 پچھوں اوس فرعون تے سدہا مان زیر  
 اکھدا میںوں مور کہ حاجت میں ہوں  
 بھلا میں جواں تیرے تیراں پھر جواں  
 سنگر اکھدا اوہ کمان کشا  
 اگے رہیوں سدا ودا آپ خدا مستور  
 رب سدا کے پھر میں بندہ لگیں سدا  
 نال تیرے ملک و چہرے اسی ودا مشور  
 جیکر تینوں مشور تے ہواں پھر جواں  
 دے جواں تیراں تیری کراں دوا  
 اسی ودا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 میں کیا فرعون تے اہو میںوں تھوڑ  
 راتیں اوس کمان نے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے جواں تیرے تیرے تیرے تیرے

جے میں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 کیا دلوے کا مجھ توں تیرا پاک خدا  
 جے توں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 اول مردیاں تیک توں میں تیرے جواں  
 کسی تینوں بادشاہ و احدا تیرے  
 سدا رساں دے رنگی کسی مور عطا  
 روز قیامت اوس دے میں حساب  
 دسی وچہ بہشت تے سدا میں تیرے مقام  
 نال تیرا میں توں واحد رب منظور  
 نال وزیراں سدا کے دسی کل جواب  
 بھلا میں اس بات وادیاں جواب سدا  
 راتے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 اسی ودا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 صرف جواں واسطے و عورت کراں ہوں  
 اس کارن میں سدا تے اول ایمان  
 میں تینوں اس بات دے دینا میں  
 میں توں اگے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 کچا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 کراں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 نال جواں تیرے تیرے تیرے تیرے  
 جواں تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے



راضی ہو یا دیکھ کے حال ہو رہی مراد  
شما بس تیرے عقل لوں کستو خوب جوان  
یہ سہی پور شباب ہی وہ موی ہول  
حال میں موسیٰ آئیے کرے سوال جواب

سدا مال شیطان لوں کہنا آفرین باد  
ہن سینوں کچھ مول نہ پور رہی ایمان  
ہن میں کامیوں مننا ہیگارٹ رسول  
جھوٹا کرے اوسوں کرساں مار غراب

### مقولہ مصنف و مخفی اللہ عنہ

بہر منکر و الہی ہوئے دنیا تے دستور  
جسٹوں و چہ جہا نلے دیوے پیر آرام  
مطلب و دنیا واسطے سر گل کرن قبول  
حال کوئی مشکل او نہا نلوں جاو وورش  
اللہ اللہ کر دیاں گزروئے دن رات  
جھوٹے اوس شخصوں دیوے سب نکال  
ہو یا وانگ فرعون دے مطلب حل قبول  
گزر گیا طاعون حال بچ رہے بیمار  
نہ کہیں نال علاج دے سالوں ہوئی شفا  
یا دنہ آوے و نہا نلوں اللہ دار احسان  
جہا تک و سدری طرف تھیں صا در حکم ہنہ  
جیکر اوس جناب تھیں ہوئے با فرمان  
کیسا سی فرعون نے دل سپر الہیہ خیال  
اس کم اندر رب داد حل نہیں کچھ قبول  
اپر و طرف او نہا نلوں جو و وکتہ نہ  
جان ساوے کول ہے وافر دولت مال  
جنر کے دی مول نہ گھر ساوے چہ حضور  
پھر تھیں نال لکیاں جو صودن محتاج  
ایسے لوگ فرعون دے نال برابر جان

امن و شائیں دیکھ کے ہو جاو و دستور  
زور عبادت رب دی دنیا جھوٹ کلام  
ہو جاوے جہا وہ پھر نہ منن مول  
تسبیح پکڑتے رہے بن کہند فرشت  
یا جھوٹ یا خدا دے ہوئے کوئی نہا  
اوسوئے او نہا نلوں آون بڑے خیال  
یا دنہ رساں قسبیاں بھلا رب قبول  
پھر سیتی ورن کھیں کران نہا تے عمار  
نہیں تال ساوے مرض ایہی نہی کھم اوٹھا  
نال عنایت انہی دی جس ایساں  
یا جھوٹ فر خدا دے کم نہ ہوندا کو  
کوئی چیز نہ کہے لوں نہی نفع زبان  
ہو کے نال خضاب دے میرے گائے نال  
ہن میں کاہے واسطے مثال رب رسول  
رب ہی دے حکم لوں کرے نہیں نسب  
طرف عبادت رب دی مول نہ کرا خیال  
روزے نالے نماز دی کبھی ساووں پور  
ساووں گھر وچہ اینا و صا حکومت راج  
لوہ یا جھوٹ نہاں لوں و ترخ ملے مکان



چھوڑ دینا انہاں لوں کے ریت ب | اوسے تے فرعون حال بناویں حبیب

آمدن حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام روز دیگر فرعون  
و ظاہر کردن معجزات خود و جمع کردن فرعون بچوں ہارون

خود را برائے مقابلہ اعجاز موسیٰ

دوے دن پھر فرعون موسیٰ بنی خدا  
دیکھ کر شکیانی بنی لوں کہند اوہ بخیل  
پہلوں اپنا معجزہ سینوں کوئی دیکھا  
سہیلیاں بنی کلیم کے اوس اجدل سوال  
سٹیا عاصا بنی نے جسم او پر زمین  
لمال انہی گزارا وہ میرا سب کمال  
ست سووند وراوئے ہوئے بے انداز  
گردن و پر وال جو آئے ست ہزار  
ہاتھیاں و انگول و شکریہ بہتر جان  
جتنی و صدے موندہ نہیں تو نہی اسی جگ  
گواہ انگوری کہیں نہ ہو تدار تھے مول  
پا پیاری پور ہوی جان دی او سنہول ہو  
جسورے اس شکل و انبیال اوہ نقصان  
راہ کوچ چورسن آدمی بھی چور ان شمار  
پھر آنحضرت فرعون وال کا موندہ چہ بان  
کے لب نہیال ٹھیکہ تھے اوسے کشتی آ  
دیکھ فرعون کہیں نے خشوں مار دی چہال  
آپا پس توں اسال لوں پیدا حکم نشان

آپا پاس فرعون دے لیکے نال بھار  
کیا ہے اپنے رب می قریب پاس دلیل  
جے گوں سچا بنی ہے ہرگز ویر نہ لار  
وٹا او پر زمین دے عاصا اپنا ڈال  
اوسے فٹے ہو گیا اوہ نقصان تبیین  
ادیا موندہ دراو نال اوسے شست نال  
پوندا شور جہان و حیر حال کرے آواز  
نیز نال انگول کھڑے اوہ قدس سر شمار  
صورٹ او صدی دیکھ کے ڈھانکے نشان  
دوے سار زمین لوں چوں لکڑی لوں اک  
لکے جس نشان لوں ہوا او سے سول  
سرگزاو سنوں فائدہ کرے اللہ شان  
طرف نکال فرعون کی ہر بار وراو  
بیٹہ او متکثر تھے سر کے ست ہزار  
نگلن لگا او سنوں کھڑے کل اسکان  
دو چار کیا ہوئے او کی او پر شکل سرا  
آکھن لگا بنی لوں کے بھڑک سال  
یا آفت پھلے کے آلوں اسال بھان



جیکر سانول دنا سے تدر حکم خدا  
رکھا سنتہ اول باب کے پیغمبر فی الفور  
دیکھ نہی دا جگرہ خلق منوی نصیر ان  
بیٹھا اوپر تخت دے جافر عون مکار  
سورج نالوں چائنا ہو یا دون سوار  
طاقت بری نہ کسے نول پیچھے اکھیں کھول  
کسندانی کلیم نول منت نال نہرا  
تال کھیر لیا کلیم لے تھوڑے وجہ یار  
دیکھ تماشہ اکھدا وہ فرعون بلید

دک لے آفت اپنی تھم نہ ساڈا چا  
اویسے ویلے موکھا عا صا پہلے طور  
ایسین کوں اوہ جو مھالے شیطاں  
کیتا بدبھینا پھر پاک بنی اٹھار  
تھنروا نول خلق وجہ شور ہو یا بربار  
آن سیافر عون دلوجہ ڈاڈا ہول  
جلدنی سنتہ چھار اچھ خلقت لول مار  
اگے واکوں ہو گیا اوں داں بھینا  
جیوں آئی خبر ایہہ وجہ قرآن مجید

قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ وَهَوْلُهُ إِنَّ هَذَا السَّاحِرُ عَلِيمٌ بِئُونِدَا أَنْ تَجْرَحَكُمْ مِنْ  
أَمْرِيكُمْ فَمَا تَقَامِدُونَ قَالُوا أَمْرُجَهُ وَأَخَاهُ وَالْعَثَّ فِي الْمَكَائِنِ  
حَاشَ رَبِّتَ يَا تَوَكُّ بِكَلِّ سَحَابٍ عَلَيْنَا

مجھاس وجہ فرعون دے آئے جو سردار  
ہے کوئی جادو ساز اب صاحب عقل شعور  
چاہندے ہے اپنے کسانوں و پیوں و نکال  
کیا سن و سندے واسطے تھیں کرو قرمان  
کسین لگے فرعون نول کل وزیر اصرار  
نالے قاصد اپنے تھیں بھیج ضرور  
ہر ایک جادو ساز جو کاتل لے ہشیار  
اے ڈر کے وٹھال تھیں ہوں اے زبون  
ایہ جو فرعون گول آئی بہت پسند  
رخصت ہو فرعون تھیں ربد اخاص سول  
پھیلوں دک مرد و نل قاصد تہرت کھیا  
تھیں کیتے فرعون نے ساھر چار نہرا  
کیتا حکم تمام لول سد کے وجہ جھنور

آکھن لگا اونہا نول اوہ مرد و مکار  
لے شک جادو کیدا اسنوں علم ضرور  
کھسے ملک تسادڑا اپنے جادو نال  
و ستو مینوں سوچے کسندے ایمان  
دو مال بھرا وال نال کو مہلت کچھ پھرا  
جمع کرن ہر ملک تھیں ساھر جو مستنور  
کر کے جمع تمام لول لب و نل پیر کار  
نس جاوون گے ہار کے موسیٰ لے ہارن  
مہلت نہی کلیم تھیں لئی دیہاے حید  
وجہ عبادت ربدی ہو یا عا مشغول  
ساخرانے ملک تھیں لے تمام سدا  
یک دو تھیں سدا وہ جادو وجہ ہشیار  
تن سور سال کسانوں کھیا ہن سرور



پرویش کیتی تسال دی ونا خرچ تمام  
 آج من مہرے کمرے تے نئی مہیت آ  
 موئے سالوں کے کے کشت بہت خوار  
 ہون اوڑھی بلا وہ سب عظیم کمال  
 جیکر او سنوں روک کے تھرے لونا کال  
 سکر کہہ سا اصرال تیرے اسیں غلام  
 ایسیر ہاؤ گری و اچا پچھے کچھ اسباب  
 ونا حکم فرعون نے تیرا ونا خرا  
 جتنا خرچ ضروری نہیں خزانوں سب  
 قصہ کو تہاہ سا اصرال جاو و چار ہزار  
 خبر وئی فرعون نول صاف کرو مہیکان  
 ایسی بڑا مہیکان پاک چوڑا بے انداز

آج تک نہیں تسالوں سیا کوئی کام  
 نال کسے تھوڑے او سنوں پہرے سٹا  
 جاو و ایک سیا وہ کرد او ڈاکٹار  
 سالوں بنت ڈراوند آکر او سک نال  
 دیوال گا نہیں تسالوں بہت بے ڈرک نال  
 کرسال ایہ تجیز سب اوڑھیں اصرال  
 جے اندہ لے دیکر اسالوں کرسال کھشتا  
 گلی خزانہ او نال نول حاضر کرے چار  
 جاو و دے سامان دی کرن تیار تھیب  
 اندر چھپال چھپیاں کیسا سب تیار  
 موئے نال مقابلہ سووے شہر کال  
 جمع ہوئے اوی جگہ لے سانے چار ہزار

## مرفا بلہ سا اصرال با حضرت موسیٰ علیہ السلام

میرا آل مقابلہ وقت دو پہر تیار  
 تسالے تے ہارون بھی آئے دیکھ مہیکان  
 آگے جاو و کال نے طلسم کسی سنا  
 طے ہر سچا و نہا تھے دیو سالانہ کال  
 موسیٰ تائیں دیکھ کے کہن لگے سحر  
 نول ڈا ایٹلا تیرے تے عا ہسا بچلے پور  
 حضرت موسیٰ او نسا نول کہیا نرمی نال  
 نال پھر او نسا ڈالیاں سال پھر مہیکان  
 اپن چیتی سپاہ بن گئے سب او نال  
 درن لگا کچھ دے دے دے موسیٰ بی خندا  
 غالب ہیں تو انہما لے عالی تیرا شان

مجھے کھئے کھڑے کن لشکر کی ہزار  
 پکڑ عا اصرال ہی ہو رہے کچھ سا نال  
 چار ہزار سب وار کھا ڈھیر لگا  
 وائن بھڑکی دھیر تیرے تیرا تھانہ کال  
 پہلوں کس نے اپنی کرنی سے کی دلا  
 یا کچھ ڈالال اسیں پورے سال او کال  
 پہلوں کس نے اپنے تیرے سال او کال  
 نالے اپنی الٹیاں طالع تھے کال  
 طوعے بنی حکم دی وور کھنے لی کمال  
 ہو یا حکم خراب نہیں ہرگز خوف و کما  
 سٹ دے عا ہ اپنا جلدی پھر مہیکان



جو کچھ کہتا اونہاں نے جادو نال کھام  
 سنکر حکم خدا تیرا حضرت نبی کلیم  
 ستر نر اوکس سب داسو شیاں فی الحال  
 چار نر اوہ سب جو کہتا اونہاں تیار  
 سو راساں جو اونہاں نے آئے اوکس مکان  
 بنگا کھا جائے آجے اوہ پیٹ نہ بھر یا منوں  
 فکر سپا فرعون لوں تخت ہو یا بیتاب  
 ٹھٹھا جاندا دیکھ کے کرے لوک شیاں  
 جب کہ سچا ہوندا نس کیوں مجھوں  
 کرن روایت سب جاں آیا طرف محل  
 او چاکر کے اوکس منوں سٹیا و حیر ہوا  
 نام نشان مکان دابائی رہیا نہ کو  
 شور پیا وچہ مہر دے ننھی خلق تمام  
 تال پھر نبی کلیم لوں کیستا حکم خدا  
 سبے پاک ساعت ہو راہ رہا ایسے حال  
 کھا جاسی کل ملک دے آدم تے حیوان  
 سچا کہتا رب نے تینوں نال و لیل  
 سنکر حکم جناب قصیں موسیٰ نبی خدا  
 دیکھ نبی دا پتھر جادو سا تمام

عاصا تیرا اونہاں منوں جاسی نکل تمام  
 سب عاصا اپنا بنیاں سب عظیم  
 ستر نر اوہ نہ سی سر سر سے نال  
 پکی تے بھٹوں نکل کھا یک بار  
 کوئی چیز نہ اوکس چھوڑی وچہ میدان  
 طرف محل فرعون دی شریا اونے سول  
 و مشت کھا کے تخت کھاس خلیا نس تخت  
 جھوٹا راساں وندا تے ہی ایسے حال  
 منہاں سو یا اسٹوں طاقت کچہ منوں  
 دہری سننے مکان لوں بھٹوں لہا اوکس  
 کندھال کوکھے بنگلے دے سپا ودا  
 خلقت ساری دیکھ کے رسی تخت ہو  
 جھول جاوے وڑکے کرو پند اقتدار  
 لے من عاصا اپنا جلدی پکر ملا وکھا  
 پلو حیر سارے مفری و سی نسخ نکال  
 اندر مہر نہ چھوڑی بائی کوئی مکان  
 جھوٹے جادو سا نر اوہ سبے سب لیل  
 پکر لیا اوکس سب لوں ہوا تر تھکا  
 اگے نبی کلیم دے منوں نیوں کر سلام

وَالْقَبِي السَّاعِرَةُ سَاعِتٌ قَالُوا امَّا بَرِيءُ الْعَالَمِينَ طَرِبَ مُوسَى وَهَارُونَ

وہ لے گئے سچو وچہ ساھر لے ایمان  
 موسیٰ تے ہارون دا جوئے پاک خدا  
 خبر ہوئی فرعون لوں سا خیر تے سب  
 موسیٰ تے ہارون لوں جاتا اونہاں نبی  
 تھو فرعون نے اونہاں منوں ایہ گل کہی بلار

کہندے سچے رتے آند اسال ایمان  
 منی وحدت او سدی نالی لقین صفا  
 موسیٰ سنکر تھو کھاس بن لیو تے رب  
 پیش اونہاں تے رب دے سجدہ کرن سبھی  
 سجدہ کر لوچ لوں میں مال کسال خدا



اونہاں کہیا رب سے سا ڈار بے غفار  
 کہ پھر بھی جینے وجہ چھان  
 اوہ سا ڈار بے تھی اتنے تحقیق  
 ایہ گل شکر اوہنا نغزل کہتے بد اخلاص  
 خال پھر کہیا اونہاں نے مال لقمین صفا  
 زور سے سنانوں تھوڑے جو کہی ستا سی گمراہ  
 شالہ پھر ویس کفر سے جاواں نہ نرو پاک  
 عقیقے پر سے کہ اوہنا نغزل کہتے پھر پیر  
 دیوال گا ہی تسمائے سے تھوڑے پیر کما  
 جانو گے پھر کون ہے کروا سخت عذاب  
 سن کر انوں اکھڑے سب کچھ اسال قبول  
 جو کچھ ضروری تھوڑے سے سا ڈیناں  
 دنیا فے وجہ کر نیکاراج حکومتوں  
 اور ک حد فرخون نول ہو یا پاک لقمین  
 سد جلا دکھاؤندا اونہاں سے تھوڑے پیر  
 سولیاں اوپر چاڑھ دے تے سارے ٹنگ  
 شریعہ کبیر ال اکھڑے رب نول حور تما  
 سو نول خوف نہ کھاؤن پیر جو ہیں طالب سب  
 موسیٰ تے ہارون بھی گھریئے نول جا

جو ہے سارے جگر ارازی سر جنہار  
 موسیٰ تے ہارون نول طایر خوش نشان  
 او سارے بار بچوں کے نول کچھ نہیں کوشتن  
 موسیٰ وار ب تسمائوں کی کیا انعام  
 بختیگا اوہ انساں نول سالیہ پیب خطا  
 سن اوکے جاو وکسی تھیں منگاں میں پنا  
 سن لیا ہیں اسال نے واحد تسمو یک  
 جیکر تسمال خدا تسمو کی تھیں لئی کو تسمو  
 اولگا کر کے سبہ نول سول دیال جیسا  
 مسٹر موی تسمائوں سارے تسمو  
 تشیکر تھوڑے لگ کے تھوڑے تسمو  
 بدلیہ تسمو تسمو تسمو تسمو تسمو  
 سنانوں ور ہے کلن کے تسمو تسمو  
 سن ایہ نہیں تسمو تسمو تسمو تسمو  
 پھر اوہنا تسمو تسمو تسمو تسمو  
 بولن وحدت ربی جیوں جیوں تسمو  
 وانگوں خساء تسمو تسمو تسمو  
 کلیمیاک الائنے کے تسمو تسمو  
 اندر نیا و خدا تسمو تسمو تسمو

### حالات فرخون

اس شخصیں بعد فرخون داد سال کچھ نول  
 سہ اولاد تسمو تسمو تسمو تسمو  
 حضرت موسیٰ او سنان بہت سے سمجھا  
 الثانی کلیم نول کہتے اوہ پیدا

جھونکاؤں کے حاکم تسمو تسمو  
 تسمو تسمو تسمو تسمو تسمو  
 ایہ پیر وک تسمو تسمو تسمو  
 پایا تسمو تسمو تسمو تسمو



کہنا جانی ہے مجھ تھیں تخت حکومت جاہ  
جاواں گائیں فلک تے رب تیری کوئی  
جھوٹا سچا تہہ و تحکم کرنے حال  
کے کہ پھر مال لول لگا بہن مہکار  
موسے بہت بلند اوہ اوچا لے انداز  
چڑھ جاواں آسمان تے اوچا تھیں بنا  
بیسوں سے اوہ جا پدا چھوٹھائے کذاب  
سنگر حکم فرعون دا اوک وزیر مالان  
اڑاں خوب پکائے رکھ دی بناو  
بہشتن کے اوس تھیں کچے سب مہکان  
اڑاں اوچا لے کیا اوہ مہکان اوسار  
راج اتے فردور جو اوئے لک و احسا  
جسک کریں کھلو سکے لگے اٹ لگان  
ست ہر سال مہینا اوہ ہوندا رہیا تیار  
ہو یا جہول تیار اوہ کہنا حکم خدا  
جہنماں کا یہ لک و گستاخی مہور  
کہنا جہنماں تیار ہی اوک اسہ سامان  
ایہ پورس فردور و لول سمجھ نہ آوے مول  
حال اس گل لون بہنماں گذر کے یہ مال  
و لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک  
سین لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک  
شاہ لک لک لک لک لک لک لک لک لک لک  
بی بی نے فرمایا اس وجہ شک مول  
اتنی مدت تہہ و تحکم رکھیا بھد چھا  
ایہ گل سنگر اوہ فرعون تھیں

جاو و سحر دکھائے کے خلق کریں گمراہ  
کل حقیقت و سنوں سال تیری کھوک  
پھر میں آئے کے سمجھاں تیریناں  
کرتوں میں اسطے ملک محل تیار  
جس تھیں میں سماند ہواں واقف راہ  
موسے بن کران دا اوں و لک خیر  
دیکھ اوں جدا و سنوں معلوم ہو گیا  
محل بناون واسطے ثروت کیتا سامان  
اوسے کیتی جگ چھ لک اٹ ایجا و  
پخت عمارت اوسدن شروع کیتی مالان  
کھیر نہ سکدا اوسے کوئی اوسٹا کار  
کھڑا نہ ہون دیو ندی و سنوں مول ہوا  
سخت ہو دے زور تھیں اٹ جاندر تھکان  
خرچ کیتی فرعون نے دولت باجہ شمار  
مار پھر لک لک لک لک لک لک لک لک  
سوکے سب ملک اوہ لک لک لک لک لک  
زندہ رہیا نہ اوہ لک لک لک لک لک  
کرواظم جہنماں و لک اوہ کافر جہنم  
ملک دن بی بی آسہ لک لک لک لک لک  
یا رب لول فرعون دا تختہ پٹ اوکھا  
تھیں موسے کے اوسوں کہند اوہ بد دولت  
موسے لک لک لک لک لک لک لک لک لک  
کیتا جالی برس تھیں میں اسلام قبول  
میں میں اپنے دن لول طاسر کتا حیا  
موسے لک لک لک لک لک لک لک لک لک



سوئے واکھڑ تھوڑی ٹلیاں مٹی بنوا  
 کہیا بی بی تاسیہ کو یہ استغفار  
 فعل اٹھے یا توڑت واسو منا محب مکان  
 اگوں اوس یکید نے ونا ابجو جواب  
 بی بی نے فرمایا کر صبا ویں مفتول  
 تہاں پھرو کی طعنوں نے تیرت جلاو بولا  
 ہنگامہ کے بدن بول کسے سے سب اوتار  
 کہ جو بیچنا اوسنوں کہیں اچھے نہیں  
 چھوڑے عقیدہ اپنا تنہوں کو آن کھیا  
 دے لے لے کسے بدن بول بول تکلیف تیر  
 دکھ عذاب سر سودا تنہوں سبب مباح  
 استغفار بھلا فرعون کھو اوسوں بھلا دو  
 حضرت موسیٰ و انک ہک آیا کوئی جان  
 کہیں لگا لے آسے تنہوں قرب قال  
 کھو لے ورا فلک سے تیرے کاران اب  
 جو کچھ میں اس وقت بول رہی تھی کہ تھا  
 تا پھر بی بی اس سبب بول کر کے سوال

چھوڑا و نہا لے مٹی بول بول میں خدا  
 سوئے واکھڑ تھوڑی ٹلیاں مٹی بنوا  
 لسی و چہ بہشت سے تنہوں بہ مکان  
 کرساں تنہوں کہیں کر کے سخت نہا  
 مو سے دے میں میں تھیں سرگزشت تیر  
 دنا اوپر لے میں دے بی بی بول لے سوار  
 تھیں پیرا اوسنوں بیچنا تہاں کار  
 کر لے تیری بات لے میں بھی بول لے تھیں  
 کہیا بی بی اس سبب کو کچھ خبر لے  
 دل میرے دی بات دانا میں لے تھیں  
 رکھ سالا دل دی واک میں میری لے تھیں  
 اندر نقشہ الاہیا جیسے تھیں لے تھیں  
 بی بی تا میں لے لے تھیں تھیں آن  
 سے اسوقت حضور تھیں تھیں لے تھیں  
 تھیں کھلا و تھیں تھیں تھیں لے تھیں  
 دسی حاجت تھیں تھیں تھیں لے تھیں  
 جیسے تھیں تھیں تھیں تھیں لے تھیں

اِنَّ قَالَتِ مَرْثَ اَبْنِیْ عِنْدَکَ بِنَاتِیْ اَجْنَدَ وَحَنَیْ مِیْتَ فَرَعَوْنَ وَحَفْلَہِ  
 وَ نَحْنُ مِیْتَ الْقَوْمِ الْخَاطِئِیْنَ

کہیں بی بی تاسیہ یا رب پاک چرا  
 بخش نجات فرعون تھیں جو بے ازل خدا  
 تیرے و عا نظور ایہ تھیں و چہ عذاب  
 دنا و چہ بہشت لے اپنا محب مکان  
 سو گئی بی بی اس سبب لے تھیں تھیں  
 چالی سال فرعون بول تھیں لے ہارون

ایسے بول بہشت و چہ میری کر سنا  
 سبب لے دنا تو میں تھیں تھیں لے تھیں  
 تھیں بول لے تھیں تھیں تھیں لے تھیں  
 کار و جدت بول کے تھیں تھیں لے تھیں  
 لے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں لے تھیں  
 لے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں لے تھیں



ایک دن حضرت موسیٰؑ نے وعظ انسان  
 غصے ہو کے آکھلا اور دود پلید  
 چھوڑا زمین پر کراں میں موسیٰؑ نے قتل  
 یا اوہ وحیرت میں سے یا ہی وڈا فساد  
 چاہیے و سنوں پکڑ کے کرنا قتل ضرور  
 حضرت موسیٰؑ آکھیا جو مہوون گمراہ  
 ہسکے اوپر کیسے ڈھسول نہ چیلے زور  
 تال و زبانی چاروں وں کیٹی آبیہ چوپڑ  
 نام او سدا خسر قتل میں بندہ نیکر کار  
 بے رحمی کہن صندوق اوہ گھڑیا جبرائیل  
 کہن دگا فرعونؑ نول رب دا اوہ قبول  
 قتل کرن دی او سنوں تیری نہیں مجال  
 ہنترے نول آسدا کرے دین قبول  
 ایکنگی آکھ فرعونؑ نول ہو یا لرت وان  
 اس تھیں بعد فرعونؑ دی اندر قوم بھیان  
 کرے تھیں تان و ہا نول و مقبول جملہ  
 جیونکر لوج دی قوم تے بھجیا رب طوفان  
 یا جیون عا و قوم دی ہوئی قوم نلاک  
 وانگ و ہا نول تھیں بھی ہو و موت مقبول  
 جب کہ ہو یا تال تے رب دا قہر نول  
 ناکوئی یا جہ خدا میدے سکے تھیں بچا  
 جادوں تھیں تان و سینے خوب سنائی کھول  
 اوڑک جلاں پھر اوہا نول و وعظ کلام سنا  
 قبطی سائے اوڑک کے گئے بنی نول گیسر  
 بدھے ہنترے خیر جو ہے اوں مکان

بیٹھے سین اوڑک بہر وزیر ارکان  
 نت اسانوں آیکے وس الیہ لو حید  
 نہیں تال مذہب تساندا ہی بدل تمام  
 حادو کر کے ملک نول کروسی بر باد  
 جیکر زندہ چھوڑا یا کسی وڈا مشغور  
 واکم سنوں اوہا تال تھیں تیری رہناہ  
 کھانوں اتنی فوج نول کرکے اکھی موز  
 حافر سنا اس وقت یک قوم الیہ تھیں  
 موسیٰؑ و صندوق سی کیتا جس تیار  
 بے رحمی کہن بنایا ہے سسی اوہ خسر قتل  
 حضرت موسیٰؑ رب داے برحق رسول  
 او سدا مدد و گارے قادر عمل جلال  
 نہیں تال کرے نلاک اوہ نول ہنترے  
 آکھ نہ سکیا او سنوں کچھ اوہ بے ایمان  
 سسی اک بندہ رہدا مومن الیہ ایمان  
 خوف گرائی میں تسان تے آئے تسان عدا  
 ایوں مت کے تسان نول غرق کرے رحمان  
 یا جیون کچھ اوہا تھیں نول کھویناک  
 چھوڑو رستہ ظلم و انما ہو و مقبول  
 پھر خدا وے امر تھیں انس نہ سکوں نول  
 پکڑو دین کلیم و سنوں یک خدا  
 خیر موتے مرد و دس کوئی نہ سکدا الیہ  
 آون لگا لگا نول موسیٰؑ بنی خدا  
 کارن قتل کلیم دے موسیٰؑ سبہ و لیسر  
 جیونکر کچھ اوہا تھیں واکیتا وکر ایمان



جھٹ گئے اور شیر سب قدرت مال خدا  
 حضرت موسیٰ بیچ کے گونوں آنے دوڑ  
 نوکر تھے بکڑ کے شیر ال کھا مارے پاڑ  
 اسے کارن چھوڑا تادھو سنوں آزاد  
 دیوں گئے اور جاک تھیں تیرا نام بشار  
 ایسے گل من کے فرعون نول یا جوش کمال  
 اسے نول قوم تھیں جو کوئی لڑ کا ہمو  
 عورت کوئی اور نہا نری قتل نہ کر سال نول  
 اگے بھی فرعون نے کہتی ایسے کار  
 و چلے نہ کچھ قتل تھیں پالی اوس تھنڈیر  
 بیٹے اسے یکسال لگا قتل کران  
 ملک دن بھی کلم نول کرے عرض تمام  
 بیچے تیسری مہر و حیا و بندے یا مقبول  
 مال تساوے اور دے پاپہ ظالم پیرا  
 حضرت موسیٰ اور نہا نول کہیا نری مال  
 و دیکھا کہ سنوں ملک اور اٹ کہے خدا  
 کہی دشمن تسا ندے جلدی رب ملاک  
 صبر تحمل اور نہا نول دسیا بنی کلم  
 کتب نری ہارت اور مال تے کتا صبر کمال  
 مظلومان و اصبر بیاں ہو یا ان قبول

قبطیاں نول اور پاڑ کے گئے تمام کی  
 پوشی خبر فرعون نول ہوتی تری چوڑ  
 موسیٰ بچھے خلق دی موسیٰ ان انجیل  
 نالے اور مدنی قوم نول یا بے پھر ن فسا  
 نالے تھے نہا نری اور جادوین چھوڑا  
 لہندا بیٹے اور نہا نری رسال مار خلال  
 قتل کر اوال اور نہا نری نول چھوڑا  
 جتنے بیٹے اور نہا نری رسال نول  
 قتل کر اوال ظلم تھیں لڑ کا شیر نر  
 پھر سن وے ظلم کے بدلا لک تھیر  
 سہ اولاد یعقوب نول بنی مہیتان  
 تیسرے چھپا سیں کہہ ہوسے بے آرام  
 آنا سخت عذاب نہ سائلوں ہوندا نول  
 اگے نالوں اسال تے کر و اظلم نہاد  
 یار می نہا گور بدی صبر نہ سر حساب  
 و عذر تھیرے رتلا نہ ہیرے دھمکار  
 داک حکو مت تسا نول دسی خالق پاک  
 صبر و شکر و تسا نول تھی ابرہیم  
 ہر نہ فرعون نول آیا ترس خیال  
 کتا اور شکر ملک تے رہے نول

ہمال اسات بدیات صراط الی ابیت شریک

و لقد آتینا موسیٰ لیسع آیات بینات الخ

اول عاصا بخشیا و وجاہد مفسا  
 نازل قہر ثانیال کیتیاں رب قہار

موسے نول نول بخشے کیتے رط  
 کیتا انہال دیال تھیں جادو نول نکل



پہلوں بھیجا مہر و چہرے قحط و مال  
 مہر و چہرے باغ زراعتاں بہر ہواں و مال  
 ہر کوئی خشک زمین سب بارش ہو گئی بند  
 سائل رب وہی یا وجہ ہوں نیکو کار  
 بے پھری تھیں کافراں کلل آبی جان  
 اوڑک قوم فرعون وہی حضرت موسیٰ ناس  
 لے ہوئی لوں اپنے رب تھیں منگ دعا  
 لے آفانچے اسبیں پھر مال تیسے ایمان  
 حضرت موسیٰ رب لوں کیست سرفراز سوال  
 بارش ہوئی مہر و چہرے سو کوڑاں تھیک  
 او کا بچے مرد و واوہ سے لے ایمان  
 پھر اوہ آکر اکھدے حضرت موسیٰ لوں  
 منال تھیں رب لوں نالے تیرا دین  
 حضرت موسیٰ رب تھیں منگی پھر دعا  
 کہیا نبی کلیم نے کہ ہو دین قبول  
 ٹڈیاں وہی پھر رب کے غیبوں بھیجی مار  
 سبھی اور زمین سے نظر نہ آوے کار  
 ٹڈیاں تھیں آئیں کے سخت برسے لاچار  
 جہنم ٹڈیاں ملک تھیں تسلیں کا و دور  
 حضرت موسیٰ سے عرض پھریتی وجہ جہان  
 پھر بھی کافر کسے لے نا اندرا کیسان  
 جو بھی داری رب نے بھیجی مور بلا  
 برتن بھانڈے کھڑے جتوں کرن نگاہ  
 وہ وہ دودھ کھاؤں کافراں جسے نیل و نل  
 پھر آئی کلیم سے ہوئے منت دار

کوئی جنس زمین وہی ناموسوی تن سال  
 مرن لگے آج کلہ تھیں سندے کر حیوان  
 ہر اک چیز بیاس تھیں پھر نے نکالی وند  
 عیس و تارے اونہا نٹوں جنو نگار وندے ار  
 کتے و انکوں ہو کر دے پھرے بڑا ایمان  
 دور و مال فریبے کرین لگے ار داس  
 بے لوں و لوں اسال تھیں قحط و مال ہٹا  
 دیکھ پیرا یہ معجزہ ہو سال مسلمان  
 دور ہٹا یا رب نے ہمارا قحط و مال  
 ایسے اونہاں نہ منیاں احد لا شریک  
 بھیجا پھر خدائے اوپر منہاں طوفان  
 جے سا تھیں طوفان آریہ نور ہٹا لوں  
 اوپر رسالت تھیں رسالے اسس یقین  
 دور ہو یا طوفان اوہ قدرت نال خدا  
 ایسے پھر بھی دین لے کوئی نہ آیا قبول  
 مارا زراعتاں اونہاں نے دی سہ اجار  
 پھر خراج و رخت سبہ کیلے و نہاں ضفا  
 ٹال پھر نبی کلیم لوں کسزے سل کفار  
 دلوں بجا لوں کسا نڈاؤں کراں منظور  
 ٹڈیاں ب جہان تھیں کینیاں ورتا  
 متحول جاو گری دی اولیٰ ہمت لان  
 پھر ٹڈیاں نے جگ و پھ و تا شور مچا  
 کنڑھاں اتے زمین پھنی آوے نظر سیاہ  
 سوئے اس عذاب تھیں وادھی تنگ و کل  
 آو سال تیرے دین لے پھر مال لوں مار



کبھی پھر شباب و چہ موسیٰ ہر فن دعا  
 حال پھر قوم کفار نے یا نہ امن آرام  
 منو سے تائیں آگے رُخ اودھ چھوڑ  
 جاو کر کے اساموں و سپہ اپنا دن  
 تال پھر مور عذاب پاک آیا بچوں ار  
 پھر و فتنہ کسی جگہ نہ خالی سے مہول  
 برتن آئے روٹیاں نال و ڈال بھر پور  
 جے اک مارن ڈوا وہ پیداموں نہرا  
 اگے وانگول آئے کے گنن لگے بد ذات  
 کر سال پیری پیروی ہو کے مسلمان  
 کرے دعا جناب و چہ موسیٰ بنی کلیم  
 علیا جدول آرام پھر کرن لگے انکار  
 چھوڑیں واری پھر پھر بھیا رب علام  
 شوں ہو یاد دیا نے بھی ختمے تے تالاب  
 جو کوئی قوم فرعون تھیں پانی پیہ راجا  
 اسرانی قوم تھیں جب کہ ہوئے کو  
 دیکھو و نہا شول آوئے جو کافر ملعون  
 قدرت دیکھو خدا بیدی بہت ہوئے حیران  
 کر کوئی تھوڑے تال پانی صاف کران  
 مگر اگول آگے اودھ فرعون و حال  
 آگے جاکر اساموں پانی کر کے صاف  
 اور کسارے آئے کے حضرت موسیٰ پانی  
 قصہ کوتاہ بنی لے لے پھر پھر دعا  
 پھر بھی اودھ سال رب کی منی نہ لے جید  
 ریدی طرفوں پھر والی نازل ہو نہا انور

حکم لے تھیں چٹیاں ہر مال ہر فن  
 ہو گئے اپنے تھیں ہر اور ہر نام  
 بیشک تیرے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے  
 اوپر تیری بات سے سناؤں نہیں تھیں ا  
 پیدا ہو مال چکو پھر ڈال باجہ شمار  
 کا فر اس عذاب تھیں ہوئے سخت ملول  
 لذت گمان بکال می ہوئی انہاں تھیں دور  
 اور ک پانی کلیم دے آئے ہر لاچار  
 جہ من اس آفات تھیں سناؤں ملے نجات  
 مہال صدق تھیں جو تیرا فرمان  
 ڈال نہ ہو توف اوہ کی تھیں رب رحیم  
 مسک ہو گئے تھیں اودھ ہر و کفار  
 جوتنا پانی ہر و ہو گیا ہر نام  
 تھیں نالے و گئے تھیں سب تھیں اب  
 ہونارے تھیں تھیں اودھ تھیں تھیں دریا  
 اوہ تھیں صاف اودھ پانی تھیں ہر  
 اگول پانی سب اودھ ہونارے تھیں تھیں  
 ریل آفر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 پانی باجہ تھیں تھیں موسیٰ تھیں تھیں  
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 پھر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 رور و تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 پانی سارا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 اگے وانگول تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 و گئے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں



کہے کلیم دعا جاں زحمت ہووے و دور  
 کنٹنی واری واقعہ الوں تہیاں آن  
 موسیٰ کے ہارون نے گیتی پھیر دعا  
 امن آسا پیش دیکھ کے ہو گئے ایہ مشہور  
 میسٹ و نہاندے مانوں کے قہر نزول  
 جد تک سخت عذاب نہ رہے و نہا نول  
 لے آون ایمان نہ ہرگز او تہوں تہا  
 وچہ جناب خدا میدے ہوئی قبول دعا  
 سونا چاندی اونہاندہ امور جو مال اسباب  
 مہمانڈے برتن کپڑے مسوے سوراخ  
 مرغی جب کہ اونہاندی آئے دیندی کو  
 سخت مصیبت اونہانوں فی دریش  
 جیکر من یہ اساندی سختی و پھوٹال  
 کر کھٹال ڈاریاں بہت ہوئے بیحال  
 کراں دعا من متال یہ ہوں مسلمان  
 اچھ گل سوچ کلیم نے کیستی پھیر دعا  
 ایہ پھر بھی کافراں نہ آندا ایمان  
 دیکھ تمام نشانیال جاں اوہ کے مہول  
 بے چل راتیں کڈھ کے اپنی قوم تمام  
 اوکے تھیں بعد فرعون بھی لیکر فوج فرید  
 تہنوں تیری قوم لوں لیاں پارا و تار  
 سن فرمان جناب تھیں موسیٰ نے خدا  
 کہہ تیار کی کوچ دی چھوڑو مہر مکان  
 دشمن ساڈے دین دے جتنے سینے گرب  
 اوس تھیں کچھ مہر وچہ آواں ہونو شحال

او سے طور کفار پھر ہو جانے منغور  
 ایہ قوم فرعون و می نہ آندا ایمان  
 یارب لوں میں انہانوں کے کوئی ہر ہرا  
 اپنے دولت مال واکوے میں غرور  
 اس دولت دامان نہ پھیر و کھاوون مہول  
 تک یارب نہاندے سخت رکھیں تو نڈل  
 جد تک سخت عذاب یہ دیکھ رہن کو ملک  
 نازل اوپر کافراں کیسا طمٹ خدا  
 سمجھ کچھ پھر ہو گیا قدرت رب ہا ب  
 پھر کتنے رب نے سخت ہوئے محتاج  
 او سے ویلے توت اوہ پھر جانے ہو  
 اوڑک بنی کلیم لوں کندے آدھش  
 توت ایمان لیا و سال شیں ساڈے نال  
 تہا پھر بنی کلیم لوں آیا ولوں خیال  
 نہیں تال آئے اونہانوں کر ہی قبول  
 نہر شے اگلے حال کے کیستی پھر خدا  
 لگے بنی کلیم لوں حاوگر ٹھٹھان  
 موسیٰ ولوں رب نے کیتا و حنی نزول  
 اوپر کنارے نسل دے وچ کرو آرام  
 مکتا ساڈے پھرن لوں ہا واکرے پلید  
 فوج سنے فرعون لوں کرساں غرق خواہ  
 اندر اپنی قوم دے ویند احکم سنا  
 اوپر کنارے نسل دے چل کرے گذران  
 اندر دریا نیل قے غرق کرے تھی رب  
 کراں عبادت ربہری امن اسال ش نال



نارے ظلم فرعون تھیں سالوں کے نجات

اکھڑی پو کوئی وہ شرق ہر سیاہ ذات

شرق شدن فرعون علیہ اللعنت جمعہ قوم پرہیزگارے

اندر قصص الانبیاء کی کہے بیان  
رہی اس کی کیا کہتی ایک مجمعہ نہ  
وے کچھ سالوں مانگوں زور و رسم دینار  
بعد ویاہوں دیو سال سے تینوں مہور  
راہنی ہو فرعون نے حکم دیا فاعمال  
حاجت اپنی ٹور کے دینا پھر پرتا  
نال جو اسراں بھرے جو زور قیمت دار  
راے لعدی بہت کچھ آند اقرض اوٹھا  
پھر ہاکان وزیر لول لاگو ہوئے آن  
آندے سے دے کھال تھیں بہت زور و تنگ  
کے تو نگرا نہاں تھیں نہ کیستا انکار  
حاکم کیستار کے کر کے اور احوال  
سب اولاد لیتے بدی چھو لکھ مرو کھچان  
ناویں یاہ مکر مہول ہونے سب قسار  
اوسے راہی مہر و چہر مہر و شر و با  
موسے تاہیں رب نے موقعہ و نا خوب  
کر دیا ہر وہی قول لکھ کر داسر دار  
اور پر کنارے سل دے مہیسی ایک سیالک  
نیمہ جوئی ہاں قسطیاں ڈٹھا جاں احوال  
نس کے سالوں ٹھیک کے سوئی کونے سار  
لکھا اس کی کیا سالوں لاکے گھات  
سنگر فرعون نے کیستا بگل و راز

حضرت موسیٰ کو جو واکیتا خدا فرمان  
اول حاکم فرعون نول کند کے ال تہیز  
کارن اس ویاہ دے سالوں سے کرگار  
اک دو دن دے واسطے سبکی سالوں لوڑ  
جتنی حاجت کسا نول سو خزانوں مال  
کھول خزانہ او نہا لے لگے رکھیا جا  
چن چن و چول نہاں نے آندے مایہ تہار  
دولت و نہا مال وہی کسے چھوڑی کا  
نالے مٹھی تہرے سبب جو ارکان  
نال بہا لے بہ نول جو کھینچنے تنگ  
اگے کھنی لے جاوندے سبب کتنی وار  
بہت اکٹھا کر لیا اس کی کیا مال  
باجھول را کے غور تال وہی کہ بیان  
ادھی راہی لکھ کے ہر سال اس میں فرار  
رہے اندر ماٹماں قسطی ال چھرا  
کڑھ لیا لے ہر تہہ سب اولاد لکھ کر  
راہوں راہی نسل لکھ لکھ لکھ کر  
اوسے لے وہی سیالک چھرا لے راہی ایمان  
اس کی کیا شہر تھیں کر کے نہا و چال  
حال کے فرعون دے لے ڈھال مار  
مال اس اوکے منگ کے کھو راہی رات  
بارال کوہ تکا و سدا جا نہا کی آواز



سن آوازہ بگل و اجمع ہوئی سرخ  
 سرت لکھن فوج فرعون می ہوئی ترش  
 سر سیر سالاری ست سو فوج کھان  
 اچھو سب لشکر جوڑ کے اوہ فرعون نقین  
 تین منزل واپندہ سی مہرل او مبدلان  
 دھوا کر کے فوج و اوہ مرد و خدا  
 ویکھو نہا نہول اکھیر افواج نہول لکار  
 نظری جدا و نہا نہول او نہی فوج کھا  
 دشمن ساوے آگے لکڑوں کے زور  
 سن دی کوئی واہ نہ سالوں تھوں مثل  
 حضرت موسیٰ آکھیا فلزہ کریم کا  
 اوے وقت جناب تھیں آیا جبرائیل  
 اے موسیٰ وریاے تیرا عاھا اپنا مار  
 مار یا عاھا نبی نے پاٹ گیا وریا  
 موسیٰ دی سب فوج سی بارال قومال جان  
 ساری فوج کلیم دی لنگھ گئی جد پار  
 فکرال وچہ فرعون بھی کرا لکھ وکیل  
 کہندالنی قوم لول مکروں اوہ بے زور  
 حاو و نال اوں کل چہ رستہ لکھیا  
 مڑ مڑا اوں قوم لول کہندالوہ شہیدان  
 آپ ویکھو چہ خوف تھیں سول کر نر  
 لکھو دیال سو چلا موسیٰ وہ تلوار  
 بن شورت الٹ مڑی آگیا جبرائیل  
 یہی سب فرعون دے کھوڑا وادائیں  
 دال لکھی حتی نے کھوڑی وچہ وریا

پاس فرعون لکھن دے لشکر ہی موج  
 سنوا مڑو فوج دے کیتا سیر سالار  
 کیتا ساری فوج واپس سالار مال  
 پکڑن چلیا او نہا نہول دوجے من سیدین  
 لشکر نبی کلیم واپس چلا جس مکان  
 دوجے دن او بچکھ دے سیرے پو متاھا  
 ملو جالوں وور کے پکڑو جو فرار  
 موسیٰ تامل کھدے رگل سارے پار  
 اگل نظری آوند اے وریا و شور  
 پکڑ لکھاس سالوں اوہ کافر مجہول  
 سالوں اوپر و سکھو سی فتح خدا  
 موسیٰ تامل حکم اے بھیا رب جلیل  
 تہینوں تیری فوج لول تہیں لنگھا وں پار  
 مارال عہ موسیٰ قدرت نال خدا  
 لنگھی مارال مال تھیں لکھ قوم چیل  
 سبھ بلیندے رہ گئے دشمن بہ اوراز  
 لے وانگول ویکھدا اوپر کنا سے نیل  
 ویکھو موسیٰ کیدے حاد وچہ استاد  
 لے لکھی قوم لول لکھ کنا وریا  
 مرت کے مچرہ جان گئے ازل  
 وں مرال مت نیل وچہ کنگھیاں پار  
 کینو لکھ عا کے چال میں موسیٰ لہار  
 کھوڑی لے اسوار سو اوپر کنا لے نیل  
 کھوڑی لول اوہ ویکھ کے پکڑنا بچہ  
 کھوڑا ہی اوہ نیل وچہ لکھ آیا وھا



کئی کئی واگال زور تھیں ہوڑاں میں  
زور و زور فرعونوں لولے زیاوہ نسل  
مکرول ہوڑاں فرستیاں جلدی ہوڑاں  
بال و تاوجہ نسل کے رہنوں زور و زور  
بچ رہے و خکارا وہ جردلی حکیمدرا  
فرعون اٹھین چال و گانگو طے کیا  
سے دامعبد میں منیاں نالی یقین  
نسکم مواد رگاہ مخفی سے مرزو و پید  
کے نہ آج تک تول سے رب رسول  
رہ حشر نسل نے کیستی لول و چار  
تھا کہ تو یہ الیدی رب چاکرے قبول  
سرط قبولہ و سکرمونہ صوفیان  
لے اول رب لے و ثانی ہیکہ نگہار  
پہلوئے بہ خارج باقی رسیا نہ کو  
پر کنارے نسل سے مومن اہل اسلام  
پیراجے تر بوئناں آئے یک یقین  
بن اور برے ظلم و حق فرقے ہوت نکال  
رب لا ش فرعون دمی با سر کا ڈھ و نکھا  
لے لا شال ہو رہی و تیاں رب نکال  
ایک مومن رب دا سوزدا شکر گزار  
مرئی پٹ فرعون دی موسیٰ بی خدا  
مرکا ان پیدوی کسی کشتی بیت تلاش  
کیا ہے مارون پھر بیکرا اپنی نوح  
بور کے کفار جو باغ و جنت مسکان  
نہ اسر اٹھیاں ہو یا بسر سر جا

ایسیر باد می ویکھ کے ٹرے پڑیوں  
 تال جاتا مردو نے مویا کم و تسیل  
 دھک آنہ افسر خون دانٹ کر چاہک مار  
 باقی کوئی نہ کھڑا رب نبی دا چور  
 پانی سارا اٹل گیا ایک مویا دریا  
 کنڈرا میں من رب اٹے سے آنہ ایمان  
 سچا اوسدار رب سے سچا اسلار دین  
 من تول ڈرے فموت تھن من اس لوجہ  
 من تیر ایمان ایہ سرگز نہیں تھنول  
 کرن لگا مردو دالہ تو بھر دھی وار  
 موئے تال یہ لغتی تو بھرے نہ ہول  
 بولن جو گار سنا نہ قابو ہو گئے تھن  
 سنے تھامی قوجا بے ترقی مویا مردار  
 دے بے قہر نے دوزخ دیول دھو  
 سہ فرال لا مثال لویاں دیکھ کے نام  
 موئے تھیکے جو تھرا وہ فسر خون لین  
 حضرت مویا رتھول کس تھن سول  
 حکم ربے تھیں لاش و گدو سبھی دیا  
 ایسیر لکھی دیکھ کے بہت ہوئے خوشحال  
 دشمن ساوے رتھول وچہ دے مار  
 گھوڑے اپنے واسطے سندراواک رہا  
 ایسیر وکس مردو دی ہول نہ لکھی لاش  
 آنے اندر مردے رتھول تھیں لوج  
 سہ اولاد یعقوب تول بخشی کس حمان  
 سانیہ بے فسر خون دے سارے محل سرا



حضرت موسیٰ ملک نون خوب کیتا آباد  
 اندر قصص الانبیاء راوی کرے بیان  
 نس آبا فرعون تھیں شاید وہ مجہول  
 اور یا وہ مصر وچہ غرق ہوئے حال سب  
 عاجز ہو کے در بدر کروا پھرے گزار  
 کیتی عرض کلیم نے پیش خداز حسان  
 حکم ہو یا درگاہ تھیں و نکھو اسدا حاصل  
 جو نرا تسنوں جگ تے کیتا اسال خوار  
 سکر نبی کلیم لے آندا شکر بحار  
 کران سوایت مصر وچہ جد ہو یا آرام  
 نال نلی تھے پھر وچہ سدال کوہ طور  
 نالے کچھ علام بھی سزماں تے مال  
 کسا دیکھن جو بکراں کھلے چروان شیر  
 جی تی تے فرزند بھی بیٹھے خوشیاں نال  
 سارا مال اسباب جو آبا اوس مکان  
 زندہ سے سی مصر وچہ ج او نہادی ما  
 حاضر کیتا مال بھی زن فرزند غلام  
 وسط نصیحت خلق لوں کروا دن تے رات

شہر تھیں کفر و می رب می بنسبیا و  
 ایسی جو فرعون و خاص وزیر با مان  
 تاہیں اوسد کی لاش وایت نہ لگا مول  
 اوسدے تاہیں آوندیاں نہاں کیتا  
 پاک دن و سنوں بندیاں دھابنی خدا  
 یا رب ایہ کیوں غرق نہ ہو یا ایہ کیا  
 انہاں ہو کے در بدر کروا پھرے سوال  
 وب مرزا اس حال تھیں بہتر وہ سے وار  
 دشمن ساوے رب نے کیتے مار غما  
 قبضے نبی کلیم دے آبا ملک تمام  
 جھڑائے سن کھس جگہ تی بی ایل شعور  
 حاضر حضرت و نہاں و انعم کیتا حال  
 انجے نالوں و نہاں وہ وہ ہو یاں وہیہ  
 امن سلامت نصیر بھی امن سلامت مال  
 سب کچھ و تھوں مصر وچہ آندالمن لمان  
 خدمت اندرا و نہادی سبہ کچھ رکھیا  
 کیتا نبی کلیم نے نالی کول مضام  
 اکول سنوں یدید تھیں جوں ترمی ترا

## ذکر نازل شدن تورات پر حضرت موسیٰ علیہ السلام

حال کچھ مدت مصر وچہ حضرت نبی کلیم  
 انہاں نیلے نالیوں کیتا عرض سوال  
 جسوچہ ترمی تھے سے ہوون کل احکام  
 حضرت موسیٰ رب تے ہو یا عرض گزار  
 حکم ہو یا میں تدبیر تے نازل کراں تورات

لو کال میں دن و می آیت سی لکھ  
 رب تھیں ملک کتاب توں سانوں کھال  
 معظم ہوئے اسانوں سبہ حلال حکم  
 یا رب کوئی کتاب توں میں تے جلا و مار  
 روزہ رکھ کوہ طور تے آتو تیرہ دن رات



تال پھر حضرت قوم نوحؑ تال پھر جواب  
 قرینہ دن او کے رسد اکتا حکم خدا  
 انحضرت اور اسد تال یقین  
 سن کہ کیا قوم کے لئے خاک سے منظور  
 موسیٰ ربؑ کی طرف تھیں جدل کتاب نال  
 تال پھر شر آدمی کے کر اپنے نال  
 ہے سے بڑھا او نہا جو پختہ چون نون  
 سبہ نال تاپن انہی کے و منو شعل زار  
 قرینہ دن راتیں رکھا روزہ دن بھرات  
 ستر بندے سو رہا ہے نال کلیم  
 چھکے طواون جدول پھر اندر پاک خدا  
 موسیٰ نول فرما تال خالق پاک غفور  
 چھکے پتر سال لئے ہو کے روزے دار  
 کہتی عرض جناب وچہ موسیٰ بنی کلیم  
 اتنے روز زبان کے چہ نہ لائی کہو  
 چھکے میں اس واسطے پتر مونہ وچہ بار  
 تال پھر رب فرما تال حضرت موسیٰ نول  
 روزیداروے منہ تھیں جہڑی آئے ہو  
 دس دن اگلے سو رتوں روزہ کہوں ت  
 سن کہ حکم جناب تھیں موسیٰ نیک خصال  
 دس دن روزہ رب نے ہو تا ہر روز  
 سن کر اگوں آگے موسیٰ نول اوہ یار  
 جد تک اسن نہ دیکھے اکھیں نال خبا  
 سالوں بھی گورہ طور تہی چلی اپنے نال  
 حضرت موسیٰ او نہا نول آکر یہاں سول

چلیا میں کوہ طور سے رہیں بس کتاب  
 چھکے چلیا میں تسال چہ اپنا جہاں بکھرا  
 کہتا میں ہارون نول اپنا جہاں شہین  
 ایسے نول کچھ آدمی کے جانال ضرور  
 دیکھیں اکھیں اپنی شک نہ رہے نول  
 آئے طرف کوہ طور موسیٰ نیک خصال  
 بائی سپہ جوان سن بندے کو نہا گون  
 لئے آندرے کوہ طور نے پاک لباس پہنا  
 جو نکر حکم کلیم نول کیتا رب دسی ذات  
 قرینہ دن روزہ انہاں ہی رکھا با کلیم  
 پتر و خصال توڑ کے چھکے مونہ وچہ یا  
 یا دعا ایہ تسال لئے روئے وچہ فہر  
 نا چھوٹا میرے حکم وے کہوں کہتی یہ کار  
 قرینہ دن روزہ رکھا یارب سال کلیم  
 کیتا نول خیال مت نہ تھیں آوے ہو  
 تال جو اوہ مسواک وے ہون جا بجا  
 قسم سے بنوں اپنی سن لئے موسیٰ نول  
 ہینوں کتبہ مشک تھیں چنگی لگ دسی سو  
 اوس تھیں چھکے تدرہ نول تسال میں تورات  
 یار الی نول فرما وندا جہڑی نال  
 اوس تھیں بعد تورات پھر نال کر خدا  
 اور تہری بات وے نہیں سالوں انہا  
 در تک مگر اسال نول نول یقین ذاکر  
 دیکھیں سال سکوں سے من نول فی الحال  
 تہیں خدا دی ذات نول دیکھئے سدا مگر



کرو میری بات تے تیں تمام یقین  
 رہا بنی خدا سب دلبر حذر دور نگا  
 تال پھر جلی اونہاں تے بھیجی رب غفار  
 ستر ال وچوں یک نہ زندہ رہیا مول  
 کیتی عرض جناب وحیہ یا خالق و یاب  
 بقیہ میرے نال اوہ کر کے اونہاں گواہ  
 جے نہیں مہر نال یہ واس پھر نہ جان  
 کہیں کدہ ہرے اونہاں مول آیوں مار سکا  
 کر توں زندہ انساں مول یارب جل جلال  
 ہوئی بنی کلیم وی عرض دعا منظور  
 وہ دن روزمہ پھر رکھیا بالقطبہ  
 چالی روز کلیم توں ہونے جدول تمام  
 باجمہ و سیلے و گیا دے قادر ذوالجلال  
 شنی کلام خدا سب دلبر حذر وار  
 اوہ لذت عشق و حیا اوٹھا شوق لقا  
 نال محبت رب توں کردا عرض سوال  
 دیکھو مال تیری طرف میں نظر کمال پاک وار  
 سن ایہ بات فرشتیاں کیا موسیٰ توں  
 ہو کے بشیر خدا سب دلبر توں دیدار  
 جکویہ ذات خدا سب دلبر نہ سکا کو  
 اس تھیں بعد جناب تھیں ہو یا یہ فرمان  
 دہ تھا طرف زمین وی موسیٰ جال اکوار  
 دھمی تخت ہر ایک ساری مخلوقات  
 کر کے حمد خدا سب دلبر ہو یا عرض گزار  
 وہمہ اپنا دیدار توں میں شوق کمال

دے باجھوں ننا ایہو سا وین  
 ایہو نہاں کلیم وی بات نہ منی کار  
 سمجھناں توں ووساڑ کے کئی اجانک مار  
 حضرت موسیٰ ویکہ کے ہوتے بہت ملول  
 میں و سچ اپنی قوم توں ویساں کیا جواب  
 آئے لیں کتاب یہ نال مہر کے ہمراہ  
 کہیں مہر کے اوپر اوہ سارے راگمان  
 آندی سے تورت تھانے ولول بنا  
 تال جو پھر یہ گھڑنوں جاؤں میر نیاں  
 زندہ اوہ سے وقت اوہ کیتے رب غفور  
 جیوں کہ حکم جناب تھیں کیتا رب رحیم  
 جا اوپر کوہ طور دے تہی پھر کلام  
 شہر باہاں کیتیاں حضرت موسیٰ نال  
 لذت بنی کلیم توں آئی باجمہ شمار  
 دل وچہ شوق دیدار و غالب ہوا آ  
 یارب توں بخش توں اپنا پاک جمال  
 سرکت انہی آگھدا مار و نہر دیدار  
 اے بے علمان دے ایہ کی آکھیں توں  
 ایسی طاقت کسید توں نہیں اس دربار  
 اے موسیٰ یہ طمع توں لی نے تھیں مھو  
 اے موسیٰ توں زمین ول کر اکر حیاں  
 آئے نظر زمین دے جتنے سببہ اسرار  
 ویکہ تعجب ہونا بنی علیہ الصلوٰۃ  
 یارب تیری خلق وانا میں انت شمار  
 تال پھر حکم جناب تھیں کیتا جل جلال



دیکھ طرف آسمان دی اپنا دل پر جا  
کل پیدائش فلک دی نگارنگانے سر  
دیکھ تمام اسرار وہ موسیٰ نبی کلیم  
یار رب تیری خلق ہے مجھ اویں لکھ کر و طر  
دیکھ اپنا دیدار توں جس دی تنوں جاہ  
اس شخص بعد آسمان تھیں طغیوں خالق  
کھیر گھٹ کلیم نوں لکے اوہ دران  
آکھن لکے اوسنوں سن اے ابن نسا

نال پھرنی کلیم نے وٹھا نظر اڑھھا  
ہوئی غرض فحش تک سہ قدرت لہار  
کردا عرض سوال پھیرا لکے لب خیم  
ایس پرینوں وسدی منزل نہیں کچھ لوڑ  
اے نبی آکھ وادھوئے وجہ ورفاہ  
ستر سرار فرشتے آکھ پیٹ نکال  
مرث اسنوں دیدار و اجائے تھیں وصال  
چاہندا ایں توں دیکھنا پاک جمال خدا

یا ابن المساء و الخیض اقطع بحیث مودہ رب العزت و العزیز

جان نیشن مال دے پیٹ تھیں ہو کے پیدوار  
خدا یہ سخن فرشتہ نال اسانخت پورا  
ساعت پھیر پھیر جال و تنوں یا جوں  
پھیر فرشتے ہو رب بچے ستر سرار  
اے طور کلیم نوں اوہ بھی پھیرا یار  
سکر نبی کلیم کچھ برکت جاوے جالی  
ست واری یہ نبی نے کیتی طرطن پکار  
سنے وار فرشتہ نال کیتا ابوس شہر  
ایس حضرت کشتی تھی جسکے تونے تھالی  
اورنگ ستر سرار پھیر فرشتہ پورن جوان  
بھٹھیں عاصی سب نے لکے وادھوئے کلیم  
حضرت موسیٰ اوٹھال وکھرتی جائن نگاہ  
میرے وانگوں آکھ کسے آکھ سرار  
یار کے کوئی مور تھی باجوہ تھیں قبول  
حکم ہو یا درگاہ تھیں سن اے ابن نران  
تدھر جاتا تھیں لوچ پھیرے جیسا نکا

رب جبار و طلب کرس دیدار  
حضرت موسیٰ خوف تھیں وکے بدھ کب  
اے نبی اے نبی بول وادھوئے کیتا پیٹوں  
شیراں وانگوں اوٹھان دی کل ورا و تھار  
اور لفظ پورکار کے ہر خدر سے ورا  
اوسے وٹھوں جوتھ جان کرا پھیراں  
یار خالق اپنا و پھیرنوں دیدار  
بہت ڈرایا اوسنوں کر کھنڈل پور  
نال ڈراو پال و سدا جادوں بہت نکال  
وٹھے اپنی تسک دے موسیٰ اوس نکال  
اے نبی اے نبی بول وادھوئے ستر سرار  
میرے آکھ اے نبی اے نبی ستر سرار  
کردا عرض سوال پھیرا لکے لب خیم  
میرے وانگوں تھیں جوتھ قسرت قبول  
میرے قرب حضور تھیں شیا تھیں نشان  
تیرے پیچھے ستر میں پل وچہ دیال بنا



<p>ساعتِ بچپنِ عشق نے بکراوٹھایا کھیر سرتِ اسرتی نالکا مینوں دہمہ دیدار جیونکر شاہدِ حال ہے آیتِ وحیہ قرآن</p>	<p>سہی ایہ بات کلیمِ پھر بیٹھ گیا کچھ دیر وجہ درگاہِ خدائی کی لگا کر ان لو کار تالِ پھر خالقِ پاک نے کیتا ایہ فرمان</p>
<p>سَتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوَّىٰ شِرَافِي ۝</p>	<p>قَالَ لَيْتَ سِرَانِي وَلَكِنْ اُنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ</p>
<p>دنیا و جہتوں مجھوں دیکھ نہ سکیں مول کر کے نظر بہارِ مول پہلے توں ار ما تالِ پھر توں بھی تجھ واو یا کھیں فیدار تھیل نہ سکیا تالِ او ٹوٹے تو یا سب ریزہ ریزہ ہوئے کے اڈ گیا کوہِ طور اوس شخصیں بعد ویدار و پھر پڑیا جوش</p>	<p>بے حکم جناب تھیں ہو یا ایہ نزول جیکر تہنوں شوق سے غالب ہو یا ار جیکر مینوں دیکھ کے قائم رہیا بہار حالِ پھر طرف بہار و می جلوہ کیتا رب دشہ قدر دکھا لیا رب نے اپنا نور سخت ہوئے دیکھ کے دُکار ہو پھوش</p>

### مقولہ شاعر

<p>گیاں لافال مارے قہم نکر ن شریر سانوں سرورِ رب و احال سے دیدار واصل بن خدائیکے خیراں دین اگاس ہم کھن قرب حضور و اسانوں سدا قبول کہن مرید جو اساندا سرور و مقبول کر واو وہ شراب توں ایسا ساو مسر اسن و لہجہ بھٹالی ہوندا خامی نقار جو کچھ ہونہم تھیں آکھئے سہ ہوندا منظور مسن سن اوس بکواس توں کرے سہ لقمین سمجھیں اصلی بات توں کرے توں قیاس سنت لکھیں کلام بھی کیتی وحیہ تیار خود شمس طلب ویدار تھیں ہو یا لے رام یارب مینوں بخش توں اپنا پاک جنال</p>	<p>و بکھوج کل دوستو بہت فری میر و چہ چہ لال بٹھے کے اکھن اوہ تمکار پی پی بنگال اپنی رہی نہ ہوش حواس روزے لے گئے کار وے نیڑے جان نہ مول و جہ زناہ شرب وے رن سدا مشغول ظاہر ہوئے لٹا اوہ باطن ہوندا شیر بھٹے پیر تیاوندے جاترا سال زنا اوس منزل و جہ اسانوں ہوندا قرب حضور سورون کول مرید جو جال نے بیدین جیکر موئے عقل کچھ اونہاں مریدان پاس مروئے توں جلد رب دانہ ہو یا ویدار ماچھ فرستے جدوں اوس کیتی آپ کلام نکھنی والی رب توں کیتا عرض نہول</p>
--	--



لن سترانی او سنوں کیسا حکم خدا  
 ہوئے لوں جد حکم یہ کیا رب غفار  
 لال الہوت او نہا سنوں مدد کرے شیطان  
 تاہی بے فرمایاں کرے ہو منحہ وہ  
 جیکر ہو زرا او نہاں لوں رب اقرب علی  
 غیر شرع جو ہوئے کے پھیر دے تیر  
 خارج دین ایمان تھیں تے او شیطان  
 روز قیامت دور خستیں کے کھان بلند  
 چھوڑ پڑیں اس بات لوں کطول غلام

و نہا اندر نہ سنوں ہو نہا نہیں لغار  
 و سنوں کی پستی یان کوں ویدار  
 اپنی شکل دکھائے کے کردارے ایمان  
 یونست بھنگ خراب ہے من سدا غم  
 سرگند باہر شرح تھیں تیر نہ ہو  
 جانوں او سدا پیشوا تے شیطان تیر  
 سمجھے تھی جواو سنوں سوچی بے ایمان  
 کھوٹیاں وانگوں سنگسار لیسے پیرید  
 تھی واپس پیر جواو سدا میں غلام

### روح بہ قصہ

جال پھر یون سنہا لیا حضرت نبی کلیم  
 یارب تو سجان میں یاک تیری ہے ذات  
 سیکرقت جناب تھیں جلدی رب جلیل  
 لے آو تھول جانے کے تھی ستر نرا  
 تاں پھر جبرائیل نے نال تباہی جسا  
 قدرت والی فکرم لوں حکم و تاج سان  
 لکھی اور او نہا تے سورت یک تزار  
 ہر ایک زینت او سدی اتنی لکھی جسا  
 اندر سر آیتے وہ سو جان و عید  
 لکھی مدح محمدی رب نے وجہ تورات  
 چار نزار فرشتیاں اوہ تورت اوٹھا  
 و کھا جلد تورت وجہ حضرت نبی کلیم  
 کیتی سرفش جناب تیر ہوئے نبی خدا  
 ہو یا حکم جناب تھیں طرہوں رب روف

تو بہ کردار وئے کے کے رب رحیم  
 میں تو بہ اسما تھیں تیرہ تورات  
 بھیجیا طرف بہشت دی حضرت جبرائیل  
 ہوئے خاص زمر وول زینت باجھتا  
 ستر نزارال کھتیاں حاضر تیریاں ار  
 لکھ تورت میں نہاں تیرے جو میرا فرمان  
 یہ سورت و تہا اتناں اسے قدرت تار  
 جگنی سورت بقیم لکھی وجہ تزار  
 وہ سو و عدا لکھا قدرت رب تبار  
 عالمال دی تشریف تھی جوئی نہ کھڑا  
 اگے نبی کلیم وے ولی آن لکھا  
 عالمال دی تشریف ہے لکھی رب رحیم  
 یارب کس دی سورت تیروں ایک علام  
 امت نبی محمد وول ہوں یہ موصوف



بہتر تیری امتوں اس دمی اُمت کل  
کیتی تیر من کلیم نے یارب پاک خدا

موسیٰ رہبر جنہاں دا حضرت ختم رسول  
اندر میکے وقت دے غیراں کریں عطا

الوقت و قتی و العطاء و العکری

ایہہ نال میرا وقت سی لینے دا انعام  
میری اُمت وچہ اوہ کرکوں یا رحمان  
حکم ہو یا درگاہ تھیں بن اے نبی کلیم  
تیرا شان قییم ہے اوسدا شان حبیب  
جد تک اوسدا ہے اونوں نے نہ ایمان  
نہ کر حکم جنات تھیں موسیٰ بن عمران  
اس تھیں بعد کلیم پھر لے تورت کتاب  
نالے نہ شخص اوسد تھیں چہرے نال  
اگے جیو تھیں قوم دا دھچکا اگر حال

کیا باعث جوہر لے کیتا تھہ اکرام  
جیندی تھہ تورت وچہ کسی صفت بیان  
تیرے اوسدے شان وچہ میگا فیر قی  
تیرے نالوں اسانوں ہے اوہ بہت قرب  
تد تک وچہ میری تینوں نے نقشان  
اوپر ختم المرسلین لے آیا البیان  
رخصت ہو کوہ طور تھیں آیا مہتاب  
آئے اوہ بھی مصر وچہ سارے سو حال  
سنوں بدو تھیں تھیں اوہ بھی احوال

## احوال گو سالہ پرستی قوم موسیٰ علیہ السلام

جسدن طرف کوہ طور دی گیا کلیم خدا  
پچھیں اوس تھیں موسیٰ خلقت تے فنا  
وچہ اوہاں لے سامری آہاک سنیا کہ  
وختے وانگوں اوسدی اہی شکل تمام  
گائیں وانگوں بولدہ جسم کرے آواز  
غرق کرن فرعون نون جس دن جبرائیل  
تھیں قدیم کماوندی گھوڑی اوہ مابار  
دیکر اُمت سامری کیتا دلوں قیاس  
سوسے وی اندا دلوں بھیجا پاک الہ  
کر کے دلوں قیاس ایہ سامری مریح لاک  
رکھی اپنے کول اوس مٹی اوہ چھپا

چھوڑ گیا ہارون نون اپنا جابجا  
کوئی نہ سند اوس دا و غلط کلام بیان  
سوئے دایک اوسنے کست ثابت تیار  
اوس وچے نول پوجے لوک خواص عوام  
لوں اندرا اوسنے ہیکاسی ایہہ راز  
گھوڑی اوپر سوار ہو آیا اوپر نیل  
تازہ گماہ اوس جگہ تھیں نون اپنا راز  
شاہد جبرائیل ایہہ چاہے ہو سواس  
ناہیں اسدے کھونچ تھیں سدا موبہ لگا  
اوس گھوڑی دے کھونچ تھیں تھوڑی کچھا  
کے دیہارے بس تھیں جا دلوں بنا



حال موسیٰ کو وہ طور تے لیں گیا تورات  
 لو کال تائیں آکھدا ونہ نہ دن گئے و لا  
 سنے نہ گامی دوسریاں مویا اور کوہ طور  
 ایہ گل سن کے لوگ نہ بہت تھوئے نہ گھوم  
 تال پھر چوب چوب سامری چھاپک بند  
 اوس مٹی کے زور کھنیں رہی قدرت تال  
 اسوچہ حکمت رہی اسی ایہ پچھال  
 کپڑا اوپر توجہ دے رکھدا صدق یقین  
 اسے حکمت واسطے و تار ب پولا  
 حال اوہ وچھا سامری کیتا سب تیار  
 حے موسیٰ دے کرن وجہ شک تسالوں کا  
 اوس کو لوں ال مروی کر لو آتھد بقی  
 لو کال تائیں گھیر کے آندا اوس نے لان  
 گائیں وانگوں بول دا اوہ وچھا مرو  
 موسیٰ دے تالے تساندے سی ایہ خدا  
 قصہ کو تاہ سب نے آند اولوں یقین  
 کر کہ خط ہارون بھی رہیا پیسہ سوار  
 حال پھر آیا مصر وچ موسیٰ لے تورات  
 بارال منوں رہے اندر مصر تہا  
 وچہ عبادت رہی جا موسیٰ کے مشعل  
 حضرت موسیٰ او تہا ندا وچھا حال جول  
 خٹکا میری جگہ آوں ہولوں حالت میں  
 غصے ہوئے اوس کے برے کرے وال  
 ویرا اٹھری جائسہ نہ سو آید تھار  
 اپنی طرفوں بہت میں کیتا و خط بیان

ونہ دن کھول سامری تھوئے کیتی ربات  
 من تاک موتی اپنی خبر نہ بچی کا  
 مینوں و سدھی خبر سہ تی رب غفور  
 م تھن حالت او نہاندی کوں کرال معلوم  
 اوہ مٹی اوس کر کھنہ وچہ وئی یا  
 گائیں انگ آواز اوہ کرن لگائی الحال  
 ویکھال اچھے کون من ہوند اپنے دن  
 کپڑا اوس سنوں ویکھ کے ہوا ہا بیان  
 نہیں تال کرک نہ بولدا ہا جھول حکم خدا  
 لو کال تائیں گئے کے لگا کھن مسکار  
 آوا و سداریں لوال تسال وکھا  
 تال پھر میری بات بھی جالوں خن خیتی  
 کٹھ وکھا یوں و تہا سنوں چپا بیان  
 سن کر کھیا او نہال نے ایہ نہر نہر  
 میر موسیٰ بھل کے اوتول گیا سدا  
 یوخن لگے و سنوں چھڑ موسیٰ دا وین  
 اوس وچھا او نہال لے پکڑا زور زور  
 وکھئے اگر قوم دے بہت برے حالات  
 او نہال بھی کرہ قاف لے کیتا و نہر  
 باقی موسیٰ قوم سب شرک تے بھول  
 سد بھالی ہارون تھوں کھنڈا کھنڈے تال  
 تیری وچہ موجودگی خلیق ہولی سید  
 تال حضرت ہارون نے کہیا تیری تال  
 پکڑ نہ میرے والی توں میں یہ دون کا  
 اوس زور زور دایہ موسیٰ تا فرال



سرگز میری بات نہ کہتی انہاں قبول  
جو کچھ کہتا سامری کرے اوہ منظور  
اوسے ساری قوم لوں کیستائے گمراہ  
اچھ گل بن ماروں لوں موسے دتا چھوڑ  
کیوں تدم میری قوم وچہ پایا شور و فساد  
لین گیا تو ریت میں اوپر طور پہ سار  
وچھا رب بنائیکے رسیوں یوحنا دالوں  
سن کر اوں سامری کیستہا حال بیان  
میںوں اپنے جیونے دتی ایہہ صلاح  
قہقہہ کوتاہ سامری دسیا جدا حوال  
یار میں اس بات وچہ بہت ہو یا حیران  
مھاوے اے ایہ سامری تمہیں کیا بتا  
ایہ کوئی تیری طرف تھیں اے ازماش سب  
حسنوں چا میں آپ توں گرویوں گمراہ  
گوہاں میرا یاریں دورست مددگار  
حکم ہو یا دور گاہ تمہیں حضرت موسیٰ لوں  
میسے کے ہاتھوں غیر لوں چاہا تہہ رکھوالی  
تا میں تیری قوم سب ہوئی بے فرمان  
سن کر حکم جناب تھیں موسے نبی خدا  
بمشاک میں گفتیں ہو گیا بہار ایہ قصور  
حکم ہو یا منظور ہے تیرا عرض سوال  
رسن نہ دیوہ مصر وچہ کوئی بے ایمان  
جیکر شہروں نکلتا کرن نہ اوہ قبول  
ہاک دویہ لوں کرن اوہ آپس چہ قتلام  
مسکر حکم خدا نیک موسیٰ نبی کلیم

بڈھا میںوں جان کے خوف نہ کرے موکل  
اوسے وچھا سارے پایا سبہ فتور  
اوسے بت یوحنا کے کہتی خلق تباہ  
سامری لوں پھر سد کے کہتے لعن کروڑ  
وچھا بت یوحنا کے دین کہتا بر باد  
پچھے میرے خلق لوں دتا تدم و گھاڑ  
خدی مری مری نالی اریکتا کم زبون  
کیستہا جوں تیار سی وچھا اوس شیطان  
وچھا یک بنائے کے لوگ کراں گمراہ  
حضرت موسے رب لوں کردا عرض سطل  
اس وچھے یحان لوں دتی کس زبان  
کیا قدرت سی و سنوں پسند آپ بلا  
توہاں میرا مرد مالک میں یارب  
حسنوں چا میں مالکا بخش سدھاراہ  
بخت ش میرے حال تے کرے بخشہار  
کیوں سوئی ماروں لوں امت اپنی لوں  
اور توکل رب وی آیا نہ خیال  
جیکر میںوں سویدوں نہ منہا القضان  
تا نب ہو کا لکھدار تا بخش خطا  
میں توں میرے صا حاک تو بہ منظور  
ایسراہیلی قوم لوں شہرن دیو نکال  
جنہاں وچھا یوحنا موسے بے فرمان  
قتل کراؤ بندہ لوں ہاک نہ چھوڑ و موکل  
ایہو سنلے سبوی جو کفار پستام  
اندراہینی قوم وے کہتی ایہہ کلیم



حد تک ہو وہ نفسیں نہ آپس میں مقتول  
 ایک سنگ تو مرنے نہ کھینچتا انکا یہ  
 تلوواراں تنگیاں پاک و وجہ دل حصار  
 چوہ پتھراں و چہ آئے کے شور مویا بریا  
 ستر فرار ہو گئے کافر اور قتل عام  
 تو یہ گنتی اونہاں نے پیش ہی دے آ  
 اس تختیں بعد کلم نے تختیاں اور تورات  
 حکم کھتا یہ تختیاں ربذی پاک کلام  
 پھر نقشیں سب اسٹول بدی ایہ کتاب  
 سنگرا گول آکھڑے دو کم ہون مہول  
 جیکر ڈال کتاب لول گھول ہاں گناہ  
 موتے نے فرمایا و وہی کرو ضرور  
 تال پھر جبریل نے حکمیں نال خدا  
 بنیو و انگول مہر نے دتا آ کر تان  
 جاتا دل و چہ سب نے چاہے قریشاں  
 دے کے ساری خلقی جاں بہت ہوئی حیران  
 پر صو کتاب تو ریت لول ٹالے کرو گشتل  
 ایہ گل سنگ بعضیاں آندا صاف یقین  
 بعضیاں بالیے خوف ہے ہو ہول کھینچا قہر  
 حال خلقت اکی طہر تھیں ہوئی مسلمان  
 جہاں دل ہے جاں قتل کھینچا دین قبول  
 صرف جہاں اقرار سی کھینچا نال زبان  
 حضرت موسیٰ اور ہنوں کھینچا یاس بلا  
 مویا رب دی طرف تھیں موسیٰ لول فرمان  
 گناہ غلامی تبسم و اجلا ہی گنج کرا

تدر تک نہ گزرتا ندی توبہ نہیں قبول  
 آپس و پوچھ لڑن لول ہوئے سب تیار  
 آپس اندر سب نے دلی تیغ چلا  
 کمرے لحاظ نہ کسے واکوئی بھین بھرا  
 بائی جھڑے رہ گئے بے آئے اسلام  
 کھتا ہی سوال پھر بخشی رب حلا  
 رکھیاں آگے اونہاں دے نبی علیہ الصلوٰۃ  
 لکھے اور اونہاں دے اللہ دے احکام  
 نالے کر پوچھ ل بھی پاوا جبر تو اب  
 پاک کمریشک و ہاں تھیں کسراں سہول  
 جیکر کھینچا نال پڑھاے و شہوار  
 ایہ اور نہاں دو ہانوں کھینچا نہ منظور  
 آندا اور اونہاں دے پاک بہاڑا و کھا  
 خلقت ساری دیکھ کے لگی نشست گمان  
 آبا اور دگ کے ساؤمی سج او کھان  
 حضرت موسیٰ اور ہنوں کھینچا نہ فرمان  
 تال ایہ رب دے حکم تھیں آفت جاسی گل  
 ولول زبانون ہو گئے ہنوں صلاوت دین  
 ایہ واناگ منا فقاں لول رہے انکار  
 مویا اور سب اراوہ دلی رب انان  
 وجہ سادت رب دی ہوئے اوہ نشستول  
 پوچھنے کے پھر اوہ وچھاے المیاں  
 قسم خدا دی کھینچا وچھا ویاں جلا  
 جیونکر بن مسعود تھیں راوی کرے بیان  
 وچھاے اوپر کمرے کے دیہو اک لگا



سٹاؤنا وجہ نیل دے ٹوٹے کر کے چھپ  
جا کر وچھا اونٹانہ کیستہ ساڑ سٹوہ  
جاو ریائے نیل وجہ کینارو سٹراک  
خستہ وچھا روٹیا آئے اوں مکان  
بھڑ بھڑ بھانڈے اوں سے رکھن بھڑس لیا  
اوں سے ویلے اوں سارا ہوندا بدن سیاہ  
اسے طور پیدا وہ موئے سبہ ملاک  
دور دور اوں شہر بھڑس سندا اوہ ٹھہر  
جے اوہ ملے کسے لوں چڑے وٹا ننوں پ  
بندہ مستھے اوں کوئی نہ لگا سور  
حضرت موئے اوں نانوں کتا افسان  
عمل کرو سبہ اوں سینے قائم رکھو دین  
مردن ناں سبہ اوں تے عمل کرن دن رات  
جیون نہ سو یا غرق اوہ بیقرمان مجال

نقل ہوئی تورات جہاں کہیا بنی کلیم  
 رکھو اپنے گھر والے وجہ اسنوں زمینت نال  
 جیکر دولت مال شجرہ ہوندا اس کے گھر  
 و دولت باجموں کس طرح زمینت کرال  
 مویسے نول آکھ دیا محبوب الہ  
 سے اوہ پیدا ہوندا و دریا نئے نسل  
 تانے نول اوی گھاہ قصص سنو کر سی لب  
 سے ایہ ہمتوں کہیا جتنی رب کریم  
 مویسے نے جبریل تعقیب عیلاں نہی کہہ نہت

لوگو کو ایسی کتاب دی بہت کرو نقطہ  
لوگو کا کہیا یا نہی ساڈے کوں نہ مال  
کرے حق کتاب تے اسنیں بیتی ری زور  
نال پھر جبرائیل نوں گھلارے باب  
وچھے نوں تدمو ساڈیا تے جہڑا گھاہ  
اوتھنوں جلد منگا توں کہیا جبرائیل  
جے تیل تے پاوسیں چاندی ہوئی بہت  
رکھو اس کتاب نوں سارے کر نقطہ  
خدمت وچہ منگا وندا جلدی قلم و اوت



یو شمع تے قارون ول کیتا خط تحریر  
 مے دریا تے نیل و چہ قسم فلاںی گھاس  
 سہی حضرت کالوت ایہ خاوند میرم جان  
 یو شمع نیت کالوت واسے سی قارون بلند  
 تا بعد از کلیم مے ورنوں صاحب دین  
 سنوں حقیقت دوستوں ول چہ کو قیاس  
 پڑھیا مطلب یا بہا حال ہو یا معلوم  
 نال تجھم اوس گھاس دارم کیتا حال  
 معلوم ہو یا اوسنوں مے یہ کیمیا غاس  
 سونار مے بنا وند اسردم لسل نہار  
 باکی ہو گیا بنی گھاس اوہ کا قریب ذات  
 کروا سی توریٹ تے پہلوں گل کسم  
 اتنی دولت ہوئی وافر اوسدے ماس  
 کل خزانے اوسدے اتنے آے جان  
 بچھے راوی آکھدے سٹہ شتر و امبار  
 دویا مے دے وزن و خچہ آری اک کفیل  
 شتر خزانہ کھولدے پاک پاک بنی نال  
 بھر یا نال غور مے ہو یا جلد ول امیر  
 کرنا گل توریٹ تے اوس مے ناچھوڑ  
 پاک وں بنی کلیم لول کیتا حکم شہر  
 و لوے صدقہ مال و اجیروں میرا فرمان  
 جا کر اوسنوں آکھاس سنوں میری بات  
 غافل ہو توریٹ ناچھوڑ نہ میرا دین  
 سنی بنے زور دا اہم و نسا و مال  
 نہیں نال اگی و ولسوں جا سیں خرچ

بھی حضرت کالوت ول لکھی ایک تقریر  
 جلدی اوہ منگوئے کے بھجی میرے پاس  
 مہر مے وی جو بھین سی وی کرے بیان  
 تے قارون کلیم مے حاجے دا فرزند  
 یو شمع بعد کلیم مے ہو یا تخت نشین  
 خدا وہ خط کلیم واکیا اوہا مے ماس  
 آکا اوہ قارون کچھ واقف معلوم تجھم  
 مے ایہ کس کم آوند اندا و لول خیال  
 اوس وقت تھاپا وں و وند شگایا گھاس  
 ایہ کوہ و چہ سٹہ کے رے کرید کار  
 نہتیں نال اگی اوسنوں بنا وادی تورا  
 سکھئی جہا کیمیا جھوڑ و نا اسلحہ  
 جوں روانیت و دستوری بنی اس ماس  
 کتھیاں غرت جنہا ندیاں چا نیچے کھجورن  
 آبا ستر اوٹھ دا و چہ توریٹ شمار  
 اندی دولت آن کے کیتا جہا بلید  
 گنیوں خزانے و سیدے کر کے آپ خیال  
 منکر ہو یا وں مے دیر خراج لیا تحریر  
 کوئی دین اسلام دی رہی نہ سرگز گور  
 جا کے لول قارون لول و لول کلام  
 سن مہر مے قارون ول میرا نرت لول  
 تہنوں رب فرما تہا وے لول مال کرکے  
 دولت واکر شتر نہ ثابت رکھ لیک بن  
 سرگز سول نہ جاوسی دولت تہرے نال  
 و چہ اند میری قبر وے جا کر سنیں معلوم



کڈھ زکوٰۃ اس مال دی کر کے جلد حساب  
جانبہ الویس قطعہ رک کر کے ایہ خصال  
باغی ہو کر قطعے وچہ کیساں تدوین پناہ  
آکھ دیو قارون نول جا کر اتنی بات  
کئے تمام مال نول جتنے بن ہزار  
جب کہ حق خدایت اہول نہ کریں ادا  
سنکر حکم خدایت حضرت موسیٰ تھیر  
سنکر اگول آکھدا حضرت موسیٰ نول  
کہیا بنی کلیم نے سن کر اوسدی بات  
جتنیاں کیسیں اگل تھیں وصال بیتناں نال  
ایہ گل سن کر بنی نول کہندا اوہ بد ذات  
اتنا کہہ کر بنی نول اوٹھ گیا کھر وک  
وہیساں تہہ تسلو شرفی تہینوں میں العام  
مجلس وچ کلیم نول جا کے کہ بدنام  
عورت سی بدکار اوہ سن لی اوس گل  
جتنے ہتی کلیم سی کردا و غلط بیان  
ہے سی اس کے و غلط وچ شروع ایہ مذکور  
سن اگول قارون نے کہیا مجلس وچ  
نال بیگانیاں عورتاں کرنا آپ زناہ  
ثابت تیرے اور جھوٹے ایہو خط  
حضرت نے فرمایا ہے میں کراں حرام  
کہیا تہ قارون نے کیستا تہ زناہ  
سد عورت نول آکھدا وں تمامی حال  
عورت تہا میں نبی و معلم ہو ما شان  
میرے نال قارون نے کیستا ایہ اقرار

سنکر حکم قارون ایہ نہٹا اوٹھ شتاب  
جگ گری حلالی کے موسیٰ میرے نال  
بچھرموٹے نول حکم کہتا پاک الہ  
دیئے نہراو بیمار تھیں نہک دینا زکوٰۃ  
اونٹنے کسے غریب نول و دیو دیار  
موسیٰ اوپر تہہ نازل تھیر خدا  
جا کہیا قارون نول مول نہ کیتی ویر  
میرے مال زکوٰۃ و اضا میں نال نول  
مے ایہ حکم خدایت گڈھ شتاب زکوٰۃ  
بھئی جنت دنیاں نعمتاں دلیسی جل حلال  
سالوں ایہ منظور نہ سرگز تیری بات  
مک عورت نول سد کے ایہ سکھلا نال  
نالے رپور کیرے مفت کراں کرام  
کہتا میرے نال ہے اس نے فعل حرام  
آندیا وہ قارون نے حضرت موسیٰ نول  
لے آیا قارون اوہ عورت اوس مکان  
بچھرموٹے زناہ تھیں چھوڑ و مستی و مخور  
کینوں تہہ آکے خلق نول ناحق کیستا سچ  
لوکاں تہا میں آکھناے ایہ بڑا گناہ  
تال بھیر تہے واسطے کھڑی ہوگ سنرا  
واجب تیرے واسطے کہ دستا قتل  
لے آیا نال نال میں عورت ایہ گواہ  
موسے جو کچھ فعل ہے کہتا تیرے نال  
مجلس اندر اوس نے کہتا ایہ بیان  
موسے نول جے کریں نول مجلس وچ مخور



و سیال و دوسو اشرافی تینوں میں انعام  
 ابیر تینوں قسم کے چھوٹے تیر لکھاں ل  
 عورت ابیر لگی لکھ کے اوکھو لکھی سوار  
 تار میرے حال ہی تینوں خیر تمام  
 تیرے تھیں سر جاک ٹول کھیار بختار  
 حکم تیرا تھیں نال آداب زمین  
 کہند اچھر قارون ٹول ہوئی نیک صفات  
 سنیاں جہ قارون نے مویا اٹھروں  
 بکشت تباہی اسنوں حکمے نال غفار  
 نکل تھی قارون ٹول گھٹیل تیک زمین  
 کرن لگا قارون پھر روزار یو کار  
 غفے ہو پھر زمین ٹول کیتا نبی خطاب  
 بارال سینے زمین چہ ہسا گوٹھاں تیک  
 اے موسیٰ ٹول زمین ٹول کراتنا فرمان  
 حضرت موسیٰ زمین ٹول کیتا تریگی وار  
 و صفی تابی پھر اوہ دھسے کل قلعون  
 لہج میرے نال و تینوں مویا آن  
 مال خرا تہ و یکہ کے میرے ہوں خصال  
 ابیر گل شکر نبی ٹول پیا جوتں کساں  
 بکشت تباہی ابیر ٹول ہوئے غرق لعین  
 اچوال ٹول جبرائیل نے حکمیں نال خدایا  
 کیتا حکم زمین ٹول ہوئے افسردار  
 دوست بکلی ایسے ہو جو کل مسکان  
 اوسید وقت زمین نے اندا حکم بجا  
 نگہ کیا زمین و چہ سب کچھ لے کے نال

نالے زیور قیمتی ہو پوٹھاں کاں عام  
 میرے نال زناہ نہ کیتا اس مقبول  
 سجدے و چہ کلیم نے کیتی زرار یو کار  
 مینوں اس قارون نے نفٹ کیتا بدنام  
 تیر می اسال زمین سب کیتی تالبدار  
 پاوے زرار زمین تھیں یہ قارون لعین  
 خفہ ٹال لاتی تیرا ہے لکھا وجہ تورات  
 حضرت موسیٰ زمین ٹول کیتا زرار  
 ہو رگسا می اوسدے جو پیتا جبار  
 ہو رگسا می اوسدے تالبدار لعین  
 حہ من جھٹال پھر ناکر سال الہی کار  
 چھوڑی نہیں پلید ٹول چکا کر بخراب  
 موسیٰ ٹول پھر اگھار اوہ مردود کو لک  
 چھوڑے جندل ساو وال ہوگ تیرا خال  
 کھینچ مٹھا ہل انسا ننوں نکلن نال مرار  
 مال پھر نبی کلیم ٹول کسن لگا قارون  
 تابی تینوں زمین و چہ لکول غرق کران  
 کر کے اسنوں غرق میں ولت لول کھمال  
 کیتا حکم زمین ٹول جلدی غصے نال  
 تالی پھر مویا وھیال تیک اوہ غصے پھر  
 سارا مال قارون دا اوٹھے رکھا آ  
 کر لے غرق قارون ٹول کن سورت گھربار  
 دنیا اوہرا سدا چھوڑ نہ کچھ نشان  
 دنا تے قارون می چیز نہ چھوڑی کا  
 گندی مجلس بہنوں لے گادی ہر حال



فخر تکریم رب نول سرگز نہ منظور  
حاجت نہ کچھ نہیں دی جائے سارا جگ  
سمجھاں والے کچھ سن تیری یہ تقریر

د گامسروے بھار اوہ جو ہوا مغرور  
اوچا نام سدا سنا پتی موہیں تیج اک  
ہن عامل مقتول دی کر حالت تحریر

## قصہ عیسیٰ مقتول

اسرا عیسیٰ قوم تھیں آناک جوان  
دولت مال بے اور کا آنا اوسدے ناپس  
اسی ہک لڑکا اوسک کھائی وافرند  
رات دے اوہ دل وچہ کر دا اٹھو مال  
اورک اکے کن اوسنے راتیں موقعہ یا  
لاش اوکھا اوسدی جلدی راتورات  
گزر گئی اوہ رات حال ہوئی فخریاں  
آکھے دو بچے روز واپس کہیں دھما مول  
سر پر پاسول دھونڈ کے کر دے پھر لاش  
پھرے اوس مکان دے رستے کن جو لوک  
چاچا میرا اٹھاں لے مار کیتا قتل عام  
یا موسیٰ توں عرض کر اللہ دے دربار  
جب کہ معلوم ہو گیا کیتا جس قتل عام  
ہنکا اوسدے دین تھیں آئے اوہ مجھوں  
اس تہمت ہچہ جڈوں اوہ گرو عاری کھاں  
اس تہمت تھیں اسانوں چکر لوں نکال  
حضرت موسیٰ آکھیا جو رب نول منظور  
حال پھر وقت دعا دا ہوا ان قریب  
یارب توں عیسیٰ دا قاتل کس ظہور  
کیتا حکم کلیم نول تال پھر رب جلیل

نام اوسدا عیسیٰ سارا وی کرے بیان  
اسیر بے اولاد سی دل وچہ لڑی قیاس  
اوہ چاہے دے مال دار سدا تھا مشمند  
مارٹانی بن سینوں ولت لوال سمہال  
چاہے تاشن جاسکے وقی تیخ دھما  
شہروں باہر جاسکے سٹ آنا بدوات  
پچھدا پھرے قریب تھیں و سدا تہ نشان  
دھونڈن کارن آدمی جھجے نہ رسول  
اورک باسر تھیں لدھی اوسدی لاش  
جھوٹھا وٹوئی وٹھاں لے مساوئے کھوک  
تال پھرشی کلیم نول کہندے لوک تمام  
ماریا جس عیسیٰ نول ہو جاوے اٹھار  
دین تیرے دی پیروی کرساں ایس گام  
جدم سرے آئی کرنا پیا قبول  
آقرار سی ہونے حضرت موسیٰ پاس  
سہ امکان لیا ورساں اس تھارے نال  
اس تھارے واسطے کرساں عرض ضرور  
کیتی عرض کلیم نے اگے رب عجیب  
چھن جوا کھیا آدمی پکڑے باجوہ قصور  
قدرت تھیں یں کراں گزندہ ایہ عیسیٰ



آپے اوہ تہا موسیٰ جسے کہتا خون  
 آکھ اوہا نمون جا نیلے گاں ہک کن حلال  
 حضرت موسیٰ اوہا نمون دیا حکم سنا  
 م کھن لکے گاں اوہ ہووے کپڑے رنگ  
 تھیا بنی کلیم نے حکم ہوا ایہ تال  
 نا پڑھی نا بکرا وہ ہووے تلخ جوان  
 نا کوئی او سنوں داغ ہووے کوئی ہو تھو  
 کھول سنا یا اوہا نمون حلیہ بنی تمام  
 کھنوں اسی شکل دئی لہجے سانوں گاں  
 اوے ویلے گیا حضرت جبرائیل  
 آکھن لگا اوہاں لوں فکر نہ کریو کار  
 اندرانہ پیاں جوے تھنوں فلان  
 جے ہے خواہش تسانوں جاہاں بیکول  
 چمراوے گاں واجتہنا سر تا پار  
 جیکر ہووے تسانوں قیمت ایہ منظر  
 ایہ کل لکھا اوہا نمون ٹرگا جبرائیل  
 سسی ہک بندہ رب دا عابد نیکو کار  
 گھر اوہاں ہک پت نی لا کا نیک نصیب  
 جنگل وچ اوہ گاں اوک جا کے دئی چھوڑ  
 یارب میری گاں ایہ رکھیں امن امان  
 کر رہا جدو جہنی حاضر ہوئی موت  
 چروسی رہی اجاڑ وچ کچھ مدت دود گاں  
 ہو یا جدوں جوان اوہ عابد حاضر زند  
 جن لے اوے لکڑیاں جنگل چوں جسا  
 جتنی قیمت اوں ہرے روز و ہول

ظاہر موسیٰ اوہا قاتل اوہ ہامون  
 مارن اوپر لاش وچے اوہا جہنم نکال  
 ذبح کرونگ گاں لوں کیتا امر خدا  
 پچھدے ساں لوں ب تھیں زور کج رنگ  
 گوہر سیکھ لے رنگ دئی ہووے سوسنی گاں  
 نا کھوہ جوی کسے نے نہ اوہ مان جان  
 رنگت اوہا دیکھ کے لوک ہوں سرور  
 سنرا گوں اکھدے ہوئے مشکل کام  
 جد تک ہووے خبر نہ ہووے مال کپڑی تھان  
 شکل وٹا انسان دئی بھیجا رب حلیل  
 گاں ہک قسم دی دیوال میں بٹرا  
 چا سنا ہے اوہ وچنی ایہو سگوس گاں  
 قیمت لگی میں اوہا دئی کہاں تسانوں ہول  
 مال روپیاں تسان تھیں لسی اوہ بھل  
 جاہو جلد خرید کے لو ذبح پھرور  
 اگوں سنوں پت تھیں گاں دئی تفصیل  
 اسرا سلی قوم تھیں صالح بزرگ وار  
 نا لے گاں لوں ہک موسیٰ قسم عجیب  
 سونپ خد اوہا ہک نو عرض کسے پھرور  
 دیوں میرے پت لوں ہوئی جڑل جوان  
 گھر قے اندر آئے کے ہوا تباہی موت  
 مال حفاظت رکھنے رکھی بے نقصان  
 خدمت اپنی مال دئی کردا خبر پسند  
 وٹھے آکے شہر وچ کسے باہر حساب  
 جتنے کن بناؤں اللہ دا مقبول



ایک حصہ اوہ مال نوں پندانت ہمیش  
 تریجا حصہ کھائے کے آپ کرے گڈران  
 مال دن او سنوں مال نے اکھ سنائی گل  
 او سوچ تیرے باب نے چھوڑی سی گھا  
 حالتوں اسے ربدے کریں سوال و دعا  
 خبیل سوچاں جانے کے کیتا جڈل سوال  
 سورج و انگوں چمکدا او سدا بدن صفا  
 مانی او سدھی ویکو کے کمندی او سنوں لول  
 اسیر طاقت مول نہ خمر چوں مال لاچار  
 و چین کارن جڈل اوہ آیا طرف بازار  
 بچھن لگا اوس تھیں دس گائیں وائل  
 کھپا فرشتے او سنوں کن لے دیک جو ان  
 و سدا عاقل و اسارا جو ند کور  
 اس گائیں دی او نہا ننوں طاقت سخت کمال  
 چمڑا بھر وینار توں قیمت وینس سنا  
 سن اچیر بات جو ان نے گال آنڈی پرتا  
 گال و سدھی اوہ دیکھے بہت موئے شا و آب  
 کھپا اوس جو ان نے جوئے اوسدی کسل  
 شے قیمت او نہاں نو گال لیاں دی کھول  
 چمڑا لاه کے او سدا مال وینار ان بھر  
 لاش کا عاقل دی موسیٰ بنی خدا  
 رکھی اوپر لاش وے جال اوہ چیمہ کلیم  
 مجلس اندر لول کے کھندا اوہ مقتول  
 غاصر کھتیجہ ظلم ایہ کیستہ ماسر کے مال  
 لالچ چیمہ فوج لول کیستہ اک قتل عام

دو جارت کے نام لے کھا جاون درویش  
 کرے عبادت ربدی ہونا نیک جو ان  
 و سچ فطانی جوہ و سچ مشعل موئے حل  
 تیرے کارن رب لول سوچ گیا اس نکال  
 اوہ امانت تدوینوں و سچ موئے خدا  
 حاضر ہوئی گال اوہ حکم خدا وے مال  
 پکڑ شتالی او سنے آنڈی گھر س بلا  
 جے ہوندی تو فوق تال لکھنے پتے کوک  
 ترس بنارن جانے کے و سچ و سیں بازار  
 آدم عقل فرشتہ بھیجا رب غفار  
 کھپا اوس جو ان نے جن وینار ان کل  
 اتنی قیمت مال توں مول و چین گال  
 حضرت موئے اوسی تیرے کول ضرور  
 ملیں قینوں و نہاں تھیں تہا سدا مال  
 آپے تینوں یگے سو کے خوشی رضا  
 اچر ننوں اوہ لوک بھی ملے دھو ویندا  
 بچھن لگے الیسی قیمت لول شتاب  
 نالی وینار ان بھر ہو ہو مکر می گل  
 کیتی فوج کیا لگے حضرت موئے کول  
 وئی قیمت اوسدی اوس مالک وے گھر  
 گائیں دی چیمہ کڈھ کے ویندا اوپر لکھا  
 زندہ ہوئی لاش اوہ قدرت رب رحم  
 مینوں گے غیر نے قتل نہ کیتا مول  
 تال جو سنوں مار کے ولت لول کھمال  
 ناحق ہوئی کسے لول کرو نہیں بدنام



اتنی بات سنائے کہ فوت ہوا پھر جب  
بدلے اوس عابیل دے موسیٰ بنی خدا  
مالی سبب جو اوس حضرت بنی کلیم  
اس تہین کچھ لوگ وہ ہوئے مسلمان  
دیکھنی دانتھو منی وحدت رب  
اس میں لگے خود اگہ نال حال

اس جیلے اوس تہینوں میں خلقت سب  
بکرا تہینا اوس ادا قتل کر  
وہ قتل ان عاجزان کیتا سب تقسیم  
اوپر بنی کلیم دے لے آئے المیہ ان  
ہیں نال کا ویرہت اوہ میں آگے سب  
اندر نقص الا نہا ہوں رہنے حوال

رفیق موسیٰ علیہ السلام بد پار شام و کمال گردن عروج بن کشتی را و  
اسپر شدن قوم آن ذات در میدان ایہ مدت چل سال

کمال دن بنی کلیم نون رب کیتا فرمان  
تہین کیتا سال نون ملک مہر شاہ  
کوچ کر و جب مہر تہین جاہ تمام ہمار  
سنبال جدل کلیم نے ربا اگہ فرمان  
جس قوم تہین تمام لے سارے تہینے آن  
بجھے طے کر تمام دی جا سونے طور  
وہ سارے کھڑے حال وچہ اوہ کافر تہین  
پہر تہین تہین تہین جان اوہ سب جوان  
نسی اوہ پتھر کشتی وادی کرے بہان  
بجھے اوسدی مال وانا وال خلق تہین  
وہ اقدار و تہین و کیتہ ورن انسان  
جدول زمانے کوچ دے آیا کسی طوفان  
سورج کرو پھر جدا ہوا وے قد  
گل سندرا و سنوں آون گشتاں تک  
پہتال نال سندروں چھپاں کھر نکال  
زن تہراں بری تہی اوپر تہین سال

وطن قدیمی تہنا ملک آلا کیتا  
من کیتا تہین اسان دی کیتا پاک الہ  
کو حکومت اپنی مار و قوم جب الہ  
لے کے انہی قوم نون ہوا تہرت روان  
کڑے حضرت قوم تہین بارال مرد جوان  
سالوں حالت ملک می آن و سونی الفور  
موسے روانہ تمام ول اوہ بارال حاسوس  
وہا اوہ سال تہین نون تہینا کیتا مکان  
نام ہندو رمال وادوست آدم جان  
آدم دی وہ وھی سی باب ہوا سبب ان  
سادے تہین تہینا کیتا تہینا  
بجھا قوم کفار تہینا تہینا کیتا  
تہین سو کڑو فان وچہ اوہ دب رکھاکہ  
چوٹی اوسدی ہوا وادی سورج نے نزدیک  
اوجی کر کے چھپا تہین سورج نال  
اوسدی تہینا کیتا وچہ کر تہینا



لے کر حضرت آدموں حضرت موسیٰ تک  
سنوں حقیقت تہر و چہ گئے جلدی جاسوس  
یا کرتے وہی بانہ و چہ آنندی عورت پائیں  
بینوں بکرن واسطے آئے ایہ جو ان  
عورت کندی انہا تنوں مرگمبول نہ مار  
عوج اونہا تنوں چھوڑیا سٹھے لیکر جان  
موسے کہیا قوم نول نا ایہ دسناں حال  
چوری اونہاں قوم نول کنتا حال بیان  
کنندے حضرت تمام ول تہیں جانے بول  
حضرت موسے آکھیا ساڈی فتح ہمیش  
اپنا حکم چلا و سال زیر کراں بلخون  
آٹھ ساری قوم نے دتا صاف جواب

اوپر اس جہان دے زندہ دیا کو لیک  
عوج اونہاں نول دیکھ سیکر لیا منھوس  
کدھ دکھا یوں سنوں دلوچہ کرس قیاس  
لکھاں جے وچہ تھہرے سٹھے ہی تر جان  
کر سن تیرے زور دے جا ملکیں اڈکار  
موسے آگے عوج چلا و سیا گل جہان !  
مات وہ دے کے تمام مل جان ساڈنیال  
سن کر ساری قوم دے کھل گئے اوسان  
کاہنوں زور دی جائیکے کرے موت قبول  
ساڈے نال کفار واز ورنہ جاندا پیش  
جیونڈا گے زمین وچہ نگہ کیا قارون  
جیونڈا خضر قرآن وچہ ولی رب وہ

قَالُوا يَمْوَسَّىٰ اِنْ فِيْهَا قُوَّةٌ جَبَّارِيْنَ وَاَنَّا لَنَدْخُلُهَا حَتّٰى يَخْرُجُوا مِنْهَا  
فَاِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا قَا نَا دَاخِلُوْنَ

یعنے کہیا قوم نے اے موسے سر وار  
داخل ہو وال اسیں نہ مرگرا و تھے جبار  
جیکر او تھیں نکل وہ جاؤں لوک تمام  
یوشع تے کالوت دواپے وچہ سردار  
موسیٰ قارون جان دونوں تھے سردا  
نہ کھن لگے قوم نول دونوں ایہ مقبول  
حملہ کر در واز یوں پورا وناں نے دھا  
کو تو کل رب دا چھوڑو عند فساد  
کر کر کو سٹس اونہا تنوں بیت پر کجھا  
موسے تائیں آکھدے سوکر بیت کلون  
ہے اوہ قوم مخالف صاحب زور کمال

رہندی ہے اس تہر و چہ و اوھی قوم جبار  
جد تک او تھوں نکل نہ جاوے قوم جفا  
نال پھر داخل اسیں جا موساں اندر شام  
اندر ساری قوم دے وڈے نیکو کار  
اونہا تنوں پیغمبری کستی رب عطا  
مار و قوم جبار نول کنڈ نہ کر لہو مول  
اور اونہا نیلے کسانوں دسی فتح خدا  
جیکر کسان تھیں ہرے چل کے کروہما و  
ایسر سرگہ قوم نے بات نہ منی کار  
جد تک او تھے زمین وہ اسیں جاؤں مول  
توں تے تیرا رب جاڑو اونہا نہ مرنال



فقہ کو تباہ قوم نے دتا جلدوں جواب  
حضرت موسیٰ و ہمال تھیں موسیٰ کے بہت تھا  
بارب میری قوم ایہ قابو رہی نہ تھول  
ہک بھائی ہارون سے میرا فرماں وار  
اڈلی کر گول ہمال تھے پارت کوئی سزا  
عکرم ہو یا وجہ شام دے کر نازل مقام  
پھر سن اندر جنگاں سرگردان ملول !  
نکھر حکم خباب تھیں ہوئے بنی خدا  
یونہی بھائی خنام وک ہوئے اٹھ روان  
موسے تھے ہارون جان چلے شام و یار  
فجروں لے کر تمام تک لیتی واہو واہ  
دراکھیا رات نول اندراک میدان  
کیا دیکھے وہ قوم سب قدرت نال خدا  
اوٹھ کرے پھر مہر دار رہا و تھول بھال  
سوئی جسام صبح پھر او تھی قوم تمام  
کر کر سوچاں دے وجہ بہت ہوئے جبران  
سارا دن وجہ جنگاں جنگ ہوئے خوار  
فجر ہوئی تال اوٹھ کے کیتا جلدوں میان  
کتنی بدت حال کچھ رہیا اونہا نئے نال  
کر کپینڈے جلدوں وہ پالت دو اسجھات  
آخر دل وجہ سب نول آئی ایہ و خیار  
حضرت پوش آکھ واپس بات ضرور  
کر لیا کے رب دے توبہ استغفار  
اندراک میدان دے ہو و سب مقیم  
اوسکے باجھول تسانوں رستہ لے نہ کو

اسیں نہ سرگز شام وجہ ہوئے وچ خراب  
اگے رب رحم دے کیتی برمی دعا  
سرگز مہر نال ایہ جان نہ کیسے سول  
دو جانی جان ہے مہور نہ کوئی یا رہ  
لے حکم آئے سنگ تھیں سانوں کرں جدا  
جانی برسال و نہا نول کیتا اسال تھرام  
نے فرماناں اوپر توں کرا فسوس نہ مولی  
لے کے نال ہارون نول ٹریا پکڑ بھسا  
بعد اونہاں تھیں قوم واپس سنوں بیان  
قوم تہامی مہر نول سوئی اوٹھ تیار  
کر کپینڈے سفر وچ ہوئے حال تباہ  
گذر گئی اوہ رات جال ہوئی بحر بیان  
جتنے ہوئے چھوڑا بیٹھے اوسے حاء  
رات پی تال پھر اوہ سستے خوشیا نال  
نظری آیا اونہا نول اوٹھ پھر مقام  
آخر رتے رولا وہ ہوئے پھر روان  
کھلے ماندے رات نول سستے وچہ او جاز  
نظری آیا اونہا نول اوٹھ پھر مکان  
خسرت تمام سفر و مسکار سے حال  
اوٹھ کر گئے کھسالا اوٹھ کال رات  
برمی دعا کلیم تھیں موسیٰ اسیں خوار  
تسال جو و مردے حکم وجہ کیتا اڈھو  
مت کے ایہ مقیم چاہئے رب غفار  
جلد تک مار نہ عوج نول اوٹھ بنی کلیم  
انہویں بھیج بھیج رات نول ہول ہلاک نہ



آخر اوس میدان وچہ پیٹھے دیرے مار  
 چھٹی کوہ میدان اوہ لہاں پھسی جان  
 چالی برس سال رہے وہ اندر اس میدان  
 چھوڑ دیو انہاں لوں اندر اسے حال  
 گریا جدم قوم تھیں موسیٰ بنی غفار  
 بدھما باہر شہر تھیں کر کے رب دی اس  
 شفقتے نال کلیم لوں کندرا وہ شیطاں  
 مارن آلوں مجھ لوں جاے نال دیسل  
 اچھ گل آکھ پیار پاک آندا و سسل وکھا  
 سٹن لگا بنی تے جال اوہ چک پیار  
 بکو عاھا مار یا و سنوں بنی کلیم  
 وہ کر قد کلیم دارا دی کرے بیہ ان  
 وہ گرا ورا وچھلیا موسیٰ بنی خدرا  
 موسیٰ ہوش ترین تے ڈگا و سے نال بڑ  
 لاش ڈکی جد عوج دی اندر اوس اوجاڑ  
 کسی مدت رہی اوہ اندر اوس میدان  
 بکو بدی لپشت دی آے ایڈ بلا ع  
 چالی برس سال بعد جال پوشع بنی امام  
 اوکھ بدی عوج دی پوشع نے منگوا  
 کتنی مدت نیل تے بنی رہی اوہ بیکل  
 حضرت موسیٰ عوج لوں ہویا مار روان  
 دھکا آکر قوم لوں مٹھی امن آسان  
 آکھن لگا اوہا منوں نال زبان یوکار  
 من تے چکر شام ول ماراں قوم جبار  
 تال پوہیا قوم نے ربدے مقبول

اگے زب رحیم نے کرے استغفار  
 غرض اٹھاں کوس سی تہیہ نام بھیاں  
 چھ لکھا ہا آدمی راوی کرے بیٹاں  
 منوے بنی کلیم دا اکھ سنا احوال  
 منزل منزل میل کے آیا شام و پار  
 خبر سنی جد عوج نے آیا موسیٰ پاس  
 کس راوے اوہ لوں پھول اس مکان  
 جہول اگے فرعون لوں دھوکہ وچھ تسل  
 حملہ کر کے زور تھیں آیا موسیٰ دان  
 حضرت موسیٰ و سنوں لیا تابی تار  
 و گامو نہ رہے بھار اوہ قدرت رب رحیم  
 وہ گزلیاں اوہا ندا عاھا موسیٰ جان  
 تال گئے تے عوج لوں عاھا لگا جا  
 اندر و سے ساعے ہویا موسیٰ حال  
 نظری آوے دور تھیں وانگ بلند ہمار  
 گل گیا او لوں ماس جال ہوئے بد عیاں  
 لکھیا جس دانہ وچہ قصص الانبیاء  
 ملک جباراں فتح کر آتیا برہر نظام  
 اوہ وریا نیل وے دی میل پتہ  
 لنگھ کر اوس تھیں آدمی آون جاون گل  
 جیتھے اوس دی قوم سی آیا اوس میدان  
 حضرت موسیٰ و نکھ کے بہت ہویا حیران  
 حکم رہے تھیں عوج لوں آیا ہاں پس مار  
 کلاں حکومت اپنی وورہ موون کفار  
 سانوں اس اوجاڑ تھیں سترے نہ مول



جان نہ مویا مہر ول موئے آتھائیں قید  
 اندر اس ادھار و دے گزے کتنے سال  
 سُنکر نبی کلیم نے بیش جناب خدا  
 موئے تائیں رب نے کیتا ایہ قہر مان  
 دُر کے اوپر جہاودے گئے نہ تیرینا ک  
 راوی کہند اھلک اوہی ایسی ویران  
 تنگ نہایت بھلے نے کتنی ساری قوم  
 سانوں داؤدھا ایسے کپٹا بھلے ہلاک  
 حقرت موئے رب لوں کیتا عرض سوال  
 موئی وچ جناب دے ایہ مقبول دعا  
 من یک نیوہ مخپ سی و مہیاں وچ چھان  
 جین جی پھر ہی او سینوں کھاوے قوم تمام  
 سندھوئی بھی پاک قسم دے چکھی ہے سن پار  
 دیگر وچلے سن اوہ قوم وچاے آ  
 رات پوے تال او نہاتوں پکڑن لوک فشا  
 کتنی لذت دے اوہ کھاندے او طعام  
 کہندے نبی کلیم لوں سایہ رب کھن تنگ  
 کیشی عرض کلیم نے تیرت موئی منظور  
 وہب دے ویلے او نہاتوں سایہ کسے ودام  
 پاک دن نبی کلیم لوں کروئے پھر سوال  
 کیتی عرض کلیم نے وچہ رب دی درگاہ  
 جااوس پھر اوپر توں عاصیا اپنا مار  
 اوں پھر لے ماریا عاصیا نبی کلیم  
 پانی ملیا قوم لوں بہت موئی مشکور  
 جدول او نہاندے کپڑے چلے لوں جہا

پھر رہے اس جگہ تے موئے نا افسرد  
 بھکھاں کھال کھال جالیاں خراج ہونا مال  
 خاطر اپنی قوم دے کیتی عرض و عمار  
 چالی برس سال قید ایہ رہیں اس میدان  
 حکم عدولی کرے جوابیو اس و حال  
 کھاوون دی کوئی چیز نہ تھئے وں مکان  
 پھر نبی لوں آکھدے حال بگڑے کچھ یوم  
 ٹے دے کھانا سانوں طہ نون خالق پاک  
 یارب کہنا بخش لوں قوم موئی جہاں  
 من سلوئی آسمان تھیں کھینچت خدا  
 رائے وانگ ترلے برے چہ میدان  
 بہت لذت و لذت انہیں کھپ طعام  
 فانگ کہو ترا و نہاند اگوشت لذت دار  
 ملے رہندے تمام تک قدرت مال خدا  
 کھان مال آرام دے کر کے خوب کہاب  
 آکھرا بیش وچ تھیں ہوئے بے آرام  
 گرمی سانوں حق کی بہت کرین ہی تک  
 بدل سائے واسطے بھیجا رب منظور  
 پانی باجموں پھر آٹرے لوک تمام  
 پانی سانوں لے دیو کو لوں سب لالہ  
 تال پھر نبی کلیم لوں کھیا پاک لالہ  
 جاری ہوئی اوں کیش پانی باجمو شمار  
 بارال پھر اوں تھیں کیتے رب رحم  
 دسیا ہوا اک تمام لوں قدرت رب منظور  
 نگول لالہ کے اک چہ لوں ال خشا



خوب سفیدی پکڑے میل ہوئے کل دور  
 لڑکا لڑکی اونٹنوں دایہ ہونا جو  
 جیوں جیوں وڑے موندے اوہ انہاں  
 تک دن عرض لاوندے اگے نئی خدا  
 اسکے بدے سو کچھ دیوے رب غفار  
 سا کہ موئے تے کھکھریاں بھی سرندی وال  
 غصے موئے قوم لوں کسپا جی غفور  
 اگے اپنی خواہشوں پایا کیا نقصان  
 جے اس جالی تساندی نہ موئے گذران  
 جے طاعت تسانوں چھوڑ دیکھو رہ جا  
 قہر کے چہ جائے کے ڈیرا کر و تمام  
 ایہ کل سنگری تھیں چپ کئے سب ہو  
 گذر گئے تریج سال جاں اندر اور میدان  
 اگے ذکروقات داکر سال چل اظہار  
 جتنی قوم کلیم دی آپسی اوس مقام  
 باقی جیہڑی اونہاں دی رہی چھوے اولاد  
 نیکے اوس میدان تھیں فضل خدا دیناں

نامہ دے نہ پائے قدرت رب غفور  
 کپڑے گلوچہ نووندے ننگا جتے نہ کو  
 وہ دے جاوے اونہاں کپڑے نالو نال  
 من سلوی جو اسانوں دتی رب غذا  
 اوہ تے جیہڑی زمین تھیں ہوئے میداوار  
 موئے کتب پیاز جو کھا وال موئے حال  
 اچھے تساوڑیاں خواہشیاں مول موئے دور  
 مرضیاں اپیاں پھیرن لکے تیس جتان  
 جاہو اس اجاڑ تھیں موری کسے مکان  
 ایسی وچا و چاروے کیوں بھاتھے موئے  
 جو کچھ او تھے منگسوئے تسانوں عام  
 پھیر فحاشاں مریہ چیز نہ منگی کو  
 موئے تے بارون نے چھوڑیا پھ جہان  
 پر موئے تے خضر نوں میل لوال ہک وار  
 اندر چالی سال مے ہوئی فوت تمام  
 چالی برس سال بعد اوہ کیتے رب آزاد  
 من موئے تے خضر واکھ سناوے حال

## ذکر ملاقات حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہ السلام

ہے ہی کم کلیم واکرنا و عظم مسد ام  
 تک دن اوس میدان وچہ کردا و غیبیاں  
 ویکھو فضیلت نبی نے کیتا فخر عیساں  
 سب تھیں بہتر مجھ نوں مسلم و تار حمان  
 یا دینوں تورت سے ساری نوک نہ بان  
 پر سوچی ایہ کل نہی وکی اندر پاک جناب

وئے اندر خلق دے جو رہے احکام  
 سر تے ابر سفید نے سایہ کیتا آن  
 دنیا اندر کون ہے جو میرا سم نشان  
 یسوں فضل سب تھیں کیتا وچہ جہان  
 ایڈی وڈی جسنوں چالی اوٹھ اوٹھان  
 غیرت پاروں سب نے کیتی جھڑک تباہ



اے موسیٰ ایسے بات توں سرگرموں آکھ  
 جابل حضرت خضر نوں کینا حکم خدا  
 کیستی ہر من کلیم لے وجہ رب کے دربار  
 حکم ہو یا جس جگہ تے ملن دو دریا رسا  
 مجمع البحرین سے اوسجا گہ و نام  
 حضرت موسیٰ رب کھنٹے پچھ نشان  
 کھاؤن کارن لے لی تھی تک بھنڈا  
 چلے چلے آگے اور اوس دریا  
 و منور ویاں اونساں تھیں دو کا قطرہ آب  
 تھیلی و چول پل کے بھج وری دریا  
 اوسجا کہ تھیں جدول کھج گئے اکسے چل  
 یوسخ تائیں آکھ دا پھلی جلد نکال رہ  
 سنکر موسیٰ آب واپس اوسے جا  
 ماری نبی کلیم نے وجہ ورنادے چھال  
 اگل قدرت رب دی وکھی وجہ دریا  
 اوس کنبند وجہ کھڑا سی خضر علیہ السلام  
 فارغ جدول نماز تھیں ہوا اوہ مقبول  
 چھپا بعد سلام دے موسیٰ تھیں احوال  
 اپن حیت تک جابل قدرت نال خدا  
 چون بھرا اوس دریا کھنٹیا اونرا آب  
 اے موسیٰ اجو کلیم ہے منوں تینوں سب  
 اینوں کے اوہ علم سب اے علم خدا  
 رہ جاتا میں سب تھیں جانا علم و دھمک  
 تک منوں کنبند نوں ونا علم خدا  
 خضر کیا ہے باطنی علم جو پائیا میں

بند سے میرے تھیں چنگ چکرے لاکھ  
 علم نصیحت اوسنوں کیا کیا موسیٰ عطا  
 کتھوں ملی خضر اوہ منوں رب غفار  
 او تھیں تینوں ملے گا اوہ مقبول خدا  
 جا کے مل توں اوسنوں اندر اوس مقام  
 یوشع تائیں نال لے ہوا ترے تان  
 حضرت یوشع حبیب النبی تھیں اندر پار  
 کیستی و منور ساز کے دو مال نمازا وار  
 مچھلی تائیں ہونچیا زندہ موسیٰ کتاب  
 ایسے نبی کلیم نوں سرگز خیرہ کا  
 آئی پاؤ کلیم نوں مچھلی عالی گل  
 تال اوس نبی کلیم نوں دیسا سا حال  
 اوہ مچھلی تار مال ایندی وجہ دریا  
 تال جو پھلی پکڑ کے جلدی لوں نکال  
 پانی اوپر کھڑا تک کنبند اوسے جا  
 شاعری وجہ نماز دے اندر اوس مقام  
 کہیا سلام کلیم نے کیستا اوس قبول  
 تال پھیر نبی کلیم نے کھول سنایا حال  
 اوہ دا اوہ دا اسبا اور اوس دریا  
 حضرت خضر کلیم نوں رکھا کنبند کتاب  
 مور کس ام جہان نوں جو کنبند شیار  
 چون بھرا کھنٹیا جھول قطرہ دریا  
 توں لے میں کی جانے اے نر و تک  
 موسیٰ کہیا اپنا منوں علم سکھایا  
 جے و کھلا وال تھیں توں سرگز تائیں



موسےؑ کہیا ہے کہ میں چاہیہاں رب رحمان  
 کہیا حضرت خضرؑ نے بہتر موسےؑ انوں  
 بھائیوں کے عقل و ہوش جانے اور قصور  
 آخر دونوں رہے کر پختہ اقرار  
 کشتی اور یہ کلیم نول خضرؑ میا جد چار  
 حضرت موسیٰؑ دیکھ کے کہتا جھٹ سول  
 خضرؑ کہیا میں کہیا سی صبر نہ کرنا میں  
 جاں بچھڑاؤ قبول حل کے گئے اگا ہاں یار  
 پھر موسیٰؑ نے آکھیا آیہ کی گیتی کار  
 کہیا سی میں نہیں تدرہ کرنا صبر قرار  
 دونوں و قبول رہے آباک گران  
 کہے نہ سرگزا و نہاں نول گھانا ہاں مول  
 پھر ویاں پھر ویاں او نہاں نول دھڑکی بکلا  
 لگ پسا آپے کندھ اوہ بہتر خضرؑ نہاں  
 حضرت موسیٰؑ دیکھ کے کہتا ترہجی وار  
 جیکر اجرت نال نول کر دوں ایسہ کام  
 خضرؑ کہیا اس کم و قبول نہیں شعور  
 منع کہتا میں بات حق قبول گیتی وار  
 سن قبول سر بات ارسال قبول سل  
 بہت بھاری سے آدمی کشتی اوہ چلان  
 ظالم سی ملک بادشاہ میا او نہاں نے پس  
 اس کارن میں او منوں و قتی بک یگانہ  
 دو جا او جس بال نول کہتا میں قتلام  
 جے اوہ وڈا ہو وندا پھر ودا کھر ضرور  
 باپیا نول بھی ڈوبلا ہو نلا آپ حور

صبر و ہوساں مول نہ تیرے فرمان  
 بھاویں جو کچھ کراں میں ریت کچھ نول  
 و خصل نہ دیوں مول نول جے سنگھان منظور  
 اول و دونوں جاہوئے کشتی تے اسور  
 تختہ بیٹ کے خضرؑ نے کشتی چھوڑی پار  
 بوڑن لنگول خلق نول یہ کی گنا خیال  
 حضرت موسےؑ آکھیا بھل گیا ہاں میں  
 اچن جیت ملک خضرؑ نے روکا پھڑیا مار  
 خضرؑ کہیا نول اپنا بھل گیوں اقرار  
 حضرت موسیٰؑ آکھیا معاف کرو یہ وار  
 لوکاں کو لوں او نہاں نے گھانا سنگھان  
 داخل ہوئے خضرؑ وچہ دونوں وہ مقبول  
 بہت پرانی کندھ اوہ و گئے اور تیار  
 خوب مرمت و سنول گھانا مال و میان  
 اجرت باجھوں پھر نول لگ ہوں کس کار  
 اوٹا پیسے خرچ کے لیندے کل طعام  
 تیکر میرے وچہ میں پیافراق ضرور  
 علم اسافا ویکھ کے جرناسے و شوار  
 کشتی پہلی وار جو کشتی میں نقصان  
 محنت کر کے او سمجھیں کتنے عاھر کھان  
 نہایت کشتی دیکھ کے زور می لیندہ کھس  
 بجل تک کے بادشاہ مول نہ موسیٰؑ آر  
 مائے لوسدے نیک سن او پر راہ اسلام  
 واقف کہتا مجھ نول پہلے رب غفور  
 اس حکمت دیو سنے میں اوہ چھوڑیا مار



بچن پائے اوس کے پاؤں نیک خزانہ  
 اوس کی نسلوں مومن سترہ نبی عیان  
 اوس کے مفت بہان چہ حکمت اہم کلیم  
 باب و نہاں و امر گیا بزرگ نیکو کار  
 دگ پونڈی وہ کنڈ مال ضائع جانداں  
 دوسے سو کراچی دولت میں سمہاں  
 تیرہ کیوں اپنے سے وجہ کیتا فخر کمال  
 پاد رکھیں پھر کدیں نہ ایسا کرے خیال  
 دو چار بن گئے نول نہ کوئی گریں نوال  
 دوڑن ہو نہ صحت مال موئے نول کچھا  
 آیا بھی کلیم پھر اندر اس مہمان  
 آمدن کے نبی وی کر دے استقبالی  
 جو کچھ سکھایا علم ہے کمال و نہاں حال  
 حضرت کیا علم اوہ سے بہت و تصور  
 چھوڑ دیا سراؤ گراہم نہ گڑھی بات

وی ہاں اوس کے مومن چہ لسی و نہاں خدا  
 تیرہ جا اوس میں یار دایں تھیں سبب بیان  
 مالک اوس پوار دے آئے دو قسم  
 اسی سبب اوس کنڈ سے دولت پانچ شمار  
 اسال بنایا اوس نول حکم خدا سے نال  
 باطن ساڈا علم یہ سمجھن بہت محال  
 ون پونے آدمی کیتے جیل جلال  
 مت کے کسے غرور و تقصیر وں پڑھ و بال  
 جیٹری مرن حضور تقصیر پڑھ و نہاں حال  
 مہتر خضر کلیم حقین زائب ہوئے گیا  
 جتنے اوس کی قوم سب بھی نہ گروان  
 چھین لگے آئے کے خضر سورہ احوال  
 اوہ بھی حضرت اسان نول سارا و پھر شمار  
 ماحقہ تھیں کسے نول ہوئے نہ انکار  
 وں چھین نول ہی نے پائی جوئی ذات

## ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

والہی سرک صفت دے واحد ذات خدا اوساے با قبول کسینوں پر گز نہیں بقا  
 ناکوئی سیا جگ تے نہ کوئی رے رام  
 سے برساتے چوئے آخر مونا فوت  
 سنوں تحقیقت و دستور وی کر بیان  
 تیرہ برس سال و چہ قوم ہے کیتا و نہاں کلام  
 موسیٰ نول فرماؤ نہاں حضرت جبرائیل  
 روز فلا نے اوس وقت و چہ فلائی جا  
 ایہہ گل منکب نبی نول و لو چہ رہی اوڑیک

آخر نبی نے موت واپس نا اکن جام  
 جو کچھ پائیں کھینا جو کچھ پائیں کھینا  
 ہوئے تے ہارون حال اندر وں بیان  
 ہک دن جبرائیل نے اٹھا ایہہ مقام  
 کھینا ایہہ مقام سے تیروں رب جل جلال  
 دنا تھیں ہارون نول تیاں اسال اٹھا  
 اوڑیک و عکہ جدول اوہ ایہہ مقام یک



لے کے نال ہارون لوں موسیٰ نبی خدا  
 ہے سی او سے باغ دارب کیتا فرمان  
 کیا اوہ سوہنا باغ سی زینت تھیں بھر پور  
 دُکھا جدر ہارون نے آیا بہت پسند  
 موسیٰ نے لوں فرما وند اریہ کیا جگہ عجیب  
 اتنی بات ہارون جاں کیتی نال بھرا  
 نال پیار ہارون دی قبض کیتی اس جاں  
 بعضے کہن زمین وچ لیتی تھیں سمیت  
 دیکھ حوالہ باغ تھیں موسیٰ ہو یا روان  
 کہند ا ج جہاں تھیں فوت ہو یا ہارون  
 ستر اگوں قوم نے نہ کیا اعتبار  
 حضرت موسیٰ آکھیا جانے پاک خدا  
 کہندے جے تہہ آپ نہ کیتا او سنو لوں  
 تاں پھر اگے رب تھیں بھیجی تھی فیروغا  
 ملک حضور می لاش لوں آگے کھن فتاب  
 سانوں کچھ اس لاش تھیں یہ نہ لگا مول  
 جد تک سانوں لاش نہ دے آپ پوکار  
 حضرت موسیٰ رب تھیں منگی پھر دعا  
 او سے وقت جو اپنا و سنو لوں رب غفور  
 بھیجی اللہ پاک نے مسیرے ویر موت  
 اتنی گل جاں کر رہیا ہوئی جند ہوا  
 دیکھ حوالہ قوم لوں کا یا تدول یقین  
 ہو یا فوت جہاں تھیں جاں حضرت ہارون  
 کرے خلیفہ اپنا او سنو لوں نبی حکیم  
 تین برس اس بات تھیں پھر عزرا میل

دور مکان ملک باغ وچ آئے دوہیں بھرا  
 تاں میں لے ہارون لوں آیا اوں ترکان  
 دھریا او سوچے تخت ہک قدرت رب غفور  
 او پر او سے تخت دے بیٹھا قدر بلند  
 پہنا چاہیے اس جگہ آئے نال نصیب  
 بھیجا ملک الموت لوں او سے وقت خدا  
 تخت سے پھر لاش اوہ اوڈھ پڑی اسماں  
 اگوں معلوم رب لوں کیونکر اٹھ بھیت  
 آگے اپنی قوم وچ کیتا حال بیان  
 گھٹ وچھوڑا کر گیا میر حال زیون  
 کہن لکے ہارون لوں آپ آلو لوں مار  
 میں نہیں سرگز ماٹیا اپنا ویر بھرا  
 چل وکھا اوہ اسانوں لاش تھیں ہارون  
 یارب لوں ہارون می لاش او نہاں کھلا  
 تاں پھر لوکاں دیکھ کے دتا ایہ جواب  
 کیونکر خاناں تہہ ایہ کیتا نہ مقتول  
 تہہ تک تیرے او پر نہ مول کراں اعتبار  
 ہک واری ہارون لوں یارب پھر حوا  
 بولیا میرے ویر و اسرگز نہیں قصور  
 ختم حیاتی ہو گئی تاں میں ہو یا فوت  
 ملک حضور می لے کر پھر اوہ لاش اوکھا  
 باقی حالت کسانوں سرخس کر مسکین  
 موسیٰ واپس بھانجاسی یوشع بن لون  
 موسیٰ واپس لوں او سدا آما خلق عظیم  
 آیا پاس کلیم فرے ملک الموت وکیل



پہنچن لگا اوس بخش موسیٰ بنی خدا  
 کرن زیارت مجھ دی آیلوں میری کول  
 تال پھر نبی کلیم نول کہیا ملک الموت  
 پچھیا میری جان نول گزشتیں کسری راہ  
 کہیا نبی کلیم نے اس ساڈے وا ت  
 شکر عزرائیل نے کہتا پھر بیان  
 تال پھر عزرائیل نول کہیا نبی غفور  
 تال پھر عزرائیل نے کہیا سقا نذر راہ  
 حضرت موسیٰ آکھیا شکر اسدی بات  
 شکر عزرائیل نے کہتا پھر بیان  
 تال پھر عزرائیل نول کہیا نبی غفور  
 شکر عزرائیل نے کہتا پھر ہفت سال  
 غصے نال کلیم نے دتا پھر جواب  
 رمذالے جناب چچ میرا ملک سوال  
 ایڈکل شکر ہو گیا واپس شکر اسل  
 یارب اگے نذر دے جاہت نہیں بیان  
 تال پھر نبی کلیم نول رب کہتا فرمان  
 مہنتی غرض تو کہنے یارب پاک خدا  
 امیر ملک سوال ہے میرا ونچہ حضور  
 او تھے جا کے تدمہ دی بولال حمد ثنا  
 ہو یا حکم جناب تھیں عارضی تیری منظور  
 گویا او پر کوہ طور وارہیا پاک تھا  
 یارب تیرے بعد جو ہے میری اولاد  
 سبک نہ رکھیں رزق تھیں یارب پاک غفور  
 وسین پناہ حرام تھیں کہا دن رزق خلل

کیونکر آیلوں دوستا بینوں حال سنا  
 یا میری جندیں نول وں حقیقت کہوں  
 آیا میں جندیں نول ہوس تو آج فوت  
 کہتا ہوں نہ رہے راہ تھیں تھیں نکلا  
 کہتی نال خدا بیدی پوری چھ لکھ ہات  
 الہیں سیراہ تسال وئی قبض کر لیاں  
 انہاں کہیں کوہ طور تو ٹھہار بدلتور  
 جان نکالال تساندی سن امی نبی آ لاہ  
 انہاں تھیں نال میں لکھی ہر تورات  
 پیراں دے راہ تساندی قبض کر لیاں جان  
 انہاں پیراں نال میں گیا او پر کوہ طور  
 جان نکالال تساندی حکم خدا ویناں  
 اچھے نہ ویندا جان میں جا کول کہتے تھیں  
 جد تک کراں نہ عرض اوہ تیری کیا مجال  
 کہتا حال بیان بہا کے رب جلیل  
 بینوں دوست تساندی لیں ویندا جان  
 رہنا جا میں جے توں او پر اس جہاں  
 یں راہی ہر امر نے تیری جیوں رہنا  
 چاند اسان کہے ایں جاواں پھر کوہ طور  
 دکھاں تیرے نور واکھیاں دار لقا  
 آ او پر کوہ طور دے دیکھ ساڈا نور  
 سہاؤ تھیا جناب وحی لگا کرن دُعا  
 تھیں کرم تھیں آپ توں ہر رکھیں شاد  
 کریں انہاں کے اندر نول گل کدورت دور  
 ہر ویں آپ فرستی توں امت میری نال



سکر عرض کلیم نول کیا رب غفار  
باریا اوپر زمین دے عاصا بنی خدا  
حکم ہوا میں تار نول عاصا اوپر آب  
اوستے تھول نکلیا پتھر یک سیاہ  
پتھر تے جال ماریا عاصا بنی کلیم  
کر دوا کر خدا نال زبان فصیح

اسی موسیٰ نول زمین دعا صا اپنا مار  
حاری ہو یا قدر نول اوس جانی تریا  
پانی اوپر ماریا عاصا بنی شتاب  
اوس تے عاصا مار نول کیتا حکم الاء  
کیرا اوس تھیں نکلیا قدرت رب رحیم  
مونہ وچہ ساوا کھاس تے پڑا یہ بیج

سبحان تواری و تسمع کلامی و تعرف مکاتی و ترزقنی فی قلب حجر

سبحان اللہ پاک ہے بار ب تیری ذات  
جانے میری جگہ نول نالے سنیں کلام  
کیرے ولول ویکھ کے موسیٰ بنی کلیم  
اے موسیٰ کس بات تھیں مول و لیلیں جا  
کیرے جو وچہ پتھر ال او بھئی تینوں یاد  
باقی امت تدرہ دی میری پیداوار  
راستی ہو کوہ طور تھیں موسے بن عمران  
رہتے اندراوسے دھڑے ست جوان  
حضرت موسیٰ ویکھ گیا انہا ندیوں  
م کہن لگے بنی نول کر کے ڈاڈھی غور  
نول بھی کر ادا و کجہ یاس بہت ثواب  
ہوئی قبر تیار حال موسیٰ نول فرمان  
داخل ہو کے ویکھ کھال پوری مرکہ نال  
دیکھن لگا لحد نول موسے وچہ دراز  
لبا میرے واسطے ہوندی رہیو گور  
سبب بہشتی قبر وچہ آندا ملک الموت  
وتا غسل فرشتیاں حکم رب رحیم  
پوہتا وچہ خوابے موسے عالی ذات

میں عاجز نا چیز نول دیکھیں نول دن رات  
روزی ہو سچا وندا پتھر وچہ مدام  
لگا کرن قیاس کجہ کیا رب رحیم  
میں رازق سرچیز نول رازق ویاں بہتیا  
تھکھی لے طعم تھیں کیوی تیری اولاد  
میں پیدا کیں اپنی دیوال کویں و سار  
واپس اپنی قوم دل ہو یا پھر روان  
چنے سن قبر نکال دے اوپر یک مکان  
پچھد کس دی قبرے مینوں و شوگل  
سے اک دوست ربا اسدی مریا یہ گور  
نال انہا ندرے لگ پیا موسیٰ بنی شتاب  
مالک سے اس گور و اتیرے جیسا جوان  
حضرت موسیٰ گور وچہ داخل ہو یا نال  
چنگی لگی جگہ اوہ کنت نال تیار  
اوسے ویلے رب نے دتا نور  
سنگیا جدول کلیم نے اوٹھ ہو یا فوت  
کفن پہنا اوس گور وچہ کیتا دفن کلیم  
و بڑھ سو برس سال عمر سی پانی جلدن فاک



و کھنڈتہ سراسرے لے لکھتی لکھندی ت  
تو تھی ملک دن جنگ تھیں کرنا کوڑھ ضرور

کہ تاک رہنا جنگ لے آخر مونا فوت  
کی ہو یا جے چار دن اہو لوں مشہور

ذکر خلاص فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام از میدان تہذیب و جنگ

کردن یوشع علیہ السلام با قوم جباران و غیرہ

بہرے دی من قوم داستان می حال  
پہرے چالی برس حال او تھے گئے و  
یوشع نون مقبری کشی رب عطا  
پس من تیری قوم دی بخش و فی تقصیر  
فتح ملے گی کسا انہوں کافر جاس مار  
اندر خسام و بار دے داخل ہوئے آن  
جو نہ مسلم ہو و نہ اکرے مار فشاہ  
بانی سر کفار دی گردن و بندے ٹوڑ  
نہورا گئے اک شہر سا ایلیا اوس و نام  
اوسیا گھبی ہو منال جا مار می تلوار  
فتح منال ہو منال دی رب حمان  
او تھے مے سی با و شہاہ بالی تا فرمان  
کردا آن مقابلہ لے کے فوج رحیم  
کافر مال مقابلا بلہ رہیا کتنے قوم  
پھر دوسے دن آئے کے کرد و جنگ تیار  
ایہ سلمان بہ کرے وجہ و اسل  
آئندہ تہذیب کسم ایہ ملک ان ہوسے جنگ

بہرے دی من قوم داستان می حال  
پہرے چالی برس حال او تھے گئے و  
یوشع نون پھر حکم کیستارت قدیر  
جا و شام و بار نون مار و قوم جبار  
یوشع لے گئے قوم نون موہارت روان  
ناری تیغ چلا دے قتل کران گمراہ  
جو ایمان لیا و نہ اوسنوں دیون چھوڑ  
فتح ہوئی اسلام دی اندر لے گئے شام  
اوس کرد و جہ بھی بہت سی رہندی قوم حیا  
بہتے کافر و دیال لے آئے ایسان  
اوسنوں بلخا شہر نون آئے مسلمان  
پہرے اوسنوں خبر حال آیا کوئی غنیم  
خوب و کھایاں ملا قتال کل یوشع و قیوم  
نت شکستال کھا و نہ اوجہ بالی کفار  
فوج تسمی اوسدی ہوئی بہت و اسل  
چھ ماہ پورے او نہا نہ اہو نہا رہیا جنگ

یاد دعا کردن شمع بن با عورتی یوشع علیہ السلام

زادہ عابد پار سا صابر سلمان

رہندی پاک آدمی اندر اوس مکان



پیشروہ با عورت و ابلعم اوس و انام  
جو کچھ کرے سوال اوہ وچہ جناب خدا  
سنے وزیران بادشاہ آما و سنے کول  
کرتوں مسیکر واسطے رب دے پیش دعا  
بلعم کہندائے وہ رب و خاص رسول  
مہلا کرتاں نفسیں بھی مود و مسلمان  
سنگر اگول آکھ و امانق شاہ لبین  
جے تول مسیکر واسطے رسیں نہیں دعا  
بلعم کہیا کہیں ناں مناں تیر می محل  
کہندا اوسنوں جائے اوہ بالی شیطان  
و یواں گا میں تدھتوں دولت رفہ نیاز  
کرے اسادے واسطے وچہ حضور سوال  
عورت جا کر اکھدی انے بلعم با عورت  
کرگول اوسدے واسطے ریدے پیش دعا  
عورت دی بھی بات زکیتی اوس منظور  
خدمت اندر آسبا بالی شاہ شریہ  
جمع کرو کچھ شہر تھیں عورتاں حضور کند  
نکرو وچہ غلیم و کچھ یونی انکسال  
جاوہ فضل حرام وچہ جاہوون مشغول  
اس جیلے تھیں تسال تول موسیٰ فتح نصیب  
اوسے ویلے پنجسہ عورتاں جلد منگا  
یوشع والی قوم وچہ کستیاں جلد روان  
غازی کسے نہ اوہنا تول کستی مول نگاہ  
بعض روایت اوہناں تھیں کیتا کی تہا  
ستر نیرال اومی مویا نال طاغون

اسم اعظم و اور و اوہ کردار سے مدام  
کر لیکہ منظور سی اوس دی رب دعا  
نال اوس دے آکھد ابلعم تول اوس تول  
یوشع کولوں اسانوں تول کسے فتح خدا  
برمی دعا اس واسطے نہیں کردا مول  
اوسر یوشع نبی دے لے آ و ایمان  
اسین نہ سرگز اوسد اگلی قبولال دین  
اسیویکے تدھتوں سولی یاں چڑھا  
تاں پھر بالی آسبا عورت اوسدی ول  
خاوند تیرا من و انہیں میرا فرمان  
میری خاطر اوسنوں تول جاگہ بگو اور  
رب اسادے سرل تھیں یوشع تول کمال  
کیوں بالی دی بات تول نہیں کرو منظور  
یوشع کولوں اوسنوں یوے فتح خدا  
آخر بالی شاہ تول ستر یا بلعم بعور  
تاں پھر بلعم با عورت و سنی ایہ تدبیر  
خوب سنگار و اوہناں تول حسن مود و خیر  
اوہ بدکاری کرکے اوہناں زنا ندیناں  
حملہ کرکے اوہناں تول ثرت کرو مقبول  
آلی بہت پسند ایہ بالی تول ترکیب  
گامنا گنا اوہناں تول خوب طرح پہنا  
ایسرتناں زناں تھیں دتی رب امان  
کل تجوزاں اوسدیاں کیتیاں رب تہا  
اوسے ویلے اوہناں نے بھی رب ویا  
ساعت اندر قوم دایمویا کمزبون



حضرت یوشع رب نول کیسا عرض سوال  
ہو یا حکم جناب تھیں شامت ہو نہ کار  
جدا تک کھوت مرو اوہ مہرون نہ مقبول  
سنگر حکم جناب تھیں یوشع بنی امام  
مارے گئے اوہ جداول پھر زانی مرو نساک  
اُس زناہومی شامتوں ایک ہو یا نقصان

یہ تاسا دمی قوم نول یہ کیسیا وبال  
تختہ فلانے لیسال تھیں کیسا فضل زناہ  
تاک ایک انیوں قوم تے رستی پھر نزول  
اوسے ویلے دو مال نول یکر لیتا قلام  
دور ہو یا طاعون اوہ کیسا فضل خدا  
کیوں نہ ہن طاعون تھیں جاک ہو ویران

### مقولہ مصنف

اکثر مرض طاعون وی ہوندی نال زناہ  
جسول جبول آن زناہ تے لو کال بانہو  
نہیں تال سحراریاں ہو یاں وجہ خبیان  
اجل وجہ جہانڈے ویکھو سر ہر جار  
کتنے شہر اجار کے کیتے اسس بریاد  
اگے جیکر ملک تے پوند اکدیں وبال  
اوہ بھی قت نہ آوندانہ ہوندا ہر تھاں  
اگے وجہ جہان وے پوندی کدیں وہاہ  
اگے کدیں بنجار بھی ہوندا ہر جسے تال  
تھوڑی بہتی مرض جے اگے ہوندی کوہ  
ہن ایسی اس مرض وی ہونی علیک سیک  
ہر سب شامت جگے تے ورتی کنوں نساہ  
ایسی نذر ہوگی خلقت بے خدان  
لایں وے حرام وچہ من سدا مقبول  
جیکر توبہ کے بھی کوئی نال زبان  
یا نہ ہندی کسے نول سرگز پچھلی نکل  
اسے کارن پچیر رب کردا تہ نزول

تختہ پاوے پیر یہ دینا سچ اوکھا  
تبول تبول مرض طاعون بھی آن ٹھایا تھو  
نہیں سی اسرا کدیں بھی منہا نام نشان  
لاکھال خلق طاعون نے کنتی مار فتار  
چاروں طرف جہان وجہ ہو یا شریع فسا  
وزے ورے آو می مرے صفے نال  
تھوڑا ناہ طاعون ہن خالی کوئی گراں  
من خالی طاعون تھیں سال نہ گذر کا  
گھر گھر من طاعون دا ہوا آن سو کال  
جھب جھب پھرایا سیکے خست جانہ ہی ہو  
مروڑھے اویرڈنگورڈی نہت سلام علیہ  
امہ پھر بھی کسوں ناریں تھرم حسہا  
سہ تھجہ اٹھیں دیکھدے پھر بھی خوف نہ کال  
دیکھ عذاب زناہ تھیں توبہ کرن تہ مبول  
گذر رنجے طاعون بال پھر اوہا کم جان  
کیا کچھ بد کے باب نے نہت کچھ لی  
مرت من نہت دیکھو کبرت کرن قبول



ایسے پھر بھی اونہا نمول آوے نہیں شعور  
نیک بندے طاغون وچہ جمہورون بیمار  
نہ کھنچ کر اسیں بھی ہونڈے نیکو کار  
ایسے پھر آسائے مول نہ ڈھکدا آ  
ظاہر کرن بہادری اپنی بے فرمان  
اسدے اندر ہونڈی حکمت پاک خدا  
تال جوہر کے انہال تھیں ہوئے کوئی قصور  
اسے حکمت واسطے خالق پاک حساب  
نالے جیہڑے رب سے بندے نیکو کار  
دنیا وچہ جے اونہا نمول جانے کچھ تکلیف  
کسے ہانے اونہا نمول سدھ وچہ حضور  
اکلی حکمت ربذی جانن ناہیں نمول  
بریاں لوں اسواسطے مہلت دیندار  
یا ایس کارن اونہا نمول پکڑے نہیں تساب  
جس لیے ہور میں وہ یورے بیفرمان  
ہک سے واری اونہا نمول ایسی ملے سرا  
ویکھواندر مشنوی عارف مروحہ خدا

جیوں جیوں بڈراوندیوں تہوں کر قصور  
فاسق فاجر ویکھ کے لٹ کرن تکرار  
سیالوں بھی طاغون ایہ کردار خواہ  
دورول سالوں ویکھ کے جاندا کنڈولا  
جانن نہ اسبات وچہ ساڈاے نقصان  
نیکال لوں رب سار تھیں لیند اچھب بلا  
اگلا عزت بھرم تھیں کر تھیں سبہ دور  
ونیا آلوں اونہا نمول لیند اسد تساب  
نال اونہا نمولے ربدا ہونڈا بہت بیمار  
رین نہ ویندا اونہا نمول تھور رب لطیف  
نال اندر می تھیں تھیں کر اونہا نمول دور  
لے سمجھی دی شامتوں طعن کرن جہول  
کڑے ہونڈا متال یہ توبہ کے سبب  
تال جو غیب کا یکے ہونڈا مور خراب  
آجاوے پھر اونہا نمول کریدا قیر طوفان  
جب بول فرعون پیدا وچا یا اچھ خدا  
حضرت رومی مثنوی سچ گئے فرما

تم مشو مغرور برحلم خدا  
ویر گیسر و سخت گیسر مر ترا

جنا چرکا پکڑی سخت کرے مقہور  
آیا اوسدا قہر جاں آکڑے سی بھن  
آیے لکھا ہووی پل کے اوس جہان  
اورک اک دن ہونا حاضر ہنس حضور

ویکھ سہا کے رب وے ناہووی مغرور  
کی مویا جے چارون تازہ کیستو من  
کڑے مویاں غافل کرنی دھم اس مکان  
جے سو برس سال کریں توں اچھو فر مغرور

چھوڑ دین صیقاں نا کر طول مقال  
یوشیح دالے جنگ دا آکھ سنا احوال



## رجوع بہ قصہ

سنوں حقیقت جدول وہ زانی نامنقول  
 دور ہوئی بہ مرض و مہویا امن آرام  
 پھر نہ دولے عورتاں لاکے ہار سنگار  
 آنکھیں امید ہو واپس آیاں سب  
 جے تول یوشع واسطے کریں نہ برمی دعا  
 عورت تھیں سن بات ایہ بلغم ہونا چار  
 یوشع دے حق جدول اوی کیتا بڑا خیال  
 حلقہ کے جدول وہ دوڑے بلغم ول  
 مٹھن لگا آنیکے عورتوں فی الحال  
 اوہ پھر رب واسطے مقبول خدا  
 عورت اگوں اکھدی جے نہ کریں سوال  
 ایہ لال سنکر پھر اوہ چلیا تجربے ول  
 بلغم تول وہ دوڑے گئے ڈنگ چدان  
 عورت پائیں جائیکے اکھن لگا پھر  
 حضرت یوشع بدلے مسئل مقبول  
 عورت اگوں اکھدی جے نہ کریں دعا  
 ایہی عورت اسدی صاحب حسن جمال  
 بنال کارن ہاریاں سو سو مکہ بنان  
 سنیاں جدول طلاق و بلغم اوکھیں نام  
 اوڑک اسدے پیار تھیں بلغم ہونا چار  
 عورت تائیں آکھ رانہ ہو بہت خفا  
 سی اک جاگہ اوپ ہی اندراؤں پہاڑ  
 جال اوہ شہر تل نگل کے چلیا خفت ہو  
 بلغم او سنوں مار کے ٹوڑے پیار ہر تول

حضرت یوشع پکڑ کے کھڈیا مقبول  
 کھڑے ہوئے پھر جنگ نے مٹون ایل اسلام  
 پھر نہ کوئی اونہاں وانبیاں خواستہ کار  
 پھر بلغم تول آنیکے عورت کہندی تھب  
 تا پھر بلغم تول پھوڑے تول طلاق پیار  
 تجربے دیوچہ جان تول ہو یا اوڑک تیار  
 تجربے دیوچہ جان تول ہو یا اوڑک تیار  
 در کے سٹھا تجربوں سخت ہو یا بیٹل  
 میں نہیں یوشع واسطے کر واپر سوال  
 میں نہیں اسدے واسطے کر واپر دعا  
 میں نہیں بہ گزولنا او کا تیرے عزال  
 اگوں کائے نا بلغم رب منہ دے تے حل  
 و مست کوائے اونہاں تھیں نہٹا می حیران  
 کر تول خوف خدا تیار نا مہیا یاد لیسر  
 جیہی دعا حق اسدے کرنی روانہ ہو ول  
 مینوں دیو طلاق تول مکر نہ سارنا  
 رکھدا بہت پیار سی بلغم اسدے میناں  
 دوڑے وانشمن ایہ دیوچہ لیتہ مال ران  
 کھا دن پیرن ہو گیا او سنوں مشکل حرام  
 گرا اک تھگاکے مہی یا عورت سوار  
 چلیا طرف پہاڑ دی یں سن کرن دعا  
 تھگے خبا کے خیل اوہ کر واپر او جبار  
 رستے اندر جائیکے گدھیا رسیا تھگے  
 ایہ پیر وہ پاک قدیم نہ چلیا او مقبول



کر کر تھیلے جدول وہ رہیا زور لگا کر  
 بلغم تائیں آکر نال زبان فصیح  
 کرن دعا پہاڑ تے سرگز جانہ مول  
 گدھے تھیں سن بات کہ بلغم بن باغور  
 اگور راہ وچہ اوسنوں ملیا پھر شیطان  
 اے بلغم کس واسطے کروا نہیں دعا  
 بلغم کہیا مچھو لول گدھے آتہ ندا موڑ  
 نالے تینوں جا پداے اے مندی کار  
 اید گل نیکے آکر شیطوں بد اخبام  
 معلوم ہوندا عقل تھیں ہے اے خیر شیطان  
 آکھے لگ شیطان دے ناتوں عقل گوار  
 جیکر بالقی تہاہ نول ہونی فتح نصیب  
 موسیٰ سارے ملک وچہ تیر احکم احکام  
 بھی تینوں مغیری کرسی رب عطا  
 جاں اے باتاں کتیاں اوں شیطان لعین  
 پیر سیاہ وچہ ل کے آیا طرف پہاڑ  
 پوہتا جدول پہاڑ تے لگا کرن دعا  
 حضرت یوشع قوم دا ڈھٹا جدا حوال  
 یارب سالوں فتحی آہی ولوچہ آس  
 اسے کارن دیواں گذر گئے چھ ماہ  
 اولٹا ساڈی قوم آکھا دن لگی خسار  
 حکم ہوا اک شخص ہے بلغم اوسدا نام  
 پر مٹھے اعظم اسم اوس کیتا عرض سوال  
 حضرت یوشع عرض پھر کیتی وچہ جناب  
 عمل جو اعظم اسم واسو دے اوں تھیں فور

اوڑک گدھا بولیا قدرت نال خدا  
 تینوں اگے جان چہ سے نقصان صریح  
 نہیں تال فوزخ جاوئیں سرین مچھو ل  
 واپس سوکے گھر انھوں چلیا یرت غرور  
 آکھن لگا اوسنوں بن صورت انسان  
 نیکی والے کم تھیں چلیوں مکھ بھنوار  
 کندا کرس وعانہ جیکر بدی لوڑ  
 تال میں تھال یرت کے چلیا مولا چار  
 گدھے تے بھی اسطرح کیتی کدیں کلام  
 جسنے چنگے کم تھیں تینوں آندرا ران  
 بیشک یوشع واسطے کر توں برسی دعا  
 تابع ہون تہا دے سبھ امر غریب  
 بالقی بھی خود موسیٰ تیرے پلس غلام  
 نالے عورت تہا دی رسی خوشی رضا  
 بلغم تائیں آگیا ول دے وچہ لقبین  
 گدھا مول نہ آیا چھوڑا وچہ او جاڑ  
 آئے وچہ شکست فے متون اہل صفا  
 روزا اگے زب دے سر سجدے وچہ وال  
 رل بل قوم کفار اسیں کراں گئے ناس  
 جبار آل دی قوم نول کرساں مار فساد  
 اچھ لی قدرت ہو گئی تیری یا عفا  
 اوسدے تائیں یاد ہے اعظم اسم کلام  
 ہونی فتح کفار دی اوسدی برکت نال  
 رہا اوسدا مرتبہ اوس تھیں کھس کتاب  
 سووے پھیر نہ اوسدی کوئی دعا منطوق



کیتا حکم جناب تھیں خالق پاک غفار  
 من فرمان خدا بند یوشع نبی خدا  
 او دھروں فوج کفار بھی آئی وچہ میدان  
 لگا رن و عایاں بلسم بن با غور  
 دوہیں دھرس مقابلہ رن وچہ ہو یا آر  
 وھدڑ چڑھی میدان وچہ آچکی تلووار  
 ڈر کے اندر قلعہ دے داخل ہوئے جار  
 داخل ہوئے قلعہ وچہ زور سی اہل اسلام  
 حضرت یوشع دے وچہ تختی تدوں وچار  
 کل بھٹتے وارور بے فاعل ہونا آر  
 انہوں سی کوریت وچہ ریدا حکم ترول  
 جیکر بھٹکے لڑن لڑن آئی قوم کھسار  
 کر کے موہہ اسمان ول یوشع کرے دعا  
 اُسے ولے رب نے کیتی عرض قبول  
 اتنے تائیں مومنناں پھیر دی تمشیر  
 کافر سارے پکڑ کے کیسے مار تباہ  
 فتح ہوئی اسلام دی اوپر قوم جبہ زار  
 مال غنیمت اونسا ندا سارا جمع کرا  
 اندر شخص الاشیاء لکھیا مور سپیان  
 قدرت رب دی اوسنوں اک نہ لگی مول  
 جیسے حکم کوریت وچہ جتنا ہووے مال  
 رو جاوے اوس مال نہیں چیکڑی چکر لگ  
 معلوم ہووے تدوں ایہ سارا ناں مال  
 جال اوہ مال اغمارہ شریا آتش مال  
 اسد لڑچول کے لئے رکھیا کچھ حساب

بلغم تیرے سامنے رسال اسیں خوار  
 کرے تیار ہی جنگ دی فوج تمام ہزار  
 روز آٹا جمعہ داراوی کرے بیہال  
 اس پر اوسدی مول نہ ہوئی دریا منظور  
 اللہ اکبر اکبر کے مومن یوشع و ہار  
 بھاج پئی کفار لڑن بھی قوم جبار  
 حضرت یوشع قلعہ لڑن وچہ تلووار  
 لڑ ویاں لڑ ویاں اونسا نول تیر ہوئی تمام  
 جیکر ہوئی فتح نہ انج اچو کے وار  
 ہٹتے دے دن اسانوں جنگ مول روا  
 ہٹتے دے دن جنگ تے مومن جان نہ مول  
 اسال نہ تیخ اٹھا دی سالوں پس مار  
 یا اللہ انج دو گھڑی ولوں دن دو کا  
 دو گھڑ مال رب مور بھی دن نہ لایا مول  
 قبضے اندر کر لیا تھر کتسا می گھس  
 برکت خانے سب اونسا لے کیسے ورا تباہ  
 بالیق تائیں رب نے کیتا بار خوار  
 ہووے حکم کوریت دے ورا سپہ جبار  
 مال غنیمت اونسا ندا لگے جہول جلال  
 حضرت یوشع ویکے ہو یا بہت مول  
 سارا جمع کیسے کے اک وچہ دیہا مال  
 باقی دا وہ مال بھی مول نہ ساڑے اک  
 اسد لڑچول کے لئے رکھیا کچھ حساب  
 حضرت یوشع ویکے کیتا ولوں خیال  
 تائیں مول اکب بھی اتر نہ کروں کا



لگا کر ن تلاش پھر یو شمع صاحب نے ور  
رکھا سی کچھ مال اس اپنے پاس لو کا  
مال غنیمت ورتنا ایسی اونہاں حرام  
اس شخص کچھ گذریا بلعم و اجو حال

نال ذریعہ قرعے نکل گیا مک چور  
یو شمع نے منگوئی گئے و تا منجھ خنر  
سانوں مال جلال ایہ کیتا رب تمام  
آکھ سناواں تسانوں ربہ می برکت نال

## باقی حال بلعم بن باعور

یو شمع تاپیں فتح جاں و فی ترب غفور  
کرے سلام آہنی نول کر کے اوب کمال  
یا حضرت میں تسان حق کیتی بری و عا  
یو شمع نے قمر تاپیں بھی و چہ حضور  
تاپیں تیری بزرگی و فی رب شہسار  
باب گل تینوں مور بھی دیواں اسیں سنا  
ماچھ اٹھانڈیے سور جو کرسیں عرض سول  
بلعم نول اس بات تھیں لگا ڈاڈا غم  
اے بد بخت نکارے میں نول ڈومی مکار  
پنہمیر وے تھی و چہ کیتا برا سوال  
دور کیتی سب بزرگی میری رب و دو و  
اسیو کل شکے آکھدی عورت بلعم نول  
اسدے بارے کچھ بھی پاس نہیں تو اب  
تن دعا میں میری نال کرسی رب قبول  
عورت نے پھر او سنوں کیا ہو مسرور  
کر نول میرے واسطے مک ضرور و عا  
کیا بلعم عورت نے ایہ گل سوگ محال  
روز قیامت کراں گانہ نال پیش خدا  
عورت نے پھر آکھیا او سنوں کر تاکید

پاس اونہاں ندیے آیا بلعم بن باعور  
اوس شخص کچھ روپے کر و عرض سول  
بخش میںوں نقیر اوہ یا مقبول خدا  
کیتی تیرے واسطے اک و عا ضرور  
میں بچہ تیرا مرتہ ناپیں پیش خدا  
باقی تیریاں حاجتاں موسن تن روا  
کرسی مول قبول نہ قادر حل جلال  
عورت تاپیں آسکے کھنڈا اوسے دم  
میںوں و چہ جہان نے کیتا تده خوار  
تیرے اکھنے لگ کے سب کچھ بیچا گال  
کر کر زید عبادتال انت ہو یا فرود  
تن سو برس سال بندگی کردار سیوں توں  
بلعم اگوں او سنوں وینا را یہ جواب  
ماچھ اونہاں تھیں سور نہ موسی کچھ قبول  
تن دعا میں تیریاں موسن جو منظور  
دو باقی ویاں دکھ نول اپنے کارن  
رکھاں اپنے واسطے تے اوہ سوال  
ماچھ میںوں نوے و دو رخ کنوں بجا  
میرے او پر تده دا ہوگ احسان مزید



میرے کارن سب نول کرتوں عرف سوال  
بلعم کہیا حسن دی نا ہو خواہ مشمتد  
بہر عورت تھیں مجھ کو جا پس کو خوش و  
آخر ہو لاچار اوس کیتی سرفش و عسا  
اوسے و بیٹے ہو گئی عورت پھیر جوان  
امیر بلعم بعور و امیر یا رو سیاہ  
وجہ فوہ القصران دے لکھیا ایہ بیان  
جینو کرو چہ قرآن دے دتی رب مثال

ملے جوانی مجھ نول ناے حسن جمال  
گئے پیر احسن بے سب کولوں دو چند  
امیر عورت اوسدی بات نہ منے کور  
یار پ میری نار نول کرتوں حسن عطا  
حسن عجب امیر اوسنوں بخش کستار حمان  
صورت اوسدی غنیمت تھیں تیری رب تباہ  
کئے وانگولوں اوسدی نیکی سب پر مان  
سکوں آیت لکھ کے تینوں مال و کمال

فَسَلِّ عَلَى الْكَلْبِ إِنَّ تَحْمِلَ عَلَيْهِ يَلْبَثُ أَوْ تَتْرَكَهُ يَلْبَثُ

لکھیا بہت مفسر ان آیت ایہ شریف  
یعنی تم پرمان دی گئے وانگ مت کال  
ایسوں بلعم بعور تے مویا قہر خدا  
پھرے نا نا ہو کدالمی جہہ نکال  
عورت اوسنوں دیکھ کے سخت ہوئی بزار  
وہاں رہیں کرے اوہ اوسے نال زناہ  
نجیرت دیو چہ آیکے رہنوں کرے سوال  
چہ پڑے موزنہ تھیں تندی کیتی اگے دعا  
کیتیاں وانگولوں اوسدی ہوئے شکل تمام  
اوسے ملے ہو گئی کیتی اوسدی نار  
ناے خلقت اوسنا نول آکھن لگی اسر  
سن بن باہاں خلق تھیں تناس ہوئی اولاد  
بابل تائیں آیکے کبندے سنگ و عا  
نالے لو کال اوسنوں کیستا لاچار  
آہی جہ پڑے حالو چہ پہلوں میری نار  
خالتی نول بداندیاں مول نہ لکھی دیر

بلعم دے وجہ حق ہے کھجی رب لطیف  
حکو کھوڑا و اسنوں ہوئے سر نہ حال  
کے وانگولوں و سنوں لگی مولوں وار  
بدل کئی روا اوسدی مویا مندا حال  
اوس نے و کھرا انار کھ لیا پاک یار  
سٹرا اوسنوں دیکھ کے بلعم رو سیاہ  
یار سب کرے دور نول اسدا حیل جمال  
اوسے منے تھیں آکھدا اسدی سکل و ٹا  
جینو نکریں تھیں نس کے اگی کرن حرام  
پتہ وہیاں دیکھ کے روون زار و زار  
دیکھو کیتی ہو گئی امیر تباہی ماہ  
دب و سہرے تھرم و چہ کون شہر باد  
صورت اصلی مانولوں بخشے پھیر خدا  
لگا کرن دعا کھو بلعم پیری وار  
اولوں کرے ہو نول یار پاک غفار  
ہو گئی پہلے حال کے عورت اوسدی پھیر



میں نے عرض کیا کہ یہ رسالہ ہوتا ہے اس مقبول  
 جیکر اس کے لیے ہونے بخت بجا  
 اس پر خالق پاک نول انیویں سی منظور  
 گھر و چہ دولت مال جسم ہووے باجہ شمار  
 وانگ سنگد رہنما ندامت وے نام مقسوم  
 کہ کر زہد عبادت مال بلعم تن سو سال  
 دنیا اندر ہو گئی صورت وانگول سنگ  
 جو کوئی رہدے حکم تھیں موسیٰ سرگردان  
 چھوڑ دینا و کر ایہ ناکر طول طویل  
 فتح ہوئی جاں نبی و ہی ویر قوم جبار  
 داخل ہووے شہر و چہ سجدہ شکر منا  
 اگے اس تھیں لے سن و چہ اجاڑ ویران  
 چالی رسال بعد جاں ہوئی فتح حصول  
 خطہ کئے شہر و چہ داخل ہو و جبار  
 یعنی خطہ آکھ گے داخل ہووے جبار  
 خطہ آکھن کنک نول سنتوں نیکی خصال  
 چالی رسال لے سن اندر جس میدان  
 پس اوہ لاج دے ڈاؤں جو اشمند  
 حکم الہی اونہاں جاں کردتا تبدیل  
 اوس و با تھیں آدمی ہوا ستر ہزار  
 بعض کہیں آسمان تھیں آتش بجی رب  
 لکھیا بہت نفسان راوی کرے بیان  
 حضرت موسیٰ آپ سی زندہ و چہ سنسار  
 پھول یوشع ملک لے قبضہ کتا جبار  
 اوس تھیں چھپے آسپا طرف کوستان

تھے جگہ کار تھی ہواں خرق فضول  
 لینے کارن اب تھیں بخشش منکر اجار  
 رحمت کو لول اوس نے رسا سی دور  
 جہ تک ہون نصیب نا جائے سب بیکار  
 حاکمے آب حیات تے رہ جاوے غم و م  
 کی بینہ مانیوں سب کچھ بیٹھا گال  
 روز قیامت روز حیل کھلی حکمیری اگ  
 ایہ حالت دیکھی رہا بے فرمان  
 باقی ماندہ آکھ توں یوشع و احوال  
 یوشع تامل حکم ایہ و تار غفار  
 نئے بخشش واسطے کو سوال و دعا  
 شہر و دن و انہیں سی حکم انہاں نول جان  
 شہر و دن دے واسطے ہوا حکم نزول  
 معنی سدرے کچھ توں رہا بخش خطا  
 بعضیاں خطہ آکھا دتا لفظ و ٹار  
 بخشش لے کنک و اکتا اونہاں سوال  
 سرگز کنک نہ کھان لول لدھی و سکان  
 تامل اونہاں کنک نول کتا بہت پسند  
 سخت و با اوس قوم تے بجی رب جلیل  
 تال پھر لول قوم لے گیتی استغفار  
 دیکھ غذاب خدا سدا تاب ہوئے سب  
 جس و طے ایہ واقعہ ہوا و چہ جہان  
 اوسے کیتی فتح ایہ حاکمے قوم جبار  
 قتل کتا کفار نول دے بت ادا  
 فتح کیتا پھر اونہاں ملک مائی ان



شہر عمارتوں و صنفوں دو آسے طرف تمام  
کر کے دین اسلام و اسکی وجہ زور  
حاکم جو اوس جنگ و بار و نفع اوس نام  
خدمت اندر آئیے ہو یا مسلمان  
او تقویٰ منہرب طرف پھر یوشع اہل  
پنج مہینہ بادشاہ کن لگے اوہ جنگ  
حال یوشع دنی فوج نے بھیجی مضمنا  
حضرت یوشع و ایسا اندر غار ہسار  
اندر بعض روایتاں یہ بھی ہے منقول  
حضرت یوشع ست برس جنگ کیتا و چھ  
اور ایسے لیاں ملک کیتے تقسیم  
لوکاں لوں سکھایا حکم احکام تورات  
عمر و نہاندی یک سوہورا و نہتر سال

او کھے بھی جاو سننے یانی فتح تمام  
اروی سلم ہارول قوم لیا نیا لور  
یوشع دمی جان او سنوں ہونے خبر تمام  
نالے اوسدی قوم پہلے آئی لیا لے  
جنگ شہر اس ملک سے آسے منہرب ول  
آخر یوشع او نہانوں کیتا اوڈا تنگ  
فیس کے غار ہسار وجہ بھیجی تمام  
پنج شاہ وہ پکڑ کے سوتی و تے چار  
اندر و سے غار و سے پھاس موچھول  
مارا کیتا بادشاہ یانی فتح تمام  
حاری کیتا ہر جنگ دین اسلام کلیم  
ناب کر کالوت لول یانی پھر وفات  
اگر کس کالوت و اکھ سنا فانی حال

## ذکر حضرت کالوت علیہ السلام

وجہ جامع تاریخ وے لکھیا ایہ بیان  
اوہ حضرت سمعون واسکا کسی فرزند  
یوشع بعد کالوت لول نرسل کیتا رب  
جیوں وصیت کر گیا مال یوشع نبی خدا  
جنہیں شہرں گیا مال یوشع پاک امام  
ملک سلم و ابادشاہ باریق جسدا نام  
پچھوں پچرا وہ ہو گیا دین کنوں مرتد  
خبر سنی کالوت نے ہو یا قرت روان  
نالے شہر اوی و سدرے خورشید وزیر  
ہوئے قتل جہاد وجہ کافر و کس برابر

سی حضرت کالوت و اباب یوقنا جان  
اوہ بٹا یعقوب و عالی نور کیتا  
رکھیا اوس توریت کے تمکدرا اند سب  
کل مہال او سے سر تے لیاں چار  
جا حضرت کالوت نے بھیجی فتح تمام  
یوشع وے جو وقت وجہ لے آیا اسلام  
کل رعیت اوسدی کافر ہوئی اسدا  
بارق تائیں جائے کیتا بند لول  
بارق نے تمام لول کیتا پکڑا سمیر  
باقی طرف ہسار و سے نس کے سروا



بارق نول کالوت لے کیتا جدول اسیر  
 سبھ کے ہتھوں اونگلیاں تیاں کٹ کام  
 ٹکڑے کر کے روٹیاں دیں اونہا ننوں ل  
 ایسے حالت سے اوہ سدا خوار خراب  
 فتح کیتا کالوت نے جاں اوہ ملک تمام  
 قوم جو اسر ایکیاں راوی کرے بیان  
 چالی برس او جاڑو چہ رکھے قید خداد  
 اس نقیصے تجھے مہر و چپاے اہل اسلام  
 اربیا و چہ مہر وے پتھر کالوت  
 اوسدے تاپیں اینا کر کے جانشین  
 بعد اوس نقیصے خرقل کھیر کیتا رب غلام

سنے وزیر ال و سنوں ایہ وئی تعزیر  
 عاجز ہوئے کھال تھیں سہاں نال طعام  
 کتیاں وانگ اوٹھان اوہ ٹکڑے مٹوال  
 بدلے اپنے کفر وے پاؤں نت عذاب  
 آکے اندر مہر وے کیتا پھر مقام  
 سوچ برساں نقیصے بعد پھر آئے مہر مکان  
 و نیم برساں و چہ شام وے کڑواں گئے و  
 کچھ مغرب ول جاڑے کچھ رے و چہ شام  
 نام یوشا ویشی و نہاں اسی پاک پت سیرت  
 فوت ہو ما کالوت پھر کیتا سرش برس  
 بے ذوالفضل قرآن و چہ آیا جہا نام

## ذکر حضرت خرقیل بن توری علیہ السلام

نقل کرے تفسیر نقیصے و چہ قصص الانبیاء  
 علیہ السلام و انکوں متحضرے اسنے بھی مشہور  
 بخشی جاں پتھر می او سنوں رب رحمان  
 شام و لایت کفر و مہو یا پھر فساد  
 نکرا اسر ایکیاں و تا صاف جواب  
 کرانکار جہاد نقیصے بیٹے جدول تدا  
 سخت مہرین طاعون دی بھیجی رب قہار  
 با سرشروں نکل کے سو کوہ آئے دور  
 انسی رب آواز یک بھیجی و ہشت ناک  
 لکن و چہ او جاڑوے مڑوے با جھ شمار  
 آخر مڑے سب اوہ یکجا دھیر لگا  
 وھپ لگی جہا و نہا ننوں سر گر ہو سوہ

شان و و آخر قیل نول و تا پاک خدا  
 نال و عاخر قیل دے جیوں اہل قبور  
 اندر اسر ایکیاں کر دا ایہہ فرمان  
 جیو نال کفار وے کرے نکل جہاد  
 انیں نہ سرگز جنگ کے مہو و چہ خراب  
 قہر انہوں شہر و چہ مہوئی شروع و بار  
 نکل گئے پھر شہر تھیں ڈر کے کئی نزار  
 او تھے ہی رب او نہا ننوں پھر کیتا مقہور  
 ہیبت اوسدی کھا نیکیے ہوئے سہ ملاک  
 و فن کرن نقیصے او نہا ننوں ان مہوئے لاچار  
 جاڑو فرے او نہا ننوں وئی کٹر بنار  
 ڈر کے ننھے موت تھیں کیتے رب فناہ



وجہ جامع تاریخ دے راوی کے بیان  
چار ہزاراں آدمی مویا وجہ شمار  
ہزار روایت و مہم تھیں آئی وجہ اخبار  
بسمہ وجہ اعتکاف دے سی حضرت خرقیل  
بہر آخر قیل نے سنی جدول اسے گل  
وٹھی حالت اونہا ندی وادھی حیرتناک  
خالی ہڈیاں دیکھ کے کہتی نبی دعا  
اوسے وٹھے رب لے زندہ کئے سب

حضرت ابن عباس تھیں کرے روایت جان  
بصری حسن بتا وندامویا اکھ ہزار  
مویا سی اوہ آدمی دیہال چار ہزار  
دن ستوں اعتکاف تھیں ابھیامز جمیل  
آیا اوس اوچار وجہ طرف اونہا ندی گل  
گوشت پوست بدن تھیں جگر مونا خال  
یارب خالق انہا ننوں قدرت نال جوا  
جیونکر وجہ قرآن دے آیت بھی رب

الکے تراخی الذین خرجوا من دیارہم وھم لوف حذر الموت فقال لھم اذکھ

موتوا لیم احیاھم آخ ترجمہ کیا نہیں دھتارہ ریا محرم طرف اونہاں لوکاندی جو نکلتے گھال  
آئینیاں تھیں تے آئے اوہ ہزاراں درموت دے رتھیں اس کیاد اسٹو اونہاں لے اللہ نے مر جا دوسرے پھر خونہاں

قصہ کوتاہ جدول اوہ دے رب حوا  
بھنے کئے آئے اپنے تھانوں مکان  
کدیں کدیں خرقیل دے مہوون تا بعدار  
آخرت بنائے کے پوجن لگے آ  
کرن روایت جدول اوہ آئے زندہ ہو  
بھی اولاد حوا اونہا ندی مہوے سداوار  
آخرت پرست خالی مہوئی قوم تو قیل  
سے سی بانلی شہر اک اندر شام دیار  
وٹھے کوئے سنہ وجہ بڑی اونہا ندی گور

زندہ ہو کے شہر وجہ داخل ہوئے آ  
آپوا نے گھر لوچہ و سن لگے آ  
کدیں اونہا ندی امر تھیں کجاوین انکار  
رفتہ رفتہ مسجد نے و تاوین کھلا نا  
پھر بھی اوہ اونہاں تھیں مہوئی والی بو  
اونہاں تھیں بھی اونہا ندی گندی بو مہروا  
بجرت کر کے مہر تھیں کوچ کتا خرقیل  
او تھم مہوے فوت اوہ مدت گچہ گزارا  
کتنی مدت نبی پھر کوئی نہ ہو یا ہور

قصہ حضرت الیاس علیہ السلام

سنوں تسالی الیاس واکہ سناواں حال  
کچر مدت خرقیل تھیں کچے کوئی رسول  
بھاوین صفا نصیحتاں عالم رہے سنا

جدول قصص الامم انکسار ہے احوال  
ہرگز مول نہ مویا خالق مہوئی مجھوول  
ایسر لوکاں جاہلاں لے پوئے نکار



اوسوئے جو شام وچھے سے سی شاد آباو  
 اوس بت دے وچھے ایسے وڈی بھاشطان  
 بت وچول شیطاں اوہ ویند اترت آوار  
 اس سہنبول سمجھ نے چھوڑ دتا اسلام  
 رکھیا نام اوس تبت لوکاں لعل پھچان  
 بعضے تم کھن رن یکسا آہی خوش رہنسا  
 تباں کھن بھی اوسدی آہی شکل و میک  
 لعل اوسے دانا مسی آہی بہت حسین  
 پوجا اوسے رن وسی لوکاں پکڑی آر  
 تباں پھر رب العالمین لائق حمد سیاس  
 سی اولاد ہارون کھن اچھو ریدام قبول

أَقْدَمُونَ بَعْلًا وَتَدْرُونَ أَحْسَنَ مَخَالِقَتَيْنِ ۝

کیا تپس کے لعل دے کر موزار لوکار  
جدول نصیحت خلق نول کیتی تہی الہ  
رکھیا اوس الیاس نول اپنے یاس وزیر  
کیسا پھیر الیاس لے رب نول عرض سوال  
اوسے ویلے رب نے کیتی عرض قبول  
چیز نہ کوئی حمد ہی روڈ اسکا ان  
لوک تمامی ان کے لگے کر ان قیاس  
جہنم بلیا سالوں مار کر ال مقتول  
لوکان کھیں الیاس نے جاں سنیاں بحال  
سنیاں جاں پھر کافراں سے اوہ وحیہ بہار  
سہنیاں اوس بہار کھیں کیتی بہت تلاش  
دوست پاک الیاس واد بڈھا مسلمان  
اوس بڈھے والا اولاسی پاک فرزند

یو جا کارن بت ہاں اُس کیتا اچھا و  
جدول مراد اوس بت تھیں کوئی سنگد آں  
اے بندے میں تدھودی بن لئی ہر فن نیار  
پوچھن لگ پئے بت نول چھوٹے بے تمام  
اوسدے تائیں پوچ کے ہوئے بے ایمان  
اندرا سر سنگیاں سوئی بارہجہ شمسار  
آز و کے کبھی بت سن کیا اوسدے دیک  
صورت اوسدی دیکہ کے لوگ سو بہتر  
وحدانیت ربی دئی او نہاں جھلا  
کر کے مرسل اپنا بھیج و تا الیا س  
اسکھن لگا قوم نول کیوں نہیں دے مول

محمد کے خالق اینا سو سنا سر جنہا  
 نے تہامی قوم کے مسلم ہو یا شاہ  
 لکھن وں چچے پیر اوہ کافر ہوئے شریہ  
 نازل کرا اس ملک تے یارب قحط و مال  
 بند ہو گیاں بارشال ہو یا قحط نزول  
 آئے آئے بھکھتہ تھیں بندے آئے حیوان  
 کیتی ساڈے حتی وچہ بری عا الیا اس  
 ایہ بہ شامت و سد ہی ہو یا قحط نزول  
 جا کے کسے ہاڑ وچہ حصے سیاست  
 خلیے او سد نے پھرن نول گتھی نوکے دھاڑ  
 نول نہ لدا کسے نول پرت کسے باز معاش  
 اوہ بھی وچہ پناڈے کر داسی گذران  
 لیستخ او سد نام سا سو سنا صورت مند



کہا بہت پیارا وہ نال بنی الیاس  
 اندر اوس پہاڑ جاں گذر گئے سب سال  
 تال پھر حضرت شہر چہ داخل ہوا حباب  
 تو یہ کر لو کہ تھیں ہمارے نال پیغمبر  
 بتاں کو توں تسانوں نفع نہو گے وال  
 ایہ گل سنئے بتاں اٹھ گئے کفار  
 کیا کر لو اسال تے اے ٹھاکر مہاراج  
 کر کر عرضاں تھک ہے سالے آخر کار  
 اوک سالے کو کہے آکر حضرت یاس  
 تھئے پیرے رب تے آواں ایمان  
 فضل کی تار بیک تے بارش ہوئی نزل  
 آٹا اوسدے فضل توں ہوئے سب تیار  
 حضرت گئے پہاڑ وچہ دیکھی قدرت کار  
 اوسے ویلے یسوع توں سدیا اپنے پاس  
 اپنی جاگہ اوسنوں کرے خلیفہ چار  
 اتھوں تک الیاس واسی احوال تمام  
 اچھ بھی کسے کتاب چہ دیکھا ہے اذکار  
 رہندے اوپر زمین دے خزانے الیاس  
 اگوں معلوم رب توں جیونکر اصلی بات  
 اس تھیں چکے کچھ میں یسوع و احوال  
 جاوے خلیفہ کر گیا یسوع توں الیاس  
 یسوع ہمیشہ خلق توں کرداد غلبہ بیان  
 بہت دکھائے شہزادے کوئی نہ مئے مول  
 جاتاک رسا جیوندا کردار سپا پسند  
 آخر گیا جہان تھیں ہکدن رحمت ہو

خدا متگارال مانگ وہ نہم رہند الیاس  
 حکم ہوا الیاس توں شہر وادو فی الحال  
 جا کر اندر خلق دے دے حکم خدا  
 انشاء اللہ قحط نہ رسی اوپر زمین !!!  
 جے ہک رب توں پوچھو جاسی قحط و بال  
 کیتی آگے اونٹانے جا کے زار پوکار  
 دور مٹا د قحط توں رکھو سیا دسی لاج  
 قحط نہ ہو یا کچھ بھی نفع کسی پوکار  
 جیکر جاوے قحط اپنے اے حضرت الیاس  
 عرض کیتی الیاس نے پیش خدا رحمان  
 پھر بھی نہ اسلام توں کیتا اونٹان قبول  
 پھر فرمان پہاڑ وادو یا دوجی وار  
 سو منال گھوڑا کھلاک سازاں نال تیار  
 حکم آئی اوس توں دس تھا الیاس  
 چڑھ گھوڑے تے آپ اوہ غائب ہو گیا  
 لکھا مجھل طور نہ کیتی بہت کلام  
 میں تاکا زندہ جگ تہ میں پیغمبر چار  
 عیسیٰ تے ادریس دو چڑھ گئے اور گاس  
 فوت ہوئے اوہ جگ تھیں یا کہ میں چار  
 آکے سناواں تسانوں حکم خدا وینال  
 پچھوں ہاں پیغمبر اوسنوں بے دوساں  
 ایہ کوئی نہ آؤں تے آوے ایمان  
 کسے ز اوسے امر توں کیتا مول قبول  
 ایہ پڑھیاں کافراں کو سبق انند  
 ست سوہر سال تیک پھر نبی نہ ہو یا کور



اگر حال کتاب میں کروید یور قسم

یاری نال خدا میدی ملکہ تھیوے کم

## فہرہ حضرت خنظلہ علیہ السلام و احوال قوم آل

حال سمجھ خلیت بیک دی ہو گئی مجھوں  
اگر اوس نے خلق نول و سیارہ خدا  
چھوڑو بت پرستیاں حق پرست بنوں  
جس بنایا انسانوں اوسدی پوجا چھوڑ  
ایہ گل سنکے تہی نول کہن لکے مجھوں  
حضرت کہیا نشیں جے پوجوت بنا  
وچہ اونہاں طیفور یک آہ شاہ منجوس  
اوس طیفور دے کول بن باراں ترار غلام  
اندرا اتنی فوج دے اکھڑا طیفور  
خنظلہ نول جسوقت ایہ معلوم ہوئی بات  
باسر کدیں نہ نکلیا اور دانی خدا  
اکھڑا دے خلق نول نال آوار ملند  
منسوک وحدت رب دی بت نہ پوجوں  
رائیں دیہاں خلق نول کہند انسے طور  
رائیں سارسی خلق دی ہوئے نیند حرام  
جھوٹھا جان اوسنوں بنی نہ مجھوں  
اسے کارکن اونہاں فاسے ہو گے قلب سیاہ  
جس ہوئے نول لے نہ یانی نالوں نال  
بارش کر دی اثر نہ رطرباؤن جدکھیت  
ایہو مثال ہے بنایاں سنتوں اہل شعور  
کچھ مدت جداونہاں نول پئے جاوے چو پوڑ  
مدت بعد جے رہا آوے کوئی رسول

تال پھر حضرت خنظلہ بھیجا رب رسول  
ان سنکے سب نول جو احکام خدا  
اوس واحد رب پاک نول مال لہن منوں  
پو جو آپ بنا سکے رب ولوں نگہ مہوڑ  
برائیں جے کھا کرال پکڑ کرال مقتول  
اور تساوے بھی قیر عذاب خدا  
ناوال اوسدے باب واپسی طغیانوس  
باقی فوج تے مال دانہ سی کوئی انجام  
جھوں لے خنظلہ کرنا کھٹل ضرور  
رند امارے خوف دے گھر نے فزرات  
رائیں وعظنا وندا کوٹھے اوپر جا  
جیکر لوڑ نجات دی سنوں ساڈی بند  
نہیں تال ویر تسانے موسیٰ قہرزول  
بہاؤں اوسدے وعظول کوئی مکر و نور  
کیونکر تہن جہان دے ہوں بد ایام  
کیوں جو ست سوہر میں نہ ہو یا کوئی رسول  
اتنی مدت کسے نہ دستیار بدرا راہ  
رٹ جاوے تال پھر اوہ بنہر نہون ڈال  
سرے نہ ہوں رکھ جو سکے جڑاں سمیت  
سندے رہیں جے وعظ اوہ بندے نرم ضرور  
وانک لے آئی پھوٹے ہو جاوے کھڑوڑ  
اوپر لگے اونہاں نول کرن یقین نہ نول



جو نیکو حضرت خطہ کرداد غط بیان  
حضرت آکھے موت یقین نہ ہو و وہی مال  
ست سو برس نہ اونہاں تھیں ہویا کوئی بن  
سیا حضرت خطہ بہت اونہاں سمجھا  
نیکو دین چیت پھر کیا قہر خدا  
بانی جابطیفور نول کردے زار پر کار  
نیکو شاہ طیفور نے مول نہ منی موت  
لگا کہن و نیندے آجے اوہ تمام  
درو پوچھا ہوا و نہا نول جا کے میخانہاں  
مروبان نول وہ جائیکے میخان دین چہو  
وسیا جابطیفور نول لوکاں ایجا خواں  
تدول اونہاں سے مرگ واکت اوس قہر  
باراں نر اوس قلعہ واکت بارج تیار  
نوحے دمی پاک کو ٹھٹھی سیتی وچہ بنار  
برجہاں والیاں نوکر ال کردا بہ فرمان  
سہ اگھے ہوئیے اوسنوں جانا گھر  
ایہ گل کہہ کے اونہاں نول کہندا اوہ مجھوں  
راکھے میرے کھڑے ہیں اٹنے چو کیڈا  
باشی ہو کے موت تھیں اندر بیٹھا جا  
وچہ قلعے سے روٹنی کستی باجھہ سمٹا  
بٹھیر سیا حال تھتے تے اندرا و سکاں  
وکیڈا چانک دُرگسا اوہ مرد و دُخدا  
چچین لگا اوس قہر تھیں نول کون جوان  
کہا ملک الموت نے میں ہاں سترائیل  
ایہہ گل من مرد و اوہ ہویا عرض گزار

نیکو قوم طیفور دی ہوئی بے فرمان  
ایہن جیتی تسانوں موت رب کے مالک  
اس کارن نہ موت و آئے اونہاں لھن  
ایہہ سرگز قوم نے بات نہ منی کا  
کئی ہر مال مر کے کافر جان گوار  
اج اسادے مرگے بندے کسی ہزار  
کیوں جو ست سو برس چو کوئی نہ ہویا فوت  
شاید اونہاں بنبد وچہ کتا ہوگ ارام  
جے ہوئے وچہ نیندے اہم ہنس فی الحال  
اونہاں چول وٹھیا سرگز نول نہ کو  
زندہ کوئی نہ ہویا سرگز میخانہاں  
اپنے کارن قلعہ پاک کرے تیار لعین  
پاک نوکر سرتے ونا اوس کھلا  
لے کے اپنا تخت اوہ اُسوچہ بیٹھا جا  
اوس ملک الموت جہاں لہن سا دمی جان  
نال شہابی پلر کے واہ وینی تخت سر  
من اسجا کہ موت دا خطرہ رہیا نہ سول  
من مینوں سب قلعہ وچہ کیونکر سکایا  
ہر پاک نعمت کھان دی اوس قہر لسی نہگا  
غافل من نہ موت تھیں سرگز ہر بار  
وٹھا اپن چیت پاک مہبت مالک ہول  
جے سی نر ایل اوہ آیا شکل و شمار  
نال اجازت کس دی آیل اس مکان  
جان تیری دے لہن نول بھیجا رب جلیل  
کر تھے احسان نول اج نہ بینوں مار



مہلت دے اگر وزوی مینوں یا مقبول  
 ٹر گیا عزرائیل پھر لکرن مہلت یا  
 بچپوں اوس طیفور کے چوکیدار نکلا  
 کیوں تسال ملک الموت نو اندر و تان  
 سنکر گول آکھدے ساٹھے خفا نہو  
 خبر کے کہتوں سنگھ گیا سانوں خبر نہ مول  
 دیکھن لگا قلعے نوں نظر چو فیروں مار  
 جاتس اس سوراخ تھیں وگیا عزرائیل  
 جا بیٹھا پھر تخت تے موزخوف و سر  
 دوجے دن پھر دیکھیا جال وں لٹا و گھا  
 چھپن لگا اوس نقیص مو طیفور حیران  
 ملک الموت نہ او سنوں و تا کوئی جواب  
 نالے چوکیدار جو آھے کئی سزا  
 غرق ہو یا اوہ قلعہ بھی برج محل مکان  
 سک گئے سب اونہا نلے چٹھے تے وریا  
 ج لکھ کوٹ بنائیکے اندر چھپے جار

بھلے جو گول آکھیں غرز نکر ساں مول  
 لکرن اُسدی عمر سی ہندی اچھے بقار  
 آکھن لگا اونہا ننوں مو کے بہت خفا  
 اسے کارن تسالوں کیتا سی نگہبان  
 اتھوں اندر لنگھدا اسال نہ ڈٹھا کور  
 سن طیفور اسبات لول ہو یا بہت مول  
 نظر بیا سوراخ ملک و سنوں چھ دیوار  
 بند کیتا سوراخ لول اوس مروودہ نخل  
 سن کوئی ملک الموت نوں ہستہ ملے نہ پھر  
 اوہ ملک الموت پھر حاضری ہو یا سر  
 کیڑے راہوں سنگھ کے آگول اس مکان  
 چپ کر اوسدی جان لول کیتا قبض کرتا  
 ملک پل اندر سب لول مار کیتا مروتار  
 باقی رہیا نہ اونہاں تھیں سب گز نام نشان  
 قبر خدانے سب داوتا ختم اٹھیا  
 موت نہ سب گز چھوڑ دی آدے جدوں

قال الله تعالى ايتا تلو نو ايد بر لکھ الموت و لو کنتم فی سرج مشید کا

رب فرماوے سرجہ ملے تسالوں موت  
 ویا نقیص طیفور جال کیستار ب فنا  
 اسر اسی دیکھ کے بہت موسے حیران  
 کہند حضرت شظہ چھوڑ و شرک فساد  
 سنکر اسر اسلیاں و تا ایہ جواب  
 جکر ساؤ لوجہ لول مول نہ رہند وں آ  
 ایہ گل کہے تر ت اوہ کرن ارادہ جنگ  
 چھپول رب نے اونہاں تے کیتا قبر نزول

بھاؤں کوئیں وڑ ہو تاں بھی موسو فوت  
 ملک حکومت اوسدی مولی سب تباہ  
 اتنی خلقت رب لے مار لیتی ویران  
 نہیں تاں انیوں تیں بھی ہو جا سویر باو  
 تیرے پاروں اسانوں ہوندا قبر عذاب  
 سب گز ساڈے ویر نہ آوندی کوئی بلار  
 نکل کیا پھر شظہ اوٹھوں مو کے تنگ  
 سب وڈا ہک بھیجا چھتی کوہاں طول



چار چو فیروں شہزادوں گھٹیا اوہنے کران  
 اوٹھیا وھوٹاں غیب تھیں قدرت کا مال  
 مویا حضرت منتظر دنیا تھیں پوٹ شدہ  
 نس گئی سی شام تھیں بعضی قوم طیفور  
 نس ویلے اونہاں نے چھوڑا بہتا مال  
 قہقہے کیتا اونہاں دامک مکان تمام  
 سنیاں قوم طیفور نے حروں اونہاں حال  
 ناے حضرت گھٹلا سنیا گیا سدا  
 ہوئے وچ پر دس دے اسیں نہایت تنگ  
 ورک اوٹھوں پڑے کر کے ایہ تدبیر  
 ہین اس لیے غافل نہ مقبول  
 مال بیگانہ دیکھ کے کرے فخر غم  
 سنیاں اسریلیاں آئی قوم طیفور  
 دو ہاں طرفاں زور تھیں جنگ مچایا خوب  
 کھا کے مہاج میدان تھیں گئے نامی نس  
 قبضہ کر کے شہر وچ داخل ہوئے آ  
 اسریلیاں کول سی یک صندوق کہاں  
 اوہ بھی قوم طیفور تھیں بیٹھے ایہ کھسا

جو گئے اور اونہاں دے واوھی تنگ مکان  
 ہو گئے وھوٹاں تھیں اکثر لوگ ہلاک  
 وچ بہشتاں بھیجا او سنوں رب مجید  
 منسوب دیول جا رہے ہوئے اوہ مقرور  
 بچھوں اسریلیاں اوہ سب لیا سمہاں  
 جانی کیتا اپنا سر حاکم احکام  
 سدا ولاد یعقوب وہی ہوئی مالا مال  
 چلے اپنے ملک تے قہقہہ کرے جار  
 چلے اپنے دس دے مرنے کر کے جنگ  
 کھس ہوا گئے اونہاں تھیں حل اپنی جاگیر  
 اندر مستی بخورے رہن سدا بخور  
 مستی اندر رہے لے جے آن غم  
 سنا تھا اونہاں دے کران نول بکے نال غرور  
 آخر اس لیے ہو گئے منفرد  
 ملک مکان طیفوریاں لہو اونہاں تھیں  
 مال سیاب جوا اونہاں دے بیٹھے سب دبا  
 بالوت سکینہ نام تھیں آیا وچہ قہقہہ  
 سنوں اوسدا ماجرا تھیں دیا سنا

### کیفیتِ مایوت سیکرہ

وچ او جاز میدان دے جالی برک حیران  
 یارب میری قوم نول فتح و شہنشاہ چار  
 رکھ دے او سوچے اپنا عاصی ستار  
 ہوو جو زمین سوال تھیں کھانا اونداسار  
 ناے ہوو پیراں جوہن تحفہ جات

جال موسیٰ وی قوم سی موسیٰ بندہ یوان  
 حضرت موسیٰ رب تھیں گیتی تدوین دعا  
 حکم ہوا صندوق اک کر کے جلد تیار  
 بھی دستاروں وی و سوچ و پیرہ بکار  
 ناے او سوچ رکھوں تختیاں دو توراے



پس گیا تو ریت جاں موسیٰ بنی خدا  
 دیکھا آکر قوم داموسیٰ نے جد حصال  
 اور سوئے دو تختیاں ٹٹ مویاں و ونہم  
 رکھنا اس صندوق نول شکریہ سنبھال  
 موسیٰ بنی کلیم نے سنکر حکم خدا  
 بہا اسر ایلیاں ایہ دستور پیش  
 لیجاون صندوق اوہ اپنے نال اوٹھا  
 کتنی بدت برسیا اوہ پائش تنہا صندوق  
 جاں پھر اسر ایلیاں چائے فسق فجور  
 لے گئے اپنے ملک لے وہ صندوق اکٹھا  
 بت خانے سے بہت ہو آئے اوس مقام  
 دوسرے دن جان دیکھدی بت خانے وہ جاہ  
 آن گئے صندوق نول ساکن اوہ بھول  
 رکن آخر او سنول توڑن لگے سب  
 لوہے دا صندوق سی راوی کہی بیان  
 دو گڑا وچا اکھدے سی اوہ تابوت  
 آتھراو سدے ویر آگے کرن پیشاب  
 سوت مرش نا سوزدی او سنول جانبدی ہو  
 اتر او سے مرض وچ پروا اوہ مرد و دو  
 آخر حال صندوق بن ہوئے تنگ بال  
 چھوڑ گئے صندوق نول جاں وہ شیر ر  
 پکڑ فرستے گدا وہ حکمیں نال خدا  
 مویا جاں شمول پھر فرسل وچ جہان

یوحیا لکروں قوم نے وچیا مک بنا  
 سنیاں او پر زمین دے تختیاں مویا نال  
 حکیم مویا صندوق وچ رکھ اوہ لفظ  
 فتح لے سر تنگ تھیں و سدھی بڑت نال  
 دتا اپنی قوم نول اوہ صندوق بسا  
 جاں کوئی مشکل ونا نول چافے ویش  
 بھاووں کوئی حکیم مویا کسٹ و لا  
 او سدھی برکت وناں تھیں رومی کل مخلوق  
 کھس لیا صندوق اوہ آگے قوم طیفور  
 بت خانے وچ اپنے رکھ و تو نے جاہ  
 او پراوس صندوق وے رکھے جو کھام  
 ساندے بت صندوق تھیں پھیاں گے آہ  
 ایسر مگر او سنول آگ نہ لگی مہول  
 پھر بھی اوہ صندوق نہ ٹٹا کسے سبب  
 دو گڑا وچا کچھ تول لیاں تن بچیاں  
 داؤ مے پختے اپنی نقل لگے مضبوط  
 جیڑا و سے موترے یا نہا تر ت غلاب  
 کر کے دو اٹس سیکڑے ٹٹ نہ کر دی کور  
 اسے حالت لغتی بہت مویا نا بکور  
 گڈے او پر لگے کسروں کے نکال  
 نور سی ملک خباب تھیں بھسے رن حضور  
 اسر ایلی حد وچ گئے صندوق یو جاہ  
 او سنول اوہ صندوق مویا من امان

حالت من شمول دی تینوں دیاں بسا  
 جیو مکر و کھا و کریں وچ قصص الانبیاء



## قصہ شمول علیہ السلام

اندر اسرہیلیاں میں ایک شخص عزیز  
 ایک شورت نے پیٹ کھین ہو یا اب فرزند  
 بیٹیوں خاتون پاک نے کیستات عطا  
 سہرا کوں آکھدی دوجی نال نیار  
 کتال نول بن شکیال بخشے اوہ فرزند  
 جے تمون بن منگیا ہو یا بہت توبہ  
 ایہ گل کھرا او سٹول شورت شادفات  
 عا چہ ہو کر رب تھیں منگے می رہی عا  
 موئی و عاقبول اچھو وچہ سچی سہرا  
 رکھیا مانی باب لے نام او سند شمول  
 پختہ تھی پختہ تھی او سٹول رب غفار  
 لو کال نول اوہ آیکے لگا دین سکھان  
 بیس اگے دین تھیں ہو گئے اوہ گہرا  
 بیجیا سی رب او تھال لے کافہ نام  
 گروا ونا نیکے شہر جو ہے تیرے خنام  
 آکھرا اسرہیلیاں لگا کر ان اسیر  
 بیٹ مقدس شہر وچہ تہہ ہوئے اوہ ان  
 ساوے کول صندوق پاک کسی پرکارت  
 مشکل وچہ اسانوں دین ایسی اوہ کم  
 موندی سریدان وچہ سالوں شمع غمور  
 جیکر ساوے بھو اوہ آواوے کن چہر  
 کروں ساوے واسے کوئی مقرر خاہ  
 لے اوں صندوق اوہ کرے جہاں جہاں

گھرا و سندے دو ٹوڑاں لکین نہا شیب  
 دوجی نول اوہ آکھدی میرے بخشے بند  
 تیرے وچوں نول نہ بیٹا ہو یا کار  
 لے شکا بے رزاد ہے سہرا پناہ لوار  
 منگیاں کھی نہ دیوڑا بانگیاں لے لے بند  
 بیٹول لکھی انیس ہے ویسی رب شیب  
 سر سہرے وچہ رکھو کے روئی ماریات  
 یارب اپنے فضل تھیں میری آس پوچار  
 بخشا رب لے او سٹول بیٹا شیکر کار  
 موئی چالی برس جال او سند ہی شمول  
 اندر اسرہیلیاں ہو یا اوہ سہرا  
 ایہ سٹول اوں لے لے آکھیا مال  
 تہاں حالت او نہا ندی کھی سہرا  
 نام او سند اوٹ سا سٹول پناہ  
 اول اوہ جالو تھلے کھی شمول نام  
 راتی جہرے لے گئے تھلے کھی شمول  
 کنیں لکھی شمول نول لیل سہرا  
 نام سکھیا او سند اوڈیا ندی رو تہا  
 او سند ہی لکھی جہاں جہرے سہرا  
 مری سا سٹول لکھی لکھی لکھی  
 جگہ نال خدا بندے وکھن کوں تیر  
 او سندے لکھی لکھی لکھی لکھی  
 سہرا لکھی جالو تھلے لکھی لکھی



ایہ گل منکے اکھیا اونہا نونوں شمو میل  
جنگ کرن وائسا نونوں جے ہوئے فرمان  
کھن لگے کیوں اسین کر سال جنگ جدا  
بال پچھے تھیں سائنون کیتا اونہاں جدا  
تاں پھر رب دے حکم تھیں پاس بنی شمو میل  
اوسے نال برابری ہوئے جسدا قد  
نام اوسدا طاوت دے کہیا جبرائیل  
اندرا سریلیاں آہا اک چرواں  
مکرن اوس تھیں کسی والو نگہیا کھڑا  
ہینسی بہت غریب اوہ مفلس دے گنگھل  
پاس بنی شمو میل دے آیا ہو لاچار  
پچھیا حضرت اوی تھیں کیا تیرے نام  
تاں پھر حضرت دیکھیا اوس ول کر کے غور  
نالے اوسدا قد بھی ناب لیانی الحال  
تاں پھر اپنی قوم نونوں و تا بنی سنار

سے امیداریہ تسال دے سینوں نال و میل  
سرگز تھیں نہ لڑو گے جا کے و پیر مہمان  
وٹا سالوں و تمنال و طنوں وور نکال  
پھر کیوں نال مخالف جنگ کر سال چار  
عاضا ہک بہشت تھیں آندرا جبرائیل  
اوسنوں شاہ بنا و نال کیتا حکم مہم  
اوسدی کرن تلاش پھر لگ پیا شمو میل  
اجرت اوپر جیگا وندالوکاندرا و مال  
مالک ونگرا ورس تھیں قیمت منگی آہ  
قیمت بھرنی اوسنوں ہوئی بہت محال  
نال سفارش متال یہ دیون کم سنوار  
کھن لگا طاوت سے سن اسی بنی کرام  
ایہ موسیٰ بادشاہ سمجھ لیا نے الفور  
پورا عین برابری ہویا قاصے نال  
جیونکر وجہ قرآن دے بھی خبر خدا

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۖ

یعنی ایہ گل اونہا نونوں آکھی بنی الہ  
کہیا امیر لیلیاں دے کچھ اسال ثبوت  
اوستھیں اسیں و میگ نال شاہی دے حق  
حضرت کہیا رب نونوں دے اوہ بہت پسند  
جسنوں چاہے آیتا بخشے ملک خدا  
جاں حضرت شمو میل دے کیتا یہ بیان  
کہا اسلہ لیلیاں اسین نہ منال مٹول  
جیکر ظاہر اوسدا دیکھاں کوئی نشان  
تاں پھر کہیا اونہا نونوں پھر شمو میل

کیتا رب طاوت نونوں ویرسا و مرشاہ  
کیونکر ساوا بادشاہ موسیٰ طاوت  
نا اوس پے مال سے نا اوہ دنیا دار  
بخش کشائش علم دی کیتا و و تمند  
جانے علم تمام اوہ لوکاں خبر نہ کار  
منوں شاہ طاوت و اسے تسال فرمان  
باجمہر نشانی اوسنوں کیونکر کرال قبول  
جانال و سنوں بادشاہ من لوال فرمان  
سنوں نشانی اوسدی ثابت نال و میل



اوہ تالوت جو تالساں تھیں دشمن لیگے تھیں  
 نالے او سوچے ہوئے دشمن کتنے تحفہ جات  
 آوے اوہ تالوت جے لیا دن ملک اوٹھا  
 جانول پھر تالوت نول اپنا شاہ و لیر  
 تال پھر سدا تالوت نول بنی کیسا فرمان  
 او تھے تینوں بیگلا وہ تالوت صندوق  
 سنے حکم میدان ول گیا جاول تالوت  
 اندا پکڑ فرشتیاں او سنوں اس مکان  
 ڈٹا جان تالوت نالے وہ تالوت جمیل  
 امر ایسی قوم لے ڈٹا جان اس حال  
 اک اکلا جائیکے لے آیا تالوت  
 مسالے او سارے حکم دے ہوئے تالوت  
 سہ سال نول تالوت لے کیسا ایہ رشاہ  
 شکر امر ایسے ہوئے سبہ تیار  
 دتی یک تالوت نول زرہ بنی شمول  
 پوری ہوئی زرہ ایہ او پر جس جوان

جسوجہ ربدی طرف تھیں لے لدی تھیں  
 موسیٰ لے ہارون تھیں گئے سوغات  
 ملے تالساں گھر بھیاں حکمیں نال خلد  
 کہیا اسر بھیاں بیشک مثال پھیر  
 جانول باہر شہر تھیں طرے اس میدان  
 پکڑ لیا ویں شہر وچہ دیکھے کل مخلوق  
 گڈی او پر دیکھیا او سنے اوہ تالوت  
 جیونکر گچھے او سر اگیتا ذکر بیان  
 دھک لیا ندا شہر وچہ پاس بنی شمول  
 کہن لگے تالوت بھی ہے صبا اقبال  
 بیشک ساڈا بادشاہ ہو چکا تالوت  
 اپنے وچہ تالوت نول کروتا سرکار  
 چلو نال جانول لے کرے چل جہاں  
 نال تنہا غازیال پرن لے شہار  
 نالے کیتا حکم ایہ او سنوں بنی شمول  
 مارے گا جانول نول وہ نور و نور

روانہ تشدن بادشاہ تالوت ہمراہ فوج تیار ہو چکا  
 جانول کافر مرے چکے تشدن جانول دست تیار ہو چکا

اسی ہزار جوان بھی شکر ماری  
 کرے تیار ہی تشدن می اوہ کافر جانول  
 کھلے اوڈیاں لڑتے نول اوہ کافر سرکار  
 اندر اپنی فوج دے سنوں تمام جوان  
 او تھوڑا ماہیش اس اندر کرسی ہاں

کوچ کیتا تالوت لے لیکر اپنی فوج  
 سنیا جانول نے چڑھا یا تالوت  
 یک لکڑی بھی اپنی کشتی فوج تیار  
 رستے وچہ تالوت لے کیتا ایہ فرمان  
 آویکی باک نہرین سالول اندر راہ



میرے چوں نہیں اودھ کھڑا میں آج  
اسیر پاک و گھٹ دانائیں کوئی گناہ  
پانی اوسدا فوج نے ڈٹا خوب صفا  
فوج تمام پیاس تھیں اسی تنگ کمال  
بعضیاں پیتا مول نہ بنیاں حکم صحیح  
کرو گئے طاوت زیرِ حضرت اودھ کتاب  
آگے چل کے رٹو گئے کی اندر میراں  
نہو کے نسب بیمار اودھ موئے منہ سول  
اوترے مول پیاس زڈن سے نلیٹ  
اوڑک اسے طور اودھ موئے منہ خواہ  
بک حضرت داود سی نال و نہا ندے جان  
مخرا و بقول رپے کر کے اس خدا  
وٹی ربے اودھانوں قدرت نال زبان  
سانوں نال اودھانے لے چلو بھراہ  
تا حضرت داود نے پھر لے اودھان  
وٹھی تاکر مومناں اوسدی فوج کشیر  
دیکے کنڈ طاوت فوج موئے نش روان  
بک نیک اوسدی فوج سی یکھو قدرت رب  
اسیں خدا دے حکم تھیں دشمن کرساں دیر  
بھاویں اودھیا میں کرساں مار فوسل

غالب ہوتی کثرت کے حکم خدا و میناں  
صبر لو کمال نال اوء ہوندا آپ سدا  
ڈال اسلئے صبر توں یار باگ خدا  
بخش فتح ادا و حقس و پر قوم گناہ



ڈھکی جان جالوت نے تھوڑی فوج طالوت  
 اتنی بھاری فوج ہے میرے پاس تیار  
 تھوڑے لوگ طالوت وی تن سو چند جوان  
 ایچ گل سو جح طالوت ول بچیاویں تمام  
 بہتر ہے جو تھوڑا یہ باطل و ہم خیال  
 مو جا میری تابخ من میرا فرمان  
 ایچ گل تن طالوت نے بھیجا ترث جواب  
 جلدی رن وچہ آیتا بھیج کوئی اسوار  
 تھاں پھر اوسدی طرف تھیں نکلیا یک چون  
 تھاں اندرا و سلسے نیر و تے تلوار  
 آو میرے سامنے ہیں ہال خود جالوت  
 ایچ گل تن طالوت نے کہنا ہو دلیر  
 جائے اوس مرد و دو کاٹ لیا وے تھیں  
 نالے اوسنوں اپنی بیٹی کراں عطار  
 رنے وچہ جالوت سی وڈا زور اور جان  
 جانا جان طالوت نے قوم موئی سب دست  
 اجراں نول یک مرد نے کہتا ان سلام  
 رط سال اوسدیناں میں فکر نہ کریں محل  
 سال اوس تھیں طالوت نے بھیجا ہو کے تھاد  
 کہنا اسل تھوڑا ہال نام میرا و او  
 سنی حضرت داود و اقا سب ان جان  
 دھیا جان طالوت لے اوسوں لڑی کے غور  
 چھوٹی تیری عمر ہے نالے چھوٹا قد  
 اگے بھی توں لکیریں ہیں لڑنا وچہ میدان  
 وہ بھائی داود و سے حاضر کن او سجا

سو تجوب نمر تھیں سو جح کرے جالوت  
 یک لکھ لورا آدمی بیگا وچہ تھسار  
 نال اوہنا نئے عارے لڑنا وچہ میدان  
 لائق ساڈے لڑنے نالیں تھیں تمام  
 کچھ نہ کھٹسپیں جنگ تھیں لڑکے ساڈنیال  
 نہیں تال کرس مقابلہ آئے وچہ میدان  
 غالب کرسی تھال تے سالوں پاک خاک  
 غازی ساڈے لڑن تھیں مول نہ کھا وں ہار  
 کھوٹے وانگوں منگیا آکے وچہ میدان  
 گھوڑے اوپر سوار سالگا کرس و نگار  
 ڈھیری کرسیاں یکا چہ ساری فوج طالو  
 اندر میری فوج دے کوئی بائد دلیر  
 ادھی تھاری اوسنوں کرسیاں تھیں  
 دھرا اوس مرد و دو تھیں مول نہ بولیا کار  
 تھالیں اوسدے سلسے کوئی نہ موندنا ان  
 جا وں لگا آپ پھر اوسوں سر کے چست  
 کہنا میں جالوت نول فوج کراں تمام  
 سو سی میرے متھے تھیں اوہ کافر مقتول  
 کیا کچھ تیرا نام ہے کسدی میں اولاد  
 میں گے میرے مور بھی چھ بھائی اور چود  
 ملی نہ ایچے پیغمبر کی بھیجی تھیں کرسال  
 کہنا نال جانوت تے رط میں توں کسار  
 باجوہ تجربے کس طرح مارے گا مرند  
 کہنا نال ہر دیال رط ہال میں جان  
 کہنا کسے بگزائیں تے جنگ نہ کہتا کار



سے جالوت میدان داودؑ تجربہ کار  
 اچھ گل سن جالوت نے جلدی زرہ منگار  
 پوری اوسدے بدن تے آئی زرہ پیمان  
 مور کے نوں زرہ اوہ پوری ہوئی نمول  
 پوری ہوئی داود نوں کہیا تہ جالوت  
 اینویں سی فرمایا پیغمبرؐ مشعل  
 گل کیسا جالوت نے موجب اس فرمان  
 نالے کیسا لہدا یہ پکا اوسدے نال  
 راضی ہو کے تہہ نوں بیٹی دیال ویاہ  
 سن کے اک اقرار نوں زرہ لئی اوس پار  
 رستے وچوں اونڈیاں لدھے ملین جو  
 اوساں اندر جنگ فے اسیں لساے کم  
 جنہاں پتھراں لوطوی کیتی قوم ہلاک  
 پتھراں نے جابلول کے کہی حقیقت کھول  
 اوہ پتھر پچھن چلیا طرف کفسار  
 آن کھڑا میدان وچہ جال حضرت داود  
 وسد تیرے کول نہ نمول کوئی ہتھیار  
 کہیا اوکے ہتھیار وی سینوں لوڑ نہ کار  
 کہیا پھر جالوت نے چنگا ہی دانا  
 باوشا ہاں دینال جے کرنا موئے جنگ  
 کہیا بنی داود نے سن اسے نا فرمان  
 پتھراں دے رنگ مارو گتیا ننوں مر کو  
 جیکر ایسی زندگی تینوں یے منظور  
 نہیں نال ماریا جاوےیں ناچی وچ میدان  
 کہیا ہی داود نے نا کر ایہ تھیال

کیونکر اوسدے نال پھر لڑسی ہو ہتھیار  
 بدن اوپر داود دے دتی اوہ ہتھیار  
 کسدا قتل جالوت نوں کسی بیو جوان  
 بہنیاں نوں بہنا سکے دیکھ رہیا ہر سول  
 تیرے پتھروں جنگوچہ قتل موسیٰ جالوت  
 جنوں آئی زرہ اچھ پاسی فتح جمیل  
 زرہ یو داود نوں بھجیا وچہ میدان  
 ماریں جے جالوت نوں رنجوچہ کربحیال  
 نالے آقے ملک وایتیوں کر شاہ  
 نالے پتھر تن اوہ مستحوجہ لے اوٹھا  
 کہیا سنسی اونہاں نے سانوں حک لہو  
 ماراں گے جالوت نوں چل اسیں تکریم  
 اونہاں وچوں اسانوں رکھا خالق پاک  
 حک حضرت داود نے رکھے تین کول  
 اتا اونہاں دے ہون نالیا کوئی ہتھیار  
 ڈٹھا جد جالوت نے کہن لگا مروود  
 کہیں کسدا نال توں میرے اوپر واہ  
 پتھرتیوں مار کے دیساں ستیں اوڈار  
 شاہاں نال مقابلہ پتھراں یوں حیار  
 پتھراں نال نہ اونہاں ڈالے ہرگز رنگ  
 ہن اساؤ نے نزدیک توں کتا لے لیمان  
 اچھ گل سن جالوت نے کہیا غصے ہو  
 نال شتاب میدان تھیں ہو جائیں تھیں ور  
 وسدا ہن کھر ور توں لڑ کا غرنا وان  
 آیا ہاں تیں لڑن نوں حکم خدا دینال



بخشی مینوں اوس نے قوت باجہ شمار  
ایک لکھ داؤد نے پتھر جلد اوٹھا  
گھوڑے اوتوں کنب کے ڈگا اور زمین  
پاک رطیت ہو رہے وہ چھ شخص الہ نبیاً  
لگا اوہ جالوت نول بیٹے دے و چکار  
لگی جال جالوت نول اوس پتھر دی چوٹ  
پاک ٹکڑا جا پیا اوہ سجے طرف کھار  
دو جاٹکڑا فوج دے اندر ڈگا حاکم  
بعضے کہن جو تین پتھر اے پاس داؤد  
پاک پتھر شخص ماریا اوہ جانوٹے مہرام  
و کھچے ایسہ حال داؤد نول کہن رگا طاووت  
عالی قوت تندر نول بخشی رت غفور  
اس تھیں پکھے دوستو راوی کہے بیان  
کہن لگے طاووت نول اسراٹیلے آ  
جیٹرا شخص جالوت نول مار کرے قتل  
نالے اوسنوں اپنی بیٹی دیال و بار  
وے شہابی داؤد نول اوسھی نال صلاح  
سن کہا طاووت نے بے ایہ بات محال  
کیلا رنگ داؤد و نالے کورا بھی  
نہن لگا داؤد جے اوہ نہیں دیند امول  
ڈھجا جالوت نے شکر تے سر دار  
باو شہابی طاووت نول خوف ساوہم دل  
موفے نال داؤد نول باران کسے سبب  
نکے خبر داؤد ایہ آیا طرف پساڑ  
شہر نال کہن عابد نیکو کار

کر سالی پتھر نال میں تینوں مار خوار  
ماریا اوس جالوت نول سر و چہ لگا جار  
اوسے ویٹے مر گیا اوہ مردود نصیب  
پتھر رکھ غلیلی و چہ ماریا بنی خدا  
اوتھے می مردود اوہ ڈگا مو مردار  
لگ کے اوسنوں ہو گیا اوہ پتھر و لوٹ  
اوس پاسے دی فوج بہ ڈگی ہو مردار  
کچھ ہوئے کچھ خدجی تھے بھاجر کھا  
ٹنے و کھو و کھا اوہ مارے بنی و دو  
وہ جبال دون تھیں اوسدی رسی فوج تمام  
ماریا تھہ اکلیل فوج سے جالوت  
تیرے با جھول نہیں می ایہ میرا مقدر  
گتھ جندوں طاووت نول رے جان  
نال اسادے تدر جو وعدہ کیتا بہار  
اوسھی شہابی اوسنوں لسیال میں الحام  
اوہ وعدہ سن اپنا پورا کرے شاہ  
نالے بیٹی اپنی کر دے اوس نکاح  
مے گی بیٹی پتھر دی صاحب حسن حال  
مرگز ایسے شخص نول میں نہیں پیداوتھی  
میں کتنی بیٹی اوسدی کروا نہیں قبول  
نال بی داؤد دے رکھ دے میں بیایہ  
مست میں تھیں کس لین وہ نال اوتھو مل  
پر کی چٹا اوسنوں جمدار اکھار ب  
مسجد پاک نال کے بیٹھا و چہ او جاڑ  
و چہ بجاوت ربد می بستدے لیل بہار



و سبیا اھ طالوت لول اسرلیاں حال  
 مشکن سادے واسطے جے کمر برمی و عا  
 اوسے وقت طالوت نے جد بنیاں اھ حال  
 جہا ماراں داؤد لول عابد کراں تباہ  
 گروے اوس مسیت دے بیٹھے گھرا پار  
 ساتھیال سنے داؤد لول طرٹاں قی الفور  
 ایسا بنندراونہا نھوں غلبہ کیستا آر  
 جد دل عبادت گاہ قیس نکلیا بنی تباہ  
 سٹھال وچ طالوت دے سی ننگی تلوار  
 پتھر اوپر بنی نے ماری غصے ہو -  
 ٹکڑے اوہ اوٹھا لیکے نالے اوہ تمشیر  
 پیٹ اوپر طالوت دے رکھا بنی خدا  
 کاغذ لے تحریر ایہ کیستا بنی غفار  
 پتھر اوپر مار کے ٹکڑے کیستے و  
 تیشوں خبر نہ ہوندی دیندا کون امداد  
 و اس جانال تھ لول لالقی بے رسول  
 دنیا آخر وچہ لول نامور و گنہگار  
 کیا دیکھے جو پیٹ لے پیاں چیراں چار  
 نال شتابی اوٹھا بہت ہو یا حیران  
 پھر کچھ بندے اوسنے کھینچے کنول سپاہ  
 مارن کارن اوٹھا نھوں آکے اوہ مردود  
 باقی عابد و نہال نے قتل کیتے فی الحال  
 سائے عابد سال لے کر چھڈے مقبول  
 غم لگا طالوت لول جدوں سنی ایہ بات  
 سند اٹھکوس داؤد لول آخر ہو لاچار

ستر عابد دل کے گئے بنی دے نال  
 سو جا سال برباد سبہ تباہی پیاں کھسار  
 علیا طرف داؤد دے لشکر لے کے نال  
 راتنی پوٹا جالیکے پاس عبادت گاہ  
 کرن خیال مسیت وچہ داخل ہوواں جا  
 قدرت رب دی سبہ لول نیندر کیتا زور  
 سن لشکر طالوت لول و تار ب سوا  
 کیا دیکھے طالوت برن لشکر وچہ خواب  
 کھسی اوہ داؤد نے اوسنوں خبر نہ سار  
 پتھر وچوں پاٹ کے ٹکڑے ہو یا و  
 بھی مک کاغذ بنی نے جھٹ کیتا تحریر  
 نالے دیوا اوٹھاں داؤدنا جلد ہو جھار  
 اے طالوت داؤد نے ایہ تیری تلوار  
 جیکر تیشوں مار دا جند لول بندوں رو  
 کون تیرا نچواری جو سندا فریاد  
 نال اسادے لڑن واقصد نہ کرتوں مہل  
 دن جرھے طالوت پھر جال ہو یا بیدار  
 پتھر دے و ٹکڑے کاغذ لے تلوار  
 بیت مقدس طرف پھرو تھوں ہو ماران  
 ساتھیال بن داؤد لول کر لومار فناہ  
 نہیں سی وچہ مسیت دے اسرا تھ داؤد  
 پھر اوٹھاں طالوت لول جاو سار حوال  
 نیچ رسیا داؤد مک و نہیں لدا مہول  
 جنوں آٹا مارنا اوٹھا سپاہیاں  
 جو کچھ میں تھیں ہو گیا معاف کرے سرکار



جہدِ قاصدِ داؤد نول جاوٹا پنہام  
کیستائے طاوت نے بڑا عظیم گناہ  
میںوں بھی مروا اسی اوسدا مقصود  
مرعابدوسے عوفی و یہ جلد کوری اہول  
تدیک میں نہیں آوند سرگراوسے کول  
سنبال جہدِ طاوت نے قاصد کنوین  
موجب حکم داؤد کے پھر صیاط فکرا  
نال کفار تھا بلکہ کیتا اوس نے آکن  
اچن حیرت کفار و ہی طرفوں چھٹا تیر  
اوسے وقت طاوت و ہی ہوئی جان ہوا  
جہدِ اوسدے مر جان دی خبر سنی داؤد  
موفق کیتا داؤد نے بیٹی اوسدے نال  
ایک سبہ و تابانی نول صبر و اجر خدا  
ہشک مولیٰ صبر تھیں ویندا اجر ضرور  
شانِ حلیٰ صبر تھیں پایا ابراہیم  
حضرت یوسف صبر تھیں ہو یا مصر شاہ  
رکھ پڑ صبر تھیں نول بھی کب لکھیا

کیا تد داؤد نے نون کر حال تمام  
مستمر عابد اوس لے کیتے بار فنا  
جا کے اوس نول اکھدے نہیں آنا داؤد  
بک کافر فوج تھیں نہ کسی مقتول  
وہی قاصد جا لیکے کل حقیقت کھول  
اپنے کوچے نکل تھیں بہت ہو یا پشیمان  
شر کافر جانیکے کر ساں مار خوار  
دولوں طرفاں ڈھول پیاں پھیریاں  
کل گتا طاوت نے سنے وچوں حیر  
بانی شکر اوسدا مٹھا بجا جہد کیتا  
پھر اذر طاوت نے آیا موخہ منو  
قصے اندر کیتا ملک تخت لے مال  
شاہی تے پھر ہی کیتی رب عطا  
اوم وارب صبر تھیں کیتا عفو قصور  
نوح نول آپ بجایا صبر سب کسم  
یعقوب لے نول صبر تھیں مسلمانیت الہ  
تیری بھی رب کرے گامر مشکل آسان

### سبیلِ نبوت و خلافت حضرت داؤد علیہ السلام

سنوں حقیقت و سچوں تھیں ہو سرور  
سی حضرت یعقوب داؤد اچو شکر زور  
آیا اوسدے نول تھیں پیسے وافر  
نلی حکومت ملک و ہی ہو یا تخت نشین  
و شد و فنا ملک لکھیا وچہ قرآن خدا  
یعنی اوسدے سلطنت ہوئی صاحب زور

جنوں تھیں لایا رکتا سے مذکور  
نام یسودا جس و عالی قدر کشت  
سویسٹا لٹا جہد وچہ لایا رب زور  
رب خلیفہ اوسنوں کیتا وچہ زمین  
ملک اوسدے نول اسان کیتا زور و خطا  
کوئی شاہ مٹھا بلکہ کیتا اوسدے زور



جدول حکومت و سنوں بخشی سب جلال  
کامل مرسل آیتا کیتا رب غفور  
خوش الحالی او نماندی کی میں کراں رقم  
راوی کسنا پڑھن وجہ لیے سن اوستاد  
خوش تاوان پناں او پڑھدے جدول زبور  
اودے شکھی و نماند اسدے جدول واد  
پست درختاں سندیاں ہوندے زور تمام  
پڑھدے جدول زبور او و نال زبان فصیح  
کرن روایت جدول او لکدے میں زبور  
سکے اوس آواز لون مومن ہون نثار  
ایسی پہلا مجزہ اگلے سنیدو دوم  
ایسی طاقت او نمانوں بخشی پاک خدا  
انش سندی او نمانوں حاجت نہی کو  
کرن روایت سب کھیں پہلے وجہ سنسار  
و غلماہ لبوس لکھ کیا پاک خدا  
تاں جو کارن تساندے کرے لباس احواد  
راوی کسنا زورہ جاں کرے داؤد تبار  
اتنے طوں و بچ کے درم کرے تقسیم  
باقی دو سو درم جو سنتوں نال قیاس  
اوسے یک سو درم تھیں آپ کرے گذران  
تن طرح پر اپنا صرف کرن اوقات  
وجہ عبادت ربذی رہندے کچھ ایام  
کچھ و پناڑے خلق و اعدا انصاف گمان

ملی پیغمبری اوس کھیں کچھ حالی سال  
نازل نبوی اوس کے پاک کتاب زبور  
و سندیاں سندیاں پھر و بچے یکدم  
جہت تلاوت او نمانوں طرح بہتر یاد  
سننے کارن آوندے سبہ و خوش طیبور  
و گن ترف زمین کے نال کمال نیاز  
کبن کل پناڑے بھی سکے پاک کلام  
پتھر پتھر جانور نال پڑھن تبار  
جالی کرہاں جاوند او وادہ وود  
کافر موش بھلا سکے مروتے مو خوار  
لوے نول جد پڑے ہو جاندا سی موم  
نال پتھانڈے لوے دی لبندے زورہ بنا  
نرم او نماندے ستر و چہ لوہا جاندا ہو  
زورہ لوے وی جوڑے کیسی او نمان تیار  
کارگری داؤد نول و تی اسان سکھا  
لوے بچا جو کسانوں اندر جنگ بہا  
قیمت درماں چار سو پونڈی و چہ بازار  
دو سو درماں دیوندا جو محنتان خیم  
یک سو نولیشاں دیوندا یک سو رکھدا پاس  
وجہ عبادت ربذی رہن سارا غلطان  
ایہو طریقہ رکھا حد تک رے حیات  
کچھ و پناڑے اپنے کر دے گھرے کام  
جو نکر عدل کماوندے میں تھیں سنو بیان

ذکر الصفت و عدل حضرت داؤد علیہ السلام



عدل اندر داؤد دے پین کسی بند کور  
 پاک دن بدھی عاجزہ کورت یک صیف  
 حوریت دیو حیر آئیکے کران لگی فریاو  
 بین بچا رہی عابورہ بدھی ایل عیال  
 نسی آوندی سال سرے آٹا اوہ اٹھا  
 بھلے تھیں مہربان گے میرے چھوٹے بال  
 حضرت نے فرمایا سن کر سہ بیان  
 لے دیوال ہیں کس طرح آٹا کنوں ہوا  
 آٹا لے کے بدھری ہوئی جلد روان  
 بیٹا اوہ داؤد دے سے ہی سر و خدا  
 بدھی تھیں دیکھ گئے لگا اوہ فرمان  
 تال بھر بدھی تھیں اپنا وسیا کل احوال  
 حال حضرت داؤد دے کشتی میں فریاو  
 اگوں اونہاں فیصد کتاے اس طور  
 اکھ گل سن سیماں نے کہیا بدھریوں  
 آٹا منگن واسطے میں نہیں آئی ہوں  
 نو قصاص ہوا تھیں بدھے اس نقصان  
 دیکھ گل سکر بدھری ہوں نہ کہیتی دیر  
 یا حضرت جی مجھے لے گیا ظلم ہوا  
 آٹا لیکر کسا ہزارا تھیں تھیں  
 تال حضرت داؤد دے کہیا بدھریوں  
 دیکھ میں آٹا تدرہوں دیندراہاں میں چار  
 آخر دیکھ میں دے آٹا کسا گولا  
 حضرت ہو دروازاں باہر نکلی جاں  
 بدھی کہیا کچھ لوں آٹا وہ سن ہو

میں بھی اک اونہاں تھیں کروا میں مسطور  
 آئی پاس داؤد دے سنتوں یا ر شریف  
 کریمہ انصاف توں میں توں حیرا  
 آٹا آندک بس کے بڑی مشقت  
 پسی ہوا از غیب تھیں آٹا گئی اوڑا  
 لے دے آٹا داؤد تھیں کر کے عدل کمال  
 میرا اوپر ہو دے نہیں چلدا فرمان  
 او سدے بدلے آپ میں آٹا دیوال چا  
 رستے وچوں دستوں تل سیاسلیمان  
 جسنوں بعد داؤد تھیں خالی ہوئی عطا  
 اے مائی توں اپنا سینوں دس بیان  
 آٹا میرا دے گیا ہے سی وا و مال  
 لے دے آٹا داؤد تھیں توں میں صاحب و  
 کولوں آٹا بخش کے سینوں وٹا لور  
 جا حضرت داؤد توں آکھ دوبارہ توں  
 کریمہ انصاف توں لے بدلے مقبول  
 جوں عدالت کساندی کر دئی گھبران  
 جاں حضرت داؤد توں ایوں کہیں پھیر  
 مہر حیرا ہے عدل دے دستوں دیو سرا  
 حد تک یکر مو توں عدل نہ کہتا میں  
 چھوڑا قاضا ہے راضی ہو جاتا توں  
 مال ہوا دے کچھ داسیں کس طرح کار  
 راضی ہو کر کہہ انھوں چلی قریب اٹھا  
 کھیا پسر سلیمان لے ہویا کوں نیماں  
 بخش بی داؤد دے واپس وٹا لور



پھر کہیا سلیمان نے یہ گل کریں نہ مٹوں  
 جا حضرت داؤد انوں آکھ تریجی وار  
 کرو عدالت مجھ وی جو نکرے دستور  
 حد تک پورے طور نال او سنوں بلے شر  
 بادھی نے پھر جائیکے کہیا اسے طور  
 اسے بادھی کسی تڈھنوں بھجیاے سکھلا  
 ابرھی نے پھر کھولے وسیا کل بیان  
 تال حضرت سلیمان نول پیچیدہ داؤد  
 کراں سوارھی کس طرح میں کوئی پھویر  
 شکل مجسم ہو وندی جیگر کدیں ہوار  
 ہن میں او سنوں کس طرح حاضر کراں بلا  
 تال حضرت داؤد انوں کس لگا سلیمان  
 جیکر وحیہ حضور دے کریو تہیں وعا  
 تال پھر حضرت رب نول کیتا تہیں رسول  
 کہ مجسم داؤد کول خالق پاک جناب  
 تال پھر بدھماو کے دلوئی کیتا زور  
 پیش عدالت داؤد نے کہیا یا سرکار  
 حضرت نے فرمایا دس سالوں حال  
 تدول ہوانے اٹھیا کن اسے نبی خدار  
 اوس کشتی نول ہو گیا ہک سورخ چھان  
 رمل کشتی والیاں منگی ایہہ دشت  
 دیساں پیرے نام تے اس کشتی مال  
 تال دس پے مجھ نول کیتا امر خدا  
 کشتی دے سیراخ نول جا کر کتا بند  
 پیش عدالت داؤد نے کیتا ایہہ بیان

کیوں توں باجھوں فیصلے آٹا کرں رسول  
 میں نہیں راضی ہو وندی آئے تھیں سرکار  
 پکڑ منگا ہوا نول پنہیں حضور  
 میں نہیں راضی ہو وندی یا محبوب خدا  
 سن حضرت داؤد نے پھیا کے غور  
 کس نے تینوں بات ایہہ ونسی تیج ستار  
 طرف لساؤ می بھجیا بنوں سے سلیمان  
 اپنے پاس بلائیے کہیا ہو خوشنود  
 اوہ نہیں پکڑ می جا وندی سے فرزند فرزند  
 تال نے اوہ پکڑنا مشکل ناسی کار  
 اوس اکوئی وجود نہ کیو نکر پکڑ می جار  
 حاضر کرن ہوا دا بالکل کے آسان  
 کہ مجسم داؤد انوں حاضر کرے خدا  
 کیتا سی سلیمان نے آئیں آئیں نال  
 خدمت وحیہ داؤد دے وئی بھیج کتاب  
 آئے اپنے واسطے پیش ہئی داؤد  
 امر خدا دے نال میں کیتا سی ایہہ کار  
 کیونکر کیتو کہ ایہ حکم خدا دے نال  
 کشتی ہئی قوم دی آہی وحیہ دریا  
 پانی دریا زور تھیں دین لکی آن  
 یارب جہم من ساندھی کشتی نہیں بچار  
 نذر منی ایہہ اونہاں لے کے رب جلالت  
 اس بد شری والے کسی آٹا میں اوٹھا  
 رکھ لی رب ڈوبنوں لوک ہوئے خورند  
 عدل نبی حاضر کول کراں بیان



گنڈے گئے کچھ روز جاں وہ کشتی اوسکار  
کشتی دی داؤد نول خبر ہوئی فی الحال  
اوسکار اوس تھیں بخشیا بڑھئی نول بلوار

گنڈے گئے آٹکے حکے مال خدار  
اوسے دم منگولیا کشتی واسہ مال  
باتی اوسہالے گئے عاجز آئے وقت

## نکٹہ حاصل کلام

کرن روایت پاک دن منیب داؤد  
آئی دولت بدھ نول بخشیا پاک خدار  
بڑھی کھیا فحود اٹل نہ کوئی منول !  
ایسیر پاک دن آسپاک فقیر کنگال  
اوسدم میرے پاس سی پاک روٹی موجود  
کھا کر اوس کے آکھیا اچے نہ رہیا میں  
میں کھیا پھیرا اوس نول کھیرا اسکا  
تال میں آٹا پیس کے آندا اپنی خدار  
قدرت رب دی اس قدر گھلی سخت ہوا  
پھیرا اوس فقیر دا آٹا فکر کمال  
کشتی مہر غریب کے اللہ جل جلال  
کرن روایت آسپاک اوسدم خبر اٹل  
یا بھی اللہ آکھدے نول اس بدھ نول  
اوس آٹے دے شو من ایہ کیتا فضل خدار  
روٹی اوس فقیر نول دتی سی جیڑیں  
اوس روٹی فیسے غرضی وجہ مہر جستی مان  
جو پاک فقیر کے نول طرحیے نام خدار  
دنیا وچہ بھی اوسے مہر و فضل کمال  
پاک روٹی مہر اوس دیتوں بدھ نول  
وٹی چیز نہ ہے دی نہ الٹ کر دار رب

اوس بڑھی نول سدر کے کھیا ہونو شندو  
کیہڑا لسیا حکم تاج اوسلا دنیاں سا  
خبر کے کیہڑی عاجزی کیتی رب قبول  
روٹی دا اوس ٹھجہ لیں کیتا ارن سوال  
میں اوہ نام خدار سیکے دے مہر و شندو  
دے کچھ منول مہر جستی اجہر کنگال  
وانے پھر کے تاج نول روٹی دیاں لک  
سی آوندی سماں گھر انمول سرے اور  
رستے الہ مجھ دا آٹا کٹی روڈ آہ  
پاس تیرے انصاف دا کیتا آن سوال  
منول تیرے مہر تھیں ملیا اتنا مال  
کھن لگا داؤد نول کھیا رب جل جلال  
ایہ جوانے نال دی مالک ہوئی توں  
جیڑا آٹا تاج دے کٹی مہر و اودا  
رہم فرمایا پھر اوہ بدلہ دے لیاں  
روز قیامت تاج دے دے لیاں  
مہر و منول دی روٹی جیڑا  
پھیرا اوہ بڑھی عاجز ہوئی لا مال  
اوس بڑھی مال دی رب کیتی اکرام  
باتی وکر داؤد واکھ پتی پیرا حبیب



## ذکر دیگر عدل بطور معجزہ

ایک دن اسرائیلیاں کیتا یہ سوال  
 اے کون لگے آجکے پیش رسول خدا  
 ہیں جو اچھے دیکھتے فحش و احوال  
 تال حضرت داؤد نے کیتا اچھ فرمان  
 بھلے مے دن عید و خلقت موسیٰ عام  
 مویا و جار و جال سنوں تمامی حال  
 پاس اوسدے یک گال سی خوبی حد نہ کا  
 خوب سجا کے اوسنوں لاکے ہار سنگار  
 جگمگ دے وجہ پھر دیاں کئے روز تمام  
 سی ایک عورت پار سا عابد بزرگوار  
 و دولی جگمگی وجہ اوہ رہندے سن انجا  
 کھاؤں وی کوئی یحزہ پاس و نہا نینول  
 جاری کیتا رب نے تہمتہ مسجد پاس  
 بھی یک درخت انار و کیتا رب غفار  
 اونہا نینول اوکھا سکے روز کرن گذران  
 بکدن بیٹے مال نول کہیا نال سار  
 حکم کرو مال شہر نول جاواں میں فی الحال  
 مانی نے فرمایا سن اسے بر خور دار  
 اسے اوپر شاہر ہر ہر رسول  
 ایہ گل کر کے رکھا جدول انارال  
 بیٹے نول فرماؤندی مانی قدر بند  
 چیکر اسے اوپر گول رسد شکر گزار  
 اقصیٰ یک رائدن بھلے پہلے جان

پیش بنی داؤد دے بہت محبت نال  
 حشر منورہ اسانوں و مائے و کھار  
 روز قیامت اس طرح موسیٰ سر یک نال  
 بھلے تسال و کھا و سال فحش و امیدان  
 بخیر و احوال میں ظاہر کراں تمام  
 ایسی شخص زینت یک صاحب دولت مال  
 پہلوں اوسداؤ کریں سینوں نول سنا  
 ویندا چھوڑ میدان وجہ ایہو سمیٹہ کار  
 مالک دے گواؤندی مویا دے جد شام  
 بھی یک بیٹا اوسدا آما نیکو کار  
 کرن عبادت رب ہی مسجد یک بنار  
 وجہ عبادت رب ہی سن سدا مشغول  
 پانی اونسا اپونہ دے ہوئے جدول پاس  
 سرول اوسدے لگ دے دو انار  
 ستر بر سال و نہا نینول انوں گنرے آن  
 زینکارنگ و کاڈیاں چیرال وجہ بازار  
 کوئی چیز یا سکے کھاواں خوشیاں نال  
 نت رب سالوں بخشد آمارے دو انار  
 لالچ ہو ری چیز و انجگانیں مول  
 غائب کیتا رب نے قدرت تھی او کھل  
 ناخکرمی تھیں ہوگی روزی ساؤمی بند  
 غائب کردا رب نہ سرگراؤہ انار  
 اچن چینی رب نے لالچ وئی اوہ گال



پاس اور ہانڈے آئیے بولی قادر متعال  
 بیشک بھولوں کو ابرو کر کے ذبح و شتاب  
 اچھٹلے آکھیا مانی بیٹے بولوں : :  
 چاہندی ہے اچھٹا سائوں سے گناہ پوڑ  
 ودی وار ہی آئیے نہیں گی اوہ بھیس  
 بھیسچی اونہاں خوف تھیں چکرتی اوہ گال  
 کیتی اونہاں ذبح پھر آخر ہو لاچار  
 مالک وے کھجروں اوہ مولیٰ لئی گال  
 رہندی ہی اوس شہر وچ بھرت کے لال  
 مالک بولوں اوس جا چکے تھیں شتاب  
 مالک نے سبھ اوس تھیں یکے پتہ نشان  
 کوہ کھا دھی سے چھوڑی شخص فلا لے گال  
 سن حضرت وافر وے اوس تھیں سبھ اوکار  
 پھر سپاہی او سٹوں لیا کے پیش حضور  
 چھپا حضرت اونہاں تھیں کہوں کیتی یہ کار  
 یا حضرت اس گال نے سانوں کہتا تنگ  
 کھاو سٹوں ذبح کر بہت خوشی و بھال  
 چک رہے ہیں او سٹوں وولوں کیتی وار  
 شریکوں بھلیاں اسانوں میں کئے ہا  
 کہا مالک گال نے سنکر ایہ بیان  
 حضرت نے فرمایا ایہ کوئی عجیب نہ کار  
 بھادوں گال کہوں تھیں میں جیون لاچار  
 قصہ کو تاہ او سٹوں بہت سے کچھا  
 کہند اپنی گال والوں ضرور تھیں  
 حضرت نے فرمایا نہ کہوں تھیں

اور تساوے مجھ بول کیتا رب حلال  
 کہوں دن رات تھیں تھیں رہتے ہو بیٹا  
 سرگنہ بیٹا سٹوں ذبح نہ کرنا بولوں  
 اچھٹل کر کے اونہاں لے گال وئی اوہوڑ  
 کھاو بیشک مجھ بولوں مولیٰ نہ کرے دیر  
 بچے دن پھر آئیے لیسے ہی وک تھیں  
 گوشت او سر را کھن کے کھاو و خوف تھیں  
 و سٹوں کارن آدمی بھیرے نہ تھیں  
 دیکھ گئی اوہ اونہاں بول کے لیا لے مال  
 کھاو تیری گاؤں کر کے اونہاں کیا  
 پیش نبی وافر وے وکے کیتا آن  
 کر کے تحفہ بات ایہ میرا کرو تھیں  
 او سٹوں اس شخص بول سدا وہ دربار  
 نامے اور سدی مال بول سٹوں الی تھیں  
 مال پھر بیٹا مالو اوہ میرے شریک گزار  
 سن دن سانوں آئیے کہندی ہی کسک  
 اور تساوے مجھ بول کیتا رب حلال  
 اچھٹل نہ بول اوہ کھن ہو لاچار  
 فانی کیتا تنگ جال کے اسے اوہ کرا  
 جھوٹے ایہ بات سب بولوں نہ جیون  
 بول رہے جیون ہی جھوٹے مال تھیں  
 ہو وے رید اکم ہے بول کر ان کہتار  
 ایہ بول مجھ بول نے مولیٰ نہ تھیں کار  
 وولوں میرے چوہا لکھ چشم بیکے خاص  
 میرے بولوں انشرفی سے لے یک ہزار



کسنا رازہ سو اشرفی مینوں نا منظور  
 ہر طرف داؤد نے کیا دوجی وار  
 چڑھ تیری گال دا بھی ثبوت منگا  
 ایں پھر بھی اوس نے کستانہ اقبال  
 حضرت داؤدوں رب واکے اسطام  
 حضرت فرمایا تینوں رب جلال  
 اکھ اوہا نون عیدے جمع ہوں جد کل  
 اے طور داؤد نے کرو تا فرمان  
 ہو یا دو جاوہر جاں آئے لوک تمام  
 مسراوہ کھلو مکے پچیسر داؤد  
 خوش آواز سے بنی دے ماریا الیسا جوں  
 تال او سوئے آئیے حضرت جبرائیل  
 سداوہی امیر نون جسدی مایسی گال  
 جس رٹ کے دے او پر ایہ دعویٰ کرے شر  
 نوکر کے لے گیا اس موزی نون تال  
 رستے اندر مار کے اوسنوں اس میدان  
 پنجسواروٹ نے بکریاں مورا سباب فریاد  
 شہر مہر کھیر جائیکے وچیا اسنے مال  
 من یک گائیں واسطے جھگڑا کرے شریر  
 سارا ہی دولت او نہاندی سبکی اسد پاس  
 جانی اب جبرائیل کے دسیا سب مذکور  
 بکھیا اوس تھیں حال ایہ کیتا اس انکار  
 انیوں کے کسانوں وی جھوٹ کلام  
 ناپس دولت او سد می آند می یا سرکار  
 تال او سوئے شر دا ہو یا حال عیان

گال مانی وائناں تھیں نواں قصاص  
 جھکر کرنی معاف تون نال سلوک پیار  
 اشرقیال تھیں کسانوں لسیاں پس پھر  
 اتنے وچہ جبرائیل نون بھجیا رب جلال  
 بعد سلاسل وٹ لے کیتی ایہہ کلام  
 چا سندے لوک جو دیکھنا محشر دا اتوار  
 حال قیامت و نال لے اوسدم جاہی  
 جیونکر ایسے باب وچہ پچھے ہو یا بیان  
 میلہ دیکھن واسطے اندر عید مقام  
 لکے پڑھن زبور نون لوک ہوئے خوشنود  
 سنکر پاک کلام نون لوک ہوئے ہوش  
 پیغمبر نون اکھدا کہیا رب جلیل  
 محشر والا حال سبہ موسیٰ اج عیان  
 اوس رٹ کے دابا پ ساڑا امیر کبیر  
 طرف ولایت شام وی وچن کارن مال  
 مال سباب جو اسدا لیا تاقی حصین  
 سارا اوسنوں مار کے لیا اس بلید  
 بہتا نفع اوٹھائیکے موگیا مالا مال  
 باب او سدے دے مال تھیں نیل ایہہ  
 بکھیا و سٹھیں بات ایہہ ہو کے بے سوس  
 تال پھر حضرت اوسنوں سدا پھر حضور  
 ناپس کیتا قتل اوہنا ایہہ کیتی کار  
 سرگزاو سد اباب میں نہیں کیتا قتل کلام  
 عاویٰ ڈھق قلم تھیں لال میں و نساواں  
 حکم خدا تھیں او سد می ہوئی بند زبان



ٹھاکر کی آئی مہر نہ فوں بول نہ سکے مہول  
مہر نہ کن جو اس سال اوہ کیتا مار حلال  
اسے حالت اوسے بولے بہ اعفوا  
مال اسباب چو اوسدا آندا اس تمام  
نن سن با مال لوک پہ پھرتے تھے حیران  
مہر نہ کن سیر کو امیاں دین بدھ کو کو

مہر نہ کن سیر کو امیاں دین لگات ہر دل  
پیر کن جو حل کے گما اسادے نالی  
لے شک نہ اوسال اس کیتی اپہ خطا  
شہر مہر چا و پچا اوس سنوں کر قدام  
ایہ حالت ہوئی اندر حشر مسدا ان  
مہر کن لکن مہول تے مہول نہ سکے لعل

کہا قال اللہ تعالیٰ الیومہ نختار علیٰ افواہہم و نکتبنا ایدیہم و  
نشد امر جملہ ہمکا کانا و یکتب بکونہ

ترجمہ جسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج ہم کر دیں گے ان کے منہ پر اور بولیں گے ہم سے ان کے ہاتھ  
اور بتاویں گے پاؤں ان کے جو کچھ دے کاتے تھے دنیا میں

قصہ کوتاہ اوسدے گز کے جدول گواہ  
بہول شہر مندہ خلق وچہ ہو یا نجل خواہ  
پاچھ کن مہول دیر یا اس لے تیرا باب  
لے من بدل اس تھیں کرا سنوں قدام  
ایک گل بن کر اوس نے کیتا قتل شتاب  
مال خزانہ اوسدا لیا تمام سبہ مال  
دیکر عدل داؤد داؤد گئے لوک تمام  
چپ کے بھی کوئی کرے نہ نہرا کم ذلیل  
ہو یا ایسا ہی واسایہ وچہ جہاں

ہو کن جو کار سیا نہ ہو یا رو سیا  
اوس لڑکے نوں سد کے کہیا ہی خوفناک  
ساری دولت اوسدی لٹ لیا یا آپ  
سے گی دولت تساندی اسدا مال کام  
قصہ اندر کر لیا چو اوسدا اسباب  
ہو لے شکر خدایت جس دتا سہ مال یا  
پھر کوئی ماسے خوف کرے نہ لیر کام  
میت حضرت داؤد نوں دے جبرائیل  
ادنیٰ اعلیٰ کوئی نہ ہو دے لے فرماں

نوکرانہ کی وفات حضرت داؤد علیہ السلام

سنو حقیقت و مستور کنیں ہو جو مستور  
لے آیا صندوق پاک حضرت جبرائیل  
کن اسدا دے سبب فرزند معجز  
جبرائیل تساندا دے ایہ مبتلا

جدول و شہر کی شہر ہو یا ہی داؤد  
پاس ہی داؤد دے جبرائیل  
نچے اس صندوق وچہ سبکی کھری جبر  
ہر گ خلافت اوسنوں تیرے پیر خطار



سن حضرت داؤد دے پندروہ کل فرزند  
 و ستواس صندوق دے اندر ہر ایک کی  
 نامے اور سنوں یا دشاہ کرسی رب غفور  
 ایسر سرگڑ کسے نہ و تاکمول جو اب :  
 سہر کھاسیاں کھین نکرا اسی حضرت سلیمان  
 خیریت اندر باب وہی ہو یا عرض گزار  
 حکم دیا داؤد نے کہو فرزند عزیز نہ  
 تال حضرت سلیمان نے کہیا جبرائیل ترے  
 کہنول دیکھا صندوق وہاں آئینے کھینے تھوک  
 تال حضرت سلیمان نول کہیا جبرائیل  
 جنتی ایک انگشتری بھیجی رب رحمان  
 پیشک سارے کے جگہ و امیر جاسی اوہ شاہ  
 و پوپ پال انسان بھی مہول تال بعد ار  
 دو جا اوپر انگشتری کرسی جدول نگاہ  
 محملہ ایہ خلق و انکسار کرسی سب  
 چابک وہی تعریف پھر دینی جبرائیل  
 مہربانی جبرائیل سے وچہ چابک ایہو کجیاں  
 جبرائیل سے حکم تھیں باغی ہوونے تمہار  
 مارل واسے شخص وہی سنوں لوڑ نہ کوہ  
 اس شخص بعد اس خط نول جبرائیل نکال  
 پسرال کو لوں پچھ کے سنوں و تہو جواب  
 فرزندال دل و نگہ کے کتابی خطاب  
 حب دے فرزند کچھ کسے نہ دیا مہول  
 تہی تہی اس خط وچہ کھینے رب رحمان  
 ہ یہی پنج گوہر رب نے عالی قیمت دار

سمیٹاں نول سدو لیکے کہنا قدر پست  
 جو دیکھے اوہ مہربانی میرے بعد نہی  
 سنکر سوچیں پے لے سارے اہل شعور  
 آخر کھیر سلیمان نے کہیا اکٹہ کتاب  
 اندر قصص الانبیاء لکھیا جوں بیان  
 حکم کرتاں صاحب دے تال بعد ار  
 سے کی اس صندوق وچہ کھیری کھیری چیز  
 چابک خط انگشتری ایہ کچھ سوچے سے  
 ہوئے عجیب دیکھ کے کھیرے حاضر لوگ  
 ایتن تینوں مہربانی کھینے رب جلیل  
 رہی سنوں تھو وچہ جو کوئی انسان  
 و شطیبہ بھی و سارے تالے کرے الہ  
 نامے داؤد مہربانی و اوہی مہربانی فرماندار  
 کل دنیا کے حال تھیں مہربانی آگاہ  
 اس انگشتری وچہ ایہ حکمت پائی رب  
 و درخ تھیں ایہ کچھ چابک رب جلیل  
 کوئی نہ سرگڑاوس قصص مہربانی مہربانی  
 آپے چابک اور سنوں کرسی مارفتا ہ  
 آپے لگ سی دور کے سنوں نکال ہر  
 پیش نہی داؤد دے کہتا ایہ سوال  
 کی تھو ہے اس خط وچہ کھارے باب  
 اس خط و مضمون جو دیکھو تھو کتاب  
 لولیا کھیر سلیمان جو سنوں یا مقبول  
 تہم تہم عقل تھیں طاقت تے ایمان  
 بخش کھینے لسان نول خالق بخش ہمار



پہنچے دشمن کہناں ہے اور بھی دیا سنا  
 اول دشمن شرم داکرنا جان سوال  
 خاص محبت رب دی دو حال ہر جان  
 دو دو کی جمع نہ ہوں یہ سرگزشتے سوال  
 ترجیحاً دشمن عقل واسطہ سمجھ فسرور  
 چوتھا دشمن خوف ہے طاقت کارن بھر  
 پہچان گوہر قیمتی سے گاہور ایمان  
 جو کوئی نال خداوندے ترک کرے شمول  
 ترک ایمان نہ انجام سرگزشت آرام  
 ہر اک اور گنہگاروں بجائے انت بخار  
 سنوں حقیقت جلد دل اچھٹے پہچان  
 پچھپا پھیرا یہ پنج جو گوہر ہیں مقام  
 کہیا پھر ایمان نے تب آئے ایمان  
 سرور چہ نہ ہر عقل ہے ایمان وسعی جار  
 بلکہ ال اوچہ سر بشروہی ہووے طاقت زور  
 جاں حضرت ایمان ایہ کہتے حل سوال  
 او سے وقت آنکشتیری وہی اور بہتار  
 وولوں چہراں او سنوں بخش ہی دارو  
 اپنی تحقیق سخت تے دنا جلد ہمار  
 بیٹھا اور سخت دے حال حضرت ایمان  
 حال پھر گوشتے پچھپاں تندرے برس پچاہ  
 ویکہ بنی داود دے پچھپا اچھ فسرور  
 کہیا مالک الموت نے تیں ہاں شہزاد مل  
 تال پھر حضرت اکبر تھیرورہ توں مار  
 کہیا عزرائیل نے سنوں یا مقبول

چہ اوہ اول او نہا تھیرورہ سوال  
 جیکر کہے سوال کو شرم نہ رہنا نال  
 دنیاوی حب و سودی ورنہ خاکن چھپان  
 ہر شہادت کرے جو دو جگہ ہے نہ سوال  
 جسد غصہ و زنا عقل ہووے سب سوال  
 چہ جاوے جو کہے نہیں زور نہ بہتار کچھ  
 دشمن اسد ترک نہ سمجھ نال و ایمان  
 او سودے کوں ایمان نہ سرگزشتہ سوال  
 چائن آئے انہر جوں رکن نہ اک مقام  
 شہرک لوں بن و زخول ہووے کوئی جار  
 پیش ہی داود دے کرتے سیمان  
 ہر گوہر وادین وچہ ہے گاہوں مقام  
 و دماں و اوچہ و لدے ہیکل مالک  
 اکیں وچہ انسان ہے رہنا شرم حیار  
 ایہ پنج مقام ہیں جگہ نہ کوئی ہونہ  
 تین حضرت داود و لوں ہوئی خوشی کمال  
 بالے چاک ہتھ وچہ دنا اوہ پکڑا  
 تری خلیفہ اپنا کہتا ہو خوش تہو  
 آپ کنارہ پکڑ کے گوتے بیٹھا جار  
 مالک سو وگہ داود دی آری شہزاد مل  
 آیا مالک الموت پھر بکرک عالی حیار  
 کون کوئی توں کس طرح آیا اس حیار  
 حال تساوی لیں لوں پچھپاں جیل  
 دور کہات کالہیں جلدی لوں گزار  
 اتنا پھیرن واسطے بیٹوں حکم نہ سوال



کفر و فن سے پاپ و اکیٹا شاہ سلیمان  
وچہ پشمال پر پیار و رحمت مبارک جا  
جو کرب نے اوسنوں پر خیمہ باد جلال

ایک گل آکھ داؤد وی قبض کیتی اوسجان  
افا للہ آکھیا فاتحہ خیر ا لار  
اگے سن سلیمان دا آکھ سناواں حال

## فقہ حضرت سلیمان علیہ السلام

پیشانی داؤد اسی حضرت سلیمان  
پہنچ دیہاں داؤد کے پسین حرم مستام  
پہلوں اوریا نال سی اوسدا مویا ویاہ  
اوریا واسچہ نوکریں اگے با تفصیل  
جسٹوں اوسدے پڑھن و اشوق ہوئے تیار  
بطش نال نکاح جال کیتی بنی داؤد  
جال حضرت سلیمان نول تخت بہا باب  
ووامرت سلیمان داؤد کھیار رب رحمان  
ورثہ دھیا بنو نول مویا خاص بنی  
کل خلقت سلیمان دی مویا تا بعدار  
میرلوئی مٹھیں اوسنوں واقف کتاب  
مرکت مویا و سی رہندی وچہ حضور  
تالچ اوسدے حکم دی کیتی رب مویا  
جس قسم دی بات کو کر داؤد جہاں  
جس جگہ سلیمان داؤد کرے جے کام  
جے کچھ مال زمین وچہ مویا نے نرے ور  
دلواں تائیں پہنچ کے لوے کڑا وہ مال  
حق مویا ہوو بندے وچہ خشکی دریا  
نشت سلیمان جدول سی اوڈا وچہ مویا  
پہنچے طرے آدمی فوجاں رہن کھنوں

بنی بطش او نہادی مویا مال پچان  
کچھوں کیتی عقد پیر جلال بطش نام  
مویا جدول شہید اوہ کیتی بنی نکاح  
یوسف دی گزار وچہ لکھیا کر تکمیل  
دیکھے قصص الحسنین یوسف دی گزار  
اوس وچوں سلیمان اریسمیاں پاکہ جوہر  
وچہ عبادت جائے گوشتے مٹھا آپ  
وارث بنی داؤد داہو گیا سلیمان  
نالے مویا بادشاہ ملیا ملک تنہی  
آدم حسن پند بھی مویا فرما لہا لہ  
جو کوئی بولے جانور معلوم کرے سب  
کوئی حیرت جہاں دی کھنوں مویا ور  
جھول کر دے امر اوہ لینا می تخت اوکھا  
نرت ہو سلیمان نول خبر پوچا کے ان  
اوسے ویلے آسکے ویندی داؤد سنا  
اوہ بھی سلیمان نول دلوے دس فھر  
اپنے بیت المال وچہ جمع کرے فی الحال  
اوہ بھی دے آن اوہ بندے رت کڈا  
سمجھ پندے اوس قے سایہ گرمے آہ  
کھنوں پریاں موندیاں کچھ موندے دلو



پھر پھر دے جانور مہول کی سزا  
بہرہ و چہ قرآن دے کہیا خالق رب

گرو بگڑے تخت دے حلق حلق مار  
جن انسان پند بھی لشکر او سدرے سب

وَحُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُودَکَا مِیْنِ الْجِبِّ وَالْاِیْطٰنِ فَهَمَّ یُوْزِعُهُمْ  
تیرے چہرے اور اکٹھے کئے گئے واسطے سیماں کے لشکر جنرل سے اور انسانوں سے اور جانوروں سے  
پس وہ مثل بہ مثل کٹھے کئے جاتے ہیں۔

لکھیا وچہ تفسیر دے راوی کرے بیان  
جہاں اوہ او سدرے حکم تھیں چلے اوچھوڑا  
اتنا تیر ہوا وچہ چلے اسی اوہ جان  
اوسنوں وچہ ہوا دے اتنی لگد می ویر  
بھی حضرت سلیمان لوں مورلی پاک حیر  
تا بنے دارب بخشا چشمہ پاک روان  
اوس چٹھے تھیں ٹکڑا پانی تانسا ہو  
جس کھانڈے دی اونہا نول پے نہ فرزت کا  
اتنی وڈی دیاگ اوہ پاک پاک تیر تیار  
پکڑ ویک پکڑ لکے چروں او تارن چار  
تالے کتے رب نے دیوے اے شیطاں  
جہاں نول بھی رب نے کیتا وچہ قرآن  
جسے کریں سلیمان جے اس گلدا نڈر گور  
دیوال تائیں آکھ کے لیندا اوہ پکڑ طور  
یا دریا وچہ اوسنوں سے بار تھجھیر  
سین پاک بھجھے دیوے پاد سیکے پندریوے  
چہ قرآن کریم وچہ تھیں تہی سلیمان  
اندر قصص الانبیار لکھا ایہ مذکور  
چھٹی کوریاں وچہ اوہ چھٹا کمال جان  
سونے چاندی کسوں اوہ ہویا سر پتھر

تخت سلیمان اتنا چوڑا ہے سی جان  
لشکر و جاں دے جانڈیاں سب سہارا  
پاک ہمینہ پندھی شاموں میں کھیاں  
اوسے دن وچہ جائیکے واسطے کپیر  
مولی دے انعام تھیں سنسٹوں یار نڈر  
بھانڈے برتن او سٹھیں بندے بہت انسان  
سچرگان دی اوسنوں حاجت لے کر  
سینے دے وچہ دیکھے چلے دیں پزار  
جس وچہ کھانا فوج داپک ویکے پکار  
سارا لشکر اوس تھیں رنج کے لیندا کھوار  
کرن کما می کم اوہ خاں خاں بہرہ آفتان  
خوردے اوہ سلیمان تھیں کونہ کسے پوجاں  
جن فانا کے نول دیندا دگھ فستور  
ایسے شیلے اوسنوں تیار کریندا پوار  
یا پھر جگڑ میں وچہ اوسنوں کریندا  
چہرے لے لے وقت وچہ پندریوے پوجاں  
کہ شامت تو سارا کرے کن شیطاں  
اتنا پڑا انسان پاک تہی کسے شام نور  
سہینا پاچہ شراب تھیں کی میں کراں  
تالے دھڑو چڑھے کن بھی یا قوت کثیر



سنت سواد سوچہ موسیقی کیتا محل بنار  
 تن سوچہ وال واسطے کیتا رخصت تیار  
 اتنی قوت بنی لوں کیتی رب عطا  
 سنت سواد کی کیتا کال جن سوچہ کمال  
 ایک جاگہ و باروی اندراوس میں مکان  
 بازار کوں ایک سی لہی پوری اوہ  
 سب کا تھی دے وند کشیں بنیا اور مقام  
 سوچہ رخصت و خالصوں نالے مہر و اسیر  
 رخصت ایک قسم سے چاند ہی تھیں بنوار  
 نال رکھانے لکھنے سوچہ سب ڈال  
 اصل اتنے پا قوت تھیں پھر تھے جیوں انگور  
 اور پھر سر شاخ دے طوطے مہر بنار  
 غنیر کے کستور لول پیٹ کیتے بھر پور  
 تخت و چچایا اپنا اندراوس و بار  
 اور انساں کر سیاں بہن و لہر تمام  
 سب کے تخت دے دے تخت کھٹلا  
 نالے ویا قوت تھیں کیتے کھٹے ستون  
 کران روایت دیو جو سے کن خدمتگار  
 شیر کستور مہر جو طوطے سور چکونہ  
 تخت مہر مہر جو طوطے بڑے اسباب  
 جدول سلیمان تخت دے کھٹے سر  
 بنکھ کی کھٹے کھٹے کھٹے جان کھٹو  
 اوہ و و خیر بنا و بنش بنی سلیمان  
 جوڑا مہر کستورال جو سہی مویا تیار  
 بنی سلیمان تخت کے پھر پھر تورات

بنہاں وچہ کیتا کال رستیاں جلا ہدا  
 ایک ایک بنی بنی بنہاں وچہ رستیاں نیکو کار  
 وچہ خلائے و کستور آیا ویاں سنار  
 کیتے جامع ہر رستیاں جا کر بنہاں سال  
 کیتی بنی تیار سی و کھری علی شان  
 او سوچہ جاگہ تخت دے مہر پوری بن کوہ  
 لعل فیروز دے تھیں او سوچہ جڑے تمام  
 سوچے اٹال کر و سوچہ لایاں قابل دید  
 چاروں طرف مکان دے دے تھی لوار  
 پھر پھر مردوں لکھن والوں نال  
 پترال و جوں کھٹے دے بن با و ستور  
 نو لولے مر جان تھیں دے تھے ہر ہا  
 بون حکمت نال جان پھر پھر جانے دور  
 سب کے چاند لول کرسی و مہر ہر  
 پچھلے پاس کھٹے بنہاں ویاں ویاں عظام  
 خاص زمر و کستور اوہ ویاں مہر پور  
 شیب کستور و نساں تے پھر ویاں ویاں  
 طلسم کھٹے ہر چیر پھر کیتی او نساں تیار  
 بون چکن او نساں داس طلسم دے دور  
 دیوال وری پھر پھر پھر لکھیا وچہ کتاب  
 پھر پھر کیتے تخت کھی جاندا مہر کھی  
 غنیر کے کستور لول ویاں تھے نور شہر  
 سب کے کھٹے کھٹے اوہ ہر مہر پور  
 اوہ ستونال لاونے ہارمی وار ویا  
 پھر پھر کیتے کیتے کیتے کیتے کیتے



مہر و کی لولی سمجھ دے کہ حضرت سلیمان  
اندراوس مکان نے عابد رند کے جو  
بدلائی تامل حکم جاں کرے بنی سلیمان  
نگر خانے وچ جو ہوندا خرچ طعام  
چکر چکے ہوندا اگر لے ملک حساب  
خرچ جو اندر خرچ ہے کرے رو کر کا  
صرف اونسا ہے پر از ابن است سو بہار  
اتنی واقف ہوندا ہاں ہر نعمت ہو چہ و  
اتنے کارن منت ملک کرے نہ میل تیار  
چینی قیمت او سدھی کوئی دینا حیا  
اپنی سمجھیں پس کے روٹی کرے تیار  
اوتھے روڈ تیار ہو ہون سور غریب  
کدیں اکٹھاں اوس نہ روٹی کھا دی ہول  
چندم کھانا کھا چکے فاسخ ہوندا سار  
بار میرے اوپر چو تھو کہتے احسان  
درویشاں دیو چہ ہیں ہاں درویش کمال  
ہنیاں وچہ کس ہی ہاں چیر پھریں  
ہرود کے کدیں زبان جے میرا کمال  
عاجزا و گنہگار ہاں بندہ پر تقصیر  
وہو چہ سلیمان دارسیا سدا در کو

وہیاد ہی مخلوق جو کچھ ہے حکم جلال  
وچہ عبادت رندی شاعری رند سے  
پانی او ہر سا پکے سہر و کمال پھر جان  
ہو وے نہیں حساب اوہ کی کر کلام  
ہوندا خرچ ہزار من لکھا وچہ کتاب  
وقت وچ جو او نہاں تھی او ترن چہ خراب  
اگے گوشت داس ڈاکر او آپ اسٹھار  
آپ نہ کر اوں نہیں کھانا پاک ہرود  
اوسنوں نہتہ وچہ پکڑے چکے وچ ہاں  
اوسنوں داسے حوالہ کرے لکھنے  
حارے وچے شام وچے کھے طرف سدا  
نال او نہاں دل کے کھانا کھا کھیب  
انہوں کرے پیش اوہ اللہ و مقبول  
نال فقیراں دل کے کر دیا و ہار  
شکر او نہاں اچھ نہیں ہوندا نہیں بیان  
شاہان دیو چہ بادشاہ شکر تیرا حال  
بچہ میرے حال ہے فضل کمال  
تال کھی او نہ ہوندا تیرا شکر کمال  
تو ہاں بخشیں ہاں کاترا کھ کھیر  
لو کال دیو ہے لکھنا آپ لکھنا

خصیافت کر دینا ہی سلیمان علیہ السلام کے ہر مخلوق کا

رحمت رندی او نہاں ہے ہر باوجود حساب  
لکھنا ہے شکر تیرا ہی وچہ درگاہ  
جل شکر کھستان چہ ہو چہ موجودات

کے روایت و ہر چہ ہر خدا اچھا  
جدول سلیمان ہر کمال ہے جسک شرا  
بارہ چہ جہان کے جتنی مخلوق ذات



صاحب روح ہر چیز جو پیدا کیتی تھی  
حکم ہو یا میں مسجد اراذقی جل جلالہ  
کل خلقت لوں پالتا ہے ایہ میرا کم  
خلقت میری بہت ہے باجہ حساب شمار  
عرض کیتی سلیمان نے یارب پاک خدا  
بیشول بھی تکر بہت کچھ نعمت کیتی دان  
ہو یا حکم جناب یقین و ثبوت و حج پکا  
یارب جتنا کرل میں سب طعام تیار  
اچھڑی وچہ درگاہ دے ہوئی دعا قبول  
تال حضرت سلیمان نے دیواں نوں فرما  
ست کوہاں میدان اوہی دربار کنار  
اندر اوس میدان دے جمع ہوئے اسباب  
ست لکھ ونگاں دیواں نے کیتیاں تھن تیار  
ناسے دے لکھن جو وانگ تالاباں جان

پکدن کل مخلوق دمی کرل ضیافت میں  
روزی ہر یک چیز نوں دیواں نہیں حال  
توں یک عاجز بشر میں مار نہ اتنا دم  
میں تھیں کھانا سہا موسیٰ نہیں تیار  
بے شک تیری خلق واحد حساب نہ کا  
ہے ایہ میری آرزو قبول تیرا فرمان  
تال اوس دم سلیمان نے کیتی ایہ دعا  
باسی ہوئے مولیٰ نہ تازہ رہے دارم  
تازہ رہی چتر سب کچھ نہ وگڑے مول  
برا وسیع میدان یک صاف کرایا جار  
جھاڑو دے کر دیواں نے کیتا صاف منجار  
کھاؤں یوں واسطے باجہ شمار حساب  
چوڑی بات یک دیگ سی ستر گزں شمار  
جیونکر خیر خدائے دئی وچہ قرآن

وَلَقَدْ مَكَّنَّا لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عِشَاءٍ وَتَبَايَسَ وَرَجَفَانِ كَالْإِبْجَابِ وَقَدْ دَرَسَ  
وَجَلَّتْ هَ پ ۲۲ س السماء

جو چاہے سلیمان اوہ کر دے دیو تیار  
لکھن تالاباں وانگ سن دیگاں پیدیاں جان  
وچہ جامع تار حج دے راوی کرے بیان  
چوڑی ہر ایک دیگ اوہ اسی گزں تیار  
گائی وچہ گزیاں باویہ جان ستر  
اندر اٹھ پینیاں جمع ہو یا سا مان  
وانگ پسران نعمتال نظری آون کل  
ہو یا یک تیار جاں گونا گون طعام  
کھڑا کھڑا اپنا ٹھنک جو وچہ ہمار

دیگاں لکھن لے موزن تال ہور قلعے ستیار  
چایاں مول نہ چاندیاں ستریاں کس مکان  
دو ستر تے ست سوار می دیگ پچھان  
لکھن تالاباں وانگ سن چوڑے باجہ شمار  
باقی چتر تال ہور چونہ میں انت شمار  
رہگار یک طعام تھیں بصر یا سپیدان  
کھائے ہر یک قسم دے دیواں کیتے رل  
حکم سنایا دیواں نوں سترے خلق کس دم  
تال جو دیگے دیو سنول سار می خلق خدا



بچھلے ایک دریا تھیں پہلے ظاہر ہوا  
لگی بیٹوں بھلہ ہے یا محبوب خدا  
حضرت نے فرمایا کرتوں ذرا آرام  
مجھ ہی کہندی مجھ توں لگی تھکے کمال  
تا پھر حضرت اوسلوں ونا حکم سنا  
جتنا اوس میدان وچہ کی موجود تمام  
بھونگا یک نہ چھوڑا ہے نہ رچی مول  
وٹھا جاں سلیمان نے صاف پیا میدان  
کھانا ساری خلق دار کھیا اسان پکار  
انتا پیرے پیٹے وچہ ہو یا غرق طعام  
مجھ ہی کہیا ہے میں لقمہ پاک لسا  
اتنے لقمے مورد دوتے کر دیوں آن  
نہیں بیٹوں رب دیوندا یاد کے لقمے کے  
چیکر اسے طور تندہ کرنا سی سیراب  
ابہ گل بن سلیمان نے کہیا تائب ہوا  
بیسر سارے جگہ اتوں مال رزق رسان  
میرے کو لوں ہو گیا یا رب ایہ قصور  
کر نہ روایت جسدن کی وکھوت سلیمان  
جن مجھ ہی وہی کنڈے طبع زین کے سب  
طبع زین کے رب نے رکھے اوپر ہوا  
بعض روایت اس طرح لکھیا ہے مذکور  
اکثر دا یہ قول ہے وچہ قصص الایضاً  
کیا داسب طعام اوس کے لقمے تالی  
اصلی مطلب ایہ ہی کیا جو ظاہر ہو  
چیکر رب نہ ہو ڈرا سپردا پالن مارا

پیش نبی سلیمان دے کر دی عرق کھیلو  
سبھ تھیں اولی مجھ توں کھانا لستو کھوار  
اولی نے میدان وچہ جو مخلوق تمام  
کرنا اتنی دیر تک بیٹوں سپر محال  
جتنی بیٹوں طلب ہے اولی نے توں کھا  
بکو لقمہ اوس نے کہیا اوہ تمام  
م کے بیٹوں ہو کر کچھ بخشو یا مقبول  
نال تجب اوسلوں کہندا ہو حیران  
رکی لقمے نال تدہ سپر چھڑا کھا  
اے نہ بیٹوں بھلہ تھیں آیا شجہ آرام  
مجھے لقمے نال توں ہو حیران گسار  
تال میری یک روز دی ہو دیگی گزراں  
روزی دی اوس بن کسنوں طاقت ہے  
کیوں پھر لوک سارا کے کیتے منفعت حرا  
تیرے با جھوں مالک ہو نہ رازق کو  
دو جا کر ہے کلام جو سنو اتنی نادان  
بخش نہائی مجھ توں شیران نام فقور  
اوسدن بھلہ رہیاسی ہو کر دی وچہ ان  
اوس مجھ ہی توں اوسدن چھڑا بیٹوں رب  
مجھ ہی سلیمان دا کھانا لکھی سکا  
کوئی بھلیاں دیا تھیں بھلیاں دیا  
ریاسی یک جائور نکل کسنوں دریا  
مہم ہوئی شوق توں قدرت شاپ جلال  
انڈے نا تھیں کسے تولد جا ڈرا کو  
کون پئی ہو فقیر دی دم و صبر اسار



# دکتر شاہ موران شاہ مند و دو حضرت سلیمان علیہ السلام

وچھ خراجے مور لکھو ڈھانچا عجیب بیان  
کریاں اوپر سامنے ملک ہزار وزیر  
وہ اولو وزیر جو آصفہ اوسدا نام  
گرہ پگڑے تخت سے پریاں دیو غلام  
سہر دے اور پرندیاں سایہ لیتا آہ  
پرہیجیاں رہی پاکی کرن بیان  
دنیا وچہ نہ کسے والیا جاہ جلال  
حکم ہو یا درگاہ تھیں ملکوں سندر بیان  
شاہی ہفت اقلیم دی اوسنوں ہوئی کھیب  
انہی عزت ہوندیاں کبر نہ کروا منوں  
جھک کرہ فخر اوہ کروا کبر ضرور  
کسی جاندی اوس تھیں کل حکومت راج  
سن حضرت سلیمان نے اندا شکر بجا  
اوہ اوہ اوہ تخت جال آیا اوسکان  
اوم جنس نہ اوس جانظری اوہے کوہ  
ملک کیڑا اسی بادشاہ رعیت سن سبھ ہنور  
اندھنناں کیڑیاں ایسی اوہ سرور  
اوس کیڑے نے دیکھا جال حضرت سلیمان  
جیونکر وچہ قرآن دے دی خیر خدا

اوہ پاک دل داوتے تخت ہی سلیمان  
خدمت وچہ سلیمان دے بیٹھے بانڈیر  
اوہ بھی بیٹھا سامنے مور الہیہ کس نام  
نال اوہ دے کھڑے سن بندہ کچھ کام  
ملک اوہ فرشتیاں سنیا بنی خدار  
یارب تہہ سلیمان نول ونا لیا شان  
جیسا تہہ سلیمان نول ونا رخت نال  
لالی اسے شان دے سی حضرت سلیمان  
نالے ملی پیہری بنیاں خاص عجیب  
تاہیں اوسنوں آنا لیتا میں مقبول  
اوہ تخت زمین کے سٹ کر بندے چور  
ایس پرند اساندا سے اوہ نیک مزاج  
بجہ کے اندر جائیکے کروا احمد ثمار  
رند دے کیڑے کیڑیاں اندر جس مکان  
کیڑیاں والیہ ملک سے اینوں معلوم ہو  
شاہ مند و اوہ نام سا بعض کہن چہ مور  
منن اوہ حکم سہر مندے تا بعدا  
رعیت اپنی سدے کروا ایکو فرمان  
ایت سورت نکل دی تینوں ویاں شاہ

يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ اِذَا تَوَلَّيْتَ فَاِنَّكَ لَتَمْلِكُنَّ لَهُمُ الرِّجَالُ وَالْجِبَالُ وَهُمْ لَا يُفْعَلُونَ  
يٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ اِذَا تَوَلَّيْتَ فَاِنَّكَ لَتَمْلِكُنَّ لَهُمُ الرِّجَالُ وَالْجِبَالُ وَهُمْ لَا يُفْعَلُونَ

کیڑیاں دے میدان تے جھک پونٹے ان  
آپو اپنے ٹھراں وچہ داخل ہوو و جاہ

یعنی نال جسوقت جو فوج نے سلیمان  
ملک کیڑے نے آکھیا کیڑیاں سبھ بکار







ووجا تیرا تخت سے واؤدا محتاج  
تینوں تخت اور کھانڈا اوس اٹھا وار  
کہنا پھر سلیمان نے سن اوسدھی تقصیر  
سرخ کشتی شاہ مور نے توہاں نہیں دانا  
جیکر مووے حکم ناں کھیاں چند سوال  
تاں پھر اوس شاہ مور نے کہیا مقابل ہوا

توں محتاج میں تخت والہ کی تیرا راج  
ایک کشتی تکلیف سے کرو خیال فرما  
کس نے تینوں بات یہ دسی رہتا تیر  
ساتوں بھی کجرب نے کہتا تحفل عطا  
حضرت کہیا کچھ توں بہت خوشی مینال  
اٹساں جوائے زبیرے کشتی ایہ آرزو

قال رب اغفر لی وھب لی ملکاً مینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب

یعنی بخشش منگ کے کشتی ایہ دعا  
جیسٹری لائق کسے دے میں تھیں بعد نہو  
کہنے کہیا اٹساں جو کہتا ایہ سوال  
پچھیاں دے واسطے ایہ گل نہیں روا  
تینوں چاہے کرے اوہ چیز بندشا  
نہیں ہی لائق اٹساں توں ایہ گل نامقبول  
نہں حضرت اس بات تھیں ہوئے کچھ خفا  
دوسو تینوں مورک مسئلہ تھیں کتاب  
کی دسدے وجہ بھیدے وسو کر اظہار  
حضرت کہنا پھر توں معلّم نہ ایہ حال  
تاں پھر اوس شاہ مور نے کہتا حال سان  
تاں جو معلّم بدھ توں مووے ونا نکل  
کیوں جو ایسے وجہ ہے ساری حکمت جان  
ہک تقصیر مینال تدہ لیا جہان نوار  
اوس قصہ تھے دوسر اکٹا اوس سوال  
حضرت کہیا اوس توں تینوں خبر نہو  
ایہ شاہ اسوجہ رکھیا پاک خدار  
ایہ گل کن سلیمان پھر وٹے باجھ شمار

یارب ایسی سلطنت تینوں کریں عطا  
میرے درگاہ دوسر شاہ نہ مووے کور  
اسدھی وچوں حدودی آوے نو کمال  
کیوں جو سانسے ملک دانا لک آپ خدا  
تینوں چاہے نا کرے کی اوسنوں روا  
میرے جہاں بادشاہ کوئی نہ مووے موں  
سرخ کشتی شاہ مور نے کاوڑ کرو نہ کار  
مندرہ جیسٹری تھیں اٹساں توں بخشی ہے اب  
کس کارن اوہ اٹساں توں بخشی رہ غفار  
جیکر میں توں چاند اس کتابی نالی  
ایہ مندرہ اس واسطے تینوں ہوئی دان  
ادنی اتے نا چہرے ہک تھوے والی  
اسدھی خوبی نال توں بنیا شاہ جہان  
معلّم ہو یا مول ایک ونا چہر نہ کار  
کیوں تیری وارتال کشتی رب جلّال  
کہیا پھر شاہ مور نے سن توں یا مقبول  
معلّم تر تھیں قسروچہ ونا مثل عوار  
بدیشک کہیا پیچ توں اے کیرے روار



تیرگی داری پھر اوس کہتی ایہ کلام  
 مشک کہ کیا بنی تے اچھ بھی تو مال بتا  
 کہیا پھر شاہ مور نے معنی ایہ سلیمان  
 اس حیاتی اوپر نامہ کر کریں و سہ  
 کہیا بنی سلیمان نے پس توں بڑی دانا  
 ایہ گل شکے بنی وی عرق کیتی شاہ مور  
 ملی موت تہہ لوں نالے مولوں شاہ  
 ظلم نہ کرنا کسے تے کرنا عدل مدام  
 سلطانم و نے ظلم تھیں وے مظالم واد  
 گھمناک پاک صفت ہاں کیڑا میں مسلین  
 پھر کھی ریت اپنی شاد رکھاں ہر حال  
 جے کوئی میری فوج وچ ہو جاوے بیمار  
 نے مہا سلیمان ایہ اوسدی قال مقال  
 آخر و قتل کوچ جاں کرن لکھ سلیمان  
 کھانا کھا کر چاؤناں یا حضرت مقبول  
 نال ساڈے فوج سے کسی کروڑ ہزار  
 کیرے کہیا سپہ را ارقی ہے گاربا  
 رب وادنا بہت کچھ گھر میرے موجود  
 پیٹے کیا سلیمان جاں کھانا لیا مہکا  
 حضرت اوسلوں دیکھ کے گیا تعجب ہر  
 عرض کیتی شاہ مور نے شروع کر دیا  
 کھاؤں لگ پھر اوسلوں جتنے لوگ تمام  
 سارا لشکر چکے اوسلوں بھوٹا چھوڑ  
 واد واد پیر نال قدر نال تہہ لوں بہار  
 اوسلوں کھانا چکدا کھی یک ٹھہری کھار

کیا معنی سلیمان دے چوے تیرانا مہم  
 کیا کچھ معنی اسدے بندوں خیر نہ کار  
 دنیا فانی وچہ ہے جھپٹ پل سی گزراں  
 تیرے ویا موت و آخر نسب فنا  
 نیک نصیحت مور بھی بندوں کچھ سبنا  
 تکیوں رب نے راو شاہ کیتا صاحب ہر  
 سارے جگ لاکھ لاکھ سے تیرا عالی جاہ  
 ملک رعیت اتنی رافعی رکھ کتسام  
 شاد رکھیں جے خلق توں کھی تہہ شاد  
 میرے جہا صفت کوڈ نہ میرے نہ من  
 لوں او شاد میں جہیں سر لکھ شاد  
 پچھال پھر تیک نہ آدے کہیں ہزار  
 سن بن پھر پستال بہت ہو یا حرم مال  
 عرض کیتی شاہ مور نے جے تہہ ہر حال  
 حضرت کہیا کھنا کر و قہر و مول  
 اتنا کھانا اتنا سال تھیں کس ہر یک بیمار  
 اتنے مولوں ہر جے کھا کر جاوے سب  
 حاکم کال ایسا کچھ ہر جے تہہ  
 کوئی وی ایک شگ تھی اگے رکھی ہر  
 ایہ شگ میری فوج توں کیڑا کر دیا  
 اسے کھی شگ وچہ کرکٹ پاسی سب  
 واد واد کھی شگ کھی شگ واد واد  
 بنی سلیمان ویکھ کے اوسلے جسد کروڑ  
 بہتے لوں چاکھٹ کریں تھوڑ بندوں بسیار  
 اچھ کھی وی ران کھیں و تہہ رجا



حکومت قدرت تدرہوی اوسے نے بیہوشات  
آخر حضرت مرید کے اوتھول ہو کر روان  
اگول من بلقیس دا دیوال ذکر سنا

مقتل تکرہوی پہونچ نہ میں توں عالی ذات  
وچہ ہوا دے کڈیا تخت بنی سلیمان  
چیوں کر نہ بداند بال خیراں شہر سیا

## قصہ ہندو بلقیس شاہزادی

کس روایت رکدن تخت بنی سلیمان  
یو یو سری سب آدمی حاضر وچ حضور  
سب قلمی سلیمان وسم میں تالیف دار  
و کھ طرف پھیر وال چروں بنی مقبول  
کیا حضرت چھ لول ہند لظرنہ آں  
کیا حکم عقاب لول اوسول وھوند  
آکرادھوند عقاب نے چلری بد لول  
گھٹ راکس جو خبر میں اندھی یا مقبول  
حضرت کیا خبر اوہ مقبول جلد سنا  
ہیٹھا سی کس باغ وچ اوہ تھے ہند ہور  
اگول کیٹھرے شہر میں توں آج اسمکان  
نلے حالت کساندی میں سب اظہار  
چھیا میں پھر اوں حق میں اپنی بات  
کیا میں اس شہر و امینوں نام سنا  
چھیا میں اس شہر و اکون کوئی سے شاہ  
اوسدسم شہر اس ملک دا تخت حکومت  
تالیف اوں سرور میں بارال جان شرار  
چل تینوں بلقیس میں لکھا وال دھلا  
میں پھر کیا اوسنوں قلمت ہو جاوے دیر  
تھیکے چھ کے توں پانی ہو درکار

اودا وچہ ہوا دے جاندا کے مکان  
سا پہ کیتا پنگھیاں مہرے با وسنور  
جو کچھ دیکھن کے جاا کروے اظہار  
ہند اندراہ نہا ندے لظرنہ آیا مہول  
یا اوہ سا قلمی کے جانناک مہول  
لے اوہ کوئی خبر اوہ نہیں تال لول  
حضرت کھیا ہند اکھیر میں لول  
چھیر میں اکھیر میں لول معلوم میں لول  
کند میں آج کیا سال اند شہر سنا  
ہیٹھوں رائے دیکھ کے پھیا ایہ فی الفور  
میں پھر حالت اپنی میں سب مہیاں  
حاضر وچ سلیمان و می رندال میں ہار  
کندال سے شہر وچہ رندال میں دن رات  
گھٹ نام اوں مگر وائے کا شہر سنا  
کندال ک بلقیس سے عورت عالی جاہ  
ساری گرد و لاج وچ ہوا وہ صاحب ماج  
تالیف ہر سرور الہ کے ملک لکھ سواہ  
کیا کچھ عزت اوسنوں کیتی رب عطار  
اٹھے شیوں نکلیاں ہوئی بہت اویر  
چھرن دھوندھیندی چھ لول لشکرے اسرار



پانی تارن واسطے مینوں آماہ سلیمان  
 ابرو میرا کم سے شکر و حیرت  
 ایسی او سنوں نظر سی شخصی تیر خیر  
 دوروں او سنوں تار کے دیند اوں تیر  
 تال مہر حضرت دیواں نوں بچیدوں بجا  
 بد بد کنڈا حوروں اُس مینوں کیتا رنگ  
 دُکھا جا بلقیس دا تخت قتلیم الشان  
 تیر گز او سدائے حسن سا تر سرگزاں  
 چائے پائے دے دے سرخ یا تو توں بچ  
 اوں دے تخت دے بچے او ہ بلقیس  
 ناتے مکی بکرا و صورت چند مثال  
 ایسوں ایمان دی او سنوں خیر مینوں  
 جال ایہ بد بد نہی نوں وسیا کھول بیان  
 ایسی خلعت کھنوں کر لو کوئی عطا  
 حضرت کیا خط میں کروا لیں سر قوم  
 بد بد کنڈا یا ہی سچا ایہ ند کور  
 تال مہر حضرت او سنوں تاج کیتا بکران  
 مں بد بد او دے کلنی او ہ بصر  
 لکھیا مہر بلقیس ول خط نہی سلیمان

اندراپنی فوج دے رکھیا سو یا جان  
 تیرے دوروں تار کے پانی دنیاں آ  
 اندر حسن دین دے پانی موند سا  
 وجہ فلانی زمین دے پانی سے بھر لو  
 جاہ تالاب کھائے کے پانی تیر منگاز  
 تال میں او تھوڑ چلے آیا اوں سے رنگ  
 خولی او دے تخت دی کی میں کال بیان  
 جیہ نامال جو تیراں سنوں یا مقبول  
 ہو زبرد چل تھیں بڑے لہریں بچہ  
 اندر حسن جال دے بہت لطیف بلقیس  
 شاو میا جے نہ او ساری ہوئی کے دیناں  
 سورج تال میں پوجا کی قوم و سوزی تھوڑ  
 کنڈا اس دے عرش کچھ بخشو مینوں تال  
 جو تیر ہی اولاد وجہ پانی ترے سدا  
 ہننے تیر ایہ کور پنج مہر جا کی مقبول  
 کیا طاقت جو تھوڑ مہر کھال اس تھوڑ  
 جا تیری اولاد وجہ رسی سد الشان  
 جو حضرت سلیمان تھیں او سنوں ہوئی عطا  
 لکھیا اس دے وجہ سا ایہ مضمون بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنّٰی اَکْتُوُا عَلٰی وَاَنْزِلَیْ مَسٰی سُوْرَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنّٰی اَکْتُوُا عَلٰی وَاَنْزِلَیْ مَسٰی سُوْرَہ  
 دو جا اندر خط دے ایہ لکھیا تہ وال  
 اکھ سب کچھ مضمون سی حقوڑا حسب کسند  
 بد بد تال میں حکم کیتا ہی خنداز  
 شاو میا بلقیس نوں جاکے دیند تال

اول میرے سامنے تیسرا نہ آجے  
 آ جا میرے پاس تال میرے کسند  
 ہر لگا کے اپنی خط لوں کیتا بند  
 لے جا میرا خط ایہ اندر رقت سب  
 دیکھاں او اس خط و اولوے کرا جواب



ہندہ ہر لے کے خطوں آیا شہر سبا  
 چھاتی اور اوسدے رکھوتا فرمان  
 سردار میر وزیر کچھ لکھتے ہیں  
 دیکھا جال میں پھول لکھتا ہے سلیمان  
 نالے لکھا اوس نے خط و چہ اید فرمان  
 و سوسن اس خط و اوسے کیا جواب  
 اس میں ہوا ہر لے ہاں صاحب زور فرید  
 شہر تال جو حکمران دی اپنی مرضی ہو  
 کہیں لکھی بلقیس جو لکھا ہے سلیمان  
 جے ہن اوسے حکم تھیں اسیں کراں انکار  
 ما و شہاں دیناں نہ لائق جنگ فساد  
 ہر لے ہر لے سر طالع جو کھن بڑی دلیل  
 اپنی جیکر اسال ول پاس سلیمان و صا  
 ہے او ہر اسنیو ندا شہنشاہ اسالان  
 نالے ہے او ہر اکھدا ہاں میں بنی خداد  
 بنیاں لوں اسلام و اموند اشوق کمال  
 جے او سچا بنی سے مدے لے نہ مول  
 پہلوں اوسدی کراں میں ایہ انزالش سب  
 کہیا وزیر میں ٹھیک سے یہو صلاح کار  
 تال پھر اوس بلقیس نے تھکے کر تجو مز  
 ست اناں سوئے نہاں ست چاندی ناں جان  
 رواں ہوئے جلدی چیراں ایہ اوٹھا  
 ایہ چیراں بلقیس نے بھجیاں طرف حضور  
 جدولی ہوا تھیں خبر اچھی سنی بنی سلیمان  
 شہر سی و بار دی اگی ہے دیوار

ستھی سی بلقیس اوہ مونہ تے پلو پار  
 جال تال اوس فیکیا بہت ہوئی حیران  
 میری طرف سے خط ایہ سٹ گیا ہے کو  
 میرے نال مقابلہ کساں نہ کرنا آن  
 آہو میرے پاس سب ہو کے مسلمان  
 تال اوہ اکوں بول کے لگے کہن شتاب  
 جبکہ و لیسو حکم تال کرساں جنگ شہید  
 ساکوں جو نہ لکھسو غدر نہ کرساں مول  
 آہو میرے دین تے ہو وہ و مسلمان  
 شک نہیں جے او نہاںوں کرے لیل خوار  
 و صا ہوندرے جس ملک تے کوینے پر باد  
 ستھو اون جے او نہاںوں کرے مار و لیل  
 عسرت عظمت اساندی و لسی سب اڈا  
 اسدے نال مقابلہ نہیں آسا و اشان  
 پہلوں و سنوں بھیجے مدیہ کوئی بنار  
 راضی او نہ ہو وندرے ہر لکھتے نالی  
 نہیں تال راضی ہوئے مدے کرے قبول  
 چھوٹے آئے دیکھے جیہڑی تری رب  
 جیو نہ لکھ مرنی نہ پ دی ساڈا کی انکار  
 طرف بنی سلیمان دے بھیجی ایہ ایہ حیر  
 ست پر دے زلف تے لکھتی تری رواں  
 پہلوں جاسلمان لوں و قی حیر ہوا  
 لکے اوسلے لکھی آوندے میں گے دور  
 سد کے اپنے توڑاں کیٹا ایہ فرمان  
 جھٹوں ہر کوئی لنگو کے او نہاں چیر بار



او تھوں اٹال ست ست آنوں تھیں پٹا  
 آہی چاندی سونوں اوہ دیوار کھام  
 موجب حکم طر زمان تری کیتی تھیں  
 دھٹی اوہ دیوارہ جال و نہال کیلاں آر  
 آگھن لگے اس جار کی ساڈا مقدور  
 جس پے اوس جگہ تے نظر پوئے نے جا  
 دیکھ او نہانوں دیوچہ فکر پیا یہ مہر  
 خنیاں اس مکان تھیں اٹال مولاں ور  
 شاید ساڈے واسطے ہو یا ایہ قریب  
 آہر سو جال سوچ وے حاضر ہوئے جا  
 کھنڈر اں کھوئے رکھیاں پیش حضور  
 حکم سنایا او نہانوں میں نہیں جائے کمال

بھی پرے زلفوت دے لیا پست اوٹھا  
 سی شہابی وربار اوہ عالی شان مقام  
 اچران لول بلقیس تھے پوئے تھے ان وکیل  
 خالص سولے چاندیوں مہولی گل بنا  
 ہے ایہ سولے چاندیوں گل جاگہ مہر  
 جھوں اٹال تھی نے لیاں سن پیر  
 مہر کے سالوں با و شاہ پڑے کے پیر  
 اوٹنیاں ساڈے کول میں بنال چوہر  
 جیکہ ہوئی بات یہ مہول نہ تھیں زیب  
 وچہ خدمت سلیمان وہی اندا اوب بجا  
 ویکہ نہی سلمان نے کسے نامنظور  
 جیو نہر خرقہ آن وچہ وئی رب جلال

قُلْنَا جَاءَ سَلِيمَانُ قَالَ آمَنَّا بِمَا آتَانِي اللَّهُ حَقًّا مِمَّا آتَاكُم  
 بَلْ أَنْتُمْ بِمَعَادِ بَيْتِكُمْ لَاحِقُونَ

یعنی جال بلقیس و ایلچی پوئے آ  
 کہا تھیں سنوں مال وہی کرے ہوا ہوا  
 جا ہونے کھنڈر آپ رہو جو شہ جال  
 نے آواں گے او نہانوں کھانڈے وھو  
 ولت دے او نہانوں مہول مال نکال  
 واپس ہو گئے ایلچی سن کے ایہ فرمان  
 جیو نہر او نہانوں مہولی واد کھانڈے شہان  
 سو تار و ماوس جاقدر زر کھنڈے خاک  
 وٹھا جائیماں و اجدول اسال ہر بار  
 کھنڈے کوٹال وچہ اوہ عالی شان مقام  
 چوہال اٹال دے گئے اسیں بنا سوئے

یاس نہی سلمان دے کہیا بنی خیر  
 بہتر سنوں لسمال تھیں رب کیتا آباد  
 پرٹ او نہانوں جاکہ ہوا و نہر لہر لال  
 جہاں مال نہ او نہانوں کھنڈے کوٹال ہو  
 ہون بہت مہر و نہر نہر بہت مال  
 حال گے بلقیس دے کسے مقام بہر  
 سچہ اگے بلقیس دے کسے مقام بہر  
 اتنی دولت او سنوں کھنڈے کوٹال مال  
 مہول فکر سب اسال تھیں تھیں ہر ہر  
 لعل لال تے یا قوت تھیں ہوا جوت تمام  
 ایساں او تھیں زلیاں سے وٹھیاں او ایسا



لعل لعل بھی اوسلوں سرگز نہ پرواہ  
 مور وئی ہر چیز اوس دل تھیں جان حقیر  
 سنبال جان بلفیس نے ایہ سارا مذکور  
 من اور مالش واسطے بھیجاں چار سوال  
 بے شک اوس دنیاں پھر کے اوال ایمان  
 اچھ گل کر بلفیس کے پستی اچھ تجھ پر  
 صروال والا سبہ نول یک لباس پہنا  
 لہجیاں نول سد کے کیتا نال تیار  
 کہنا جاسلیان نول ایہ چہرین غلام  
 دو جا باجھوں چھکدے موتی مک منگوا  
 ایسی موتی نول چھک اوہ کر دو سکوپار  
 بیجا کھوریاں کڈتے مور ناکت کھیاں  
 کیتا حکم جو انہاں تھیں کنڈال کرتے جدا  
 چوٹھا فیشہ سکھنا نال کیتا رسال  
 جو پانی نہ زمین تھیں نکلیا سووے مول  
 قاصدال نول سمجھائی کے چاہے ایہ سوال  
 جال قاصد بلفیس دے پہوچو وجہ حضور  
 حکم دیا سلیمان لے سنکدہ زور بشام  
 حاضر ہوئے ان اوہ جدول بیدریاس  
 نوکر اپنے سد کے کیتا حکم بنی :  
 لگے ہتھ وھوان جان نوکر نفر کھلون  
 کسے اونہاں تھیں فھوتیاں تلیاں تھان جان  
 جنہاں وھوتیاں انگلیاں اوہ ہر سبہ غلام  
 عادت فورت مرووی ایہو حال تہنیش  
 ڈٹھا جان سلیمان نے موتی پیش منگا

ایسیاں چھراں طرف اوہ کروا کڈل نگاہ  
 باجھوں مستم ہونڈے نہیں کوئی تدبیر  
 کندھی جے اوہ بنی سے متجزہ کرے ظہور  
 کرو پوے جے حل اوہ ہیکا بنی کمال  
 چھوڑاں مذہب اپنا ہواں مسلمان  
 مک سولونڈا سد کے نالے مور کینر  
 لگو جہی تمام وی وی شکل بنار  
 حکم سنڈا اونٹا نموں کرنی ایہ زوار  
 انہاں وچول لونڈیاں کرے جدا تمام  
 وئی دے وجہ پائیکے دتا بت کرار  
 باجھ کسے مھیار دتے تال اوے اعتبار  
 رلیاں ملیاں بھیجاں طرف بنی سلیمان  
 جو مھول ناکند اوہ ولوے جدا بٹا  
 بھر ولوے سلیمان ایہ لے پانی نال  
 نہاسا نول برس کے ہوا سوگ نزول  
 طرف بنی سلیمان دے بھیجے جلدی نال  
 کیتے پیش سوال وہ چارے نا دستور  
 کروا ساوے پیش اوہ لونڈیاں اتے غلام  
 پہنہ میں سبہ نے لگو جے لباس  
 ہتھ وھوا واونہاں جتنے میں نہی  
 سر انگشتاں کسے لے لکھاونہاں تھیں مھو  
 دیکھ حوالہ بنی نے سارے لے لکھیاں  
 تلیاں وھون والال لونڈیاں ہن تمام  
 سو گیا حل سوال ایہ موتی ہویا پیش  
 او سدے وجہ سوراخ وانا نام نشان لکھا



ہاں کٹرے باریک نوں کیتا حکم کتاب  
 اوسے قے اوس نے وٹا چھیک نکال  
 پھر وہ گھوڑیاں کندے ہوڑا کند منگا  
 دانہ سمٹھا اوٹھاں دے اگے رکھا آن  
 بعضیاں کتا ویرھیں دانے طرف تھیاں  
 جلدی کیتی جہاں گے اوہ من کند بھیاں  
 پھر وہ شیشہ قاصداں اگے رکھا آ  
 سن حضرت سلیمان نے ترے کیتا فرمان  
 دوڑے گھوڑے خوب جاں چھٹا پسند آ  
 حل کروئے بنی نے چارے جدول سوال  
 دیا بلقیس نوں سارا اوٹھاں میان  
 سمجھے تر طاں اوس نے کیتیاں خوب ادا  
 سن حالت بلقیس نے دیر نہ کیتی مول  
 کرساں دن قبول میں حل اوسدے دیہار  
 یک سوچت کینر کال نالے بہت سپاہ  
 مے سی ہاں وزیر جو وڈا قابل کار  
 رخصت دیئے وٹوں بہت کیتی تاکید  
 ایہ گل آکھ وزیر نوں ہوئی جلد روان  
 آندے بلقیس دی کہیا آن ہوتا  
 پلپاں لے بلقیس نوں شینگے ہتے وال  
 بیٹی مے اوہ پیری دی پریاں عقل قلیل  
 ایہ گل کر کے دیاں نوں خوف پیا وچہ دل  
 سن حضرت سلیمان نے دیاں وی تقریر  
 رستے وچ بلقیس دے ہاں تالاب بنا  
 مچھیاں لے مرغیاں اسوچہ وٹیاں چھوڑ

کراسدے وچ چھیک نوں برکت پے ہاں  
 کسے نہ جاتا نوں ایم حکمت مہی کمال  
 اگے بچھے بنی نے وٹیاں سبہ بہار  
 بعضیاں دانہ اوٹھاں پھیں جلدی لگیاں کھان  
 حضرت کہیا ہو گیا اچھ بھی حل سوال  
 جہاں کیتی دیر مے اوہ ناکند عیاں  
 باجھ زمین آسمان دے تالوں دیو بھرار  
 گھوڑیاں نوں میدان چہ خوب طرح دوران  
 شیشہ اوس پسندوں وٹا ترے بھرار  
 خلعت دیئے اچھ لٹور وٹے فی المحال  
 مے وڈا وی نشان اوہ پیغمبر سلیمان  
 عزت برکت معجزے کیتے رب عطاء  
 کند می بیشک بنی مے اوہ رہا مقبول  
 ایہ گل آکھ زبان پھیں ہوئی ترے تیار  
 خوب لباس پہنا لکے نال لسی ہمراہ  
 تخت حوالے اوسدے کیتا قیمت دار  
 کرس خنات تخت دی کو شیش نال خرید  
 ترے موالے بنی نوں خبر پوچا جانی آن  
 نالے دیواں بنی نوں ایہ گل آکھی آ  
 نالے اوہ کم عقل مے وڈوں نقص کمال  
 پلپاں لے جو وال میں ایہ پوچا اوہ لال  
 چہ ایہ پرچہ چھوڑے تال بھارے تال  
 اس آکھ شیش واسطے کیتی ایہ تدبیر  
 دتا اوس تالاب نوں پانی نال بھرار  
 پیری ویرا و سدے شیشے دی پل جوڑ



اگے اپنے تخت کے کستا یہ سب کام  
جسکے لئے کھل اوہ مول نہ سمجھے بل  
اسنوں جھاگن واسطے تہ بند لئے اوٹھا  
اے کارن بنی کے کستی ایکہ تجھ نہ  
پھر وزیرال واسطے کستا یہ فرمان

اوہی بلقیس جال اوہ اس مقام  
وصوئے دے وجہ اپنے یانی سمجھے کل  
پہیاں والے وال بھی نظری جان آر  
معلم سب ہو جاوسی اوسدی عقل مہین  
جسکو نکر خدائے نے دتی وجہ قرآن

قال یا تھا الملک ایا کنت یا قتی بعز سہا قبل ان یا توئی مسیلمین آرنے

یعنی اے درباریو کہیا بنی سلیمان  
بیٹھ اوس بلقیس والیاؤں تخت اوٹھا  
کہیا بنی دیوئے جمال و چول بول  
اتنی جلدی کراں میں یا حضرت مقبول  
میں کستا دے پھیپاں لیا وال تخت اوٹھا  
لفظ امانت اوسنے کیتا تدول بیان  
اس کو قیس تجھے بولیا ووجہ امور وزیر  
اعظم اکم خدا پیداے سی اوسنوں یاد  
کہندرا وہ سلیمان نول میں اوہ تخت اوٹھا  
ایکہ گل کر کے اوسنے اعظم اسم یکار  
حکم و تاسلیمان لئے وے وقت کتاب  
دیکھاں اپنے تخت نول کے بلقیس کھان  
سن کر حکم نڈال مال وے دم فے انفور  
روپ سجھاوٹ تخت داوتا سہ وٹا  
وٹھا اپنا تخت جال مڑ مڑ کرے نظیر  
ایسوی سہا تخت سے پیرا بھی بلقیس  
اگے ہی اریساں کے معلم کرایا حال  
حکم کر کے حسن چیزوں حاضر ہوئے ان  
لیا جاول بلقیس کے پنا تخت پچھان

سے کوئی اندر کستا ہے ایسا مرو جوان  
پہلے اوسدے اون قیس حاضر کرے لیا  
میں حاضر کراں گا تخت کستاے کول  
اوٹھن دیاں نہ تساں نول مقاموں مول  
کراں میں بڑا امانتی کراں زبان نہ کار  
لئے سن اوں تخت کے گوہر عالی شان  
اصف جہان نام ہے لکھا وجہ تفسیر  
برکت اعظم اکم دی ہر کم دا اوستاد  
اکہ جھک تھیں پشیم حاضر کراں لیا  
حاضر کستا تخت اوہ اندر اک بیکار  
بدل دیو اس تخت دا جو اوٹلا باب  
یا اوہ نہیں پچھانندی سے اگے نادان  
پٹ جڑا ویاں نہ جڑیا ہوری طور  
اچھ اننوں بلقیس بھی حاضر ہوئی آ  
م کھن لگا اوسنوں اصف مرو وزیر  
کہندی گویا ایسوی سے پیرا تخت نفس  
سے حضرت سلیمان کے ردا فضل کماں  
تا اگے آئے اسیں بھی ہوئے مسلمان  
معلم ہو یا بنی نول نہیں ایسی نادان



لے گئے پھر بلقیس نول اندر شیش محل  
دکھا جال بلقیس نے اوہ شیشے والی  
تہ بند اپنا اوٹا نول چائس جلدی نال  
دیکھ شیشی بی نے کہتا ایہ فرمان  
شیشے والیہ فرشتے اندر صحن کسار  
سن بلقیس اس بات کو نہیں بہت ہوئی کشمکش

جسوجہ اوٹا لالہ وی تہ رکھی سی گل  
پانی اوٹنوں جانے لگی عقل تھیں بھٹک  
پلیاں تھیں سلیمان نول نظر سوا و والی  
پانی تہاں مول ایہ سے گا کچھ عیاں  
نیت کارن جرم میں شیشے اس مقام  
آخر ایہ گل آکھ کے ہوئی مسلمان

رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمَانَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

یارب کیستہ ظلم میں اوپر اپنی جان  
ساری کمال فکر کچھ لفتح نہ پایا مول  
آندامن ایمان میں ساتھ بنی سلیمان  
قصہ کو تہا جہول اوہ مسلم ہوئی صفا  
اگے اس تھیں ہی دست سو حرم بھمان  
سویاں اس سمیت ہن کی اوپر والی خبر  
تھیں پھر تھیں اوٹنوں پیداکھتار ب  
گیتی ہی تیار پھر نورہ پاک و وار  
کیستہ امور تیار پاک بڑا عجیب مکان

کر کر لوجا ویوں وی میں ہوئی نادان  
اولٹا گھانا عقل و اینوں مویا حمول  
نال خداوند پاک ہے جو سے رب جہان  
نال اوٹنے سلیمان نے کیا نکاح پڑھا  
تھیں سو بی بیال وچہ تفسیر بیان  
پریاں والا آخر ایہ چلیا آتا نال  
تائیں اتنے وال میں پلیاں اوٹے سب  
والال اوپر لائے وٹے سب اوٹا  
اوسے وچہ بلقیس نول آرکھیا سلیمان

عَلَمَ ۝ ہاں بلقیس کے پیچھے ہمراہ حضرت سلیمان علیہ السلام

لکھیا وچہ کتاب ہے دیکھا ایہ بیان  
سیر کر نیت تخت لے جا و اوپر ہوا  
وچہ فلاںیاں بالوال قدرت رب جلال  
تہاں چکر مہو نول کہتا ہی خسار  
سرت دریا وال وچہ کہ کچھ چترہ سا  
دکھا جال بلقیس نے ہنہرہ آب روان  
بھی دریائی گھوڑیاں لالی کچھ بہار

پاک دل اوس بلقیس نے کیا بی نول جان  
شہنوں بھی پاک روز مال کچھ لوجہ ہوا  
میں بھی پاک دل جیسے دیکھ مرور ہوا  
اندر اوٹاں جزیراں چلے تخت اوٹا  
لے گئی تخت اوٹا لے گئے اوٹے تخت ہوا  
بہت ہوئی مسرور اوہ باہر حد بیان  
نال پرانے اوٹے جاوے پارا وارا



اونسا ننوں بھی وکھ کے بہت ہوئی مسرور  
 حکم نہایا دیاں لوں پہنچنے بول  
 سن کر اگوں دیاں لے نہایت مقبول  
 وواہا درو پوسے ہک سمندر وں نام  
 وونگئے وچھ سمندر الیٰ سمندر اوہ سمش  
 جسکے ہوئے حکم تال اکھاں و سنوں جا  
 اچھل سن کے نکلی باہر اوہ شتاب  
 جسکے و سنوں حکم ایہ کیتا تال حضور  
 سن کر حضرت اونسا ننوں حکم و تالی الفور  
 تال پھر لک دیاں لے اوپر سمندر جار  
 نکل سمندر وں آپ تھیں نہ کرن خوف خطر  
 بہتی واری اونساں نے تیتی جدر وں پکار  
 تال پھر اگے اوہ دے کیتا اوکھاں بیان  
 اچھل سن کے و سنوں آئی بہت پسند  
 مشکال پائیں بنہ کے حاضر کیتا آ  
 ویکھ بنی لوں نور گیا کند اوہ و امان  
 تال پھر حضرت و سنوں کیتا ایہ منشور  
 جاتوں اوس جھریوں گھوڑے پکڑ لیا  
 عرض کیتی اوس دیو لے ایہ مشکل کار  
 حضرت کیا کس طرح ہوئے پھر تجویر  
 کہند اوہ چرخ شمیر پانی بیون آ  
 اپنے دیو ویر کچھ کچھ میرے نال !!  
 خالی ہووے جدر وں اوہ پھر تے تال تال  
 حضرت لوں تجویر اکھ آئی بہت پسند  
 کہ ایہ تجویر کچھ سمندر جلدی نال

وٹھا گھوڑاں تحت جال اڈ گئے اوہ ور  
 پکڑ لیا واونسا ننوں جلدی میرے کول  
 ساڈے کولوں اسپ اوہ پکڑے جان مہول  
 باغی ہو کے آپ تھیں چھپا رہے ملام  
 جدر تک زندہ تھیں ہوئے نہ بد گمش  
 و نیا تھیں سلیمان لوں کیتا فوت خدا  
 تال پھر و سنوں پکڑ کے لیا وں پیش جتا  
 اوہ وریائی گھوڑاں لیاوے پکڑ فاقہ ور  
 جھول پکڑیوے پکڑ کے لے آوہر طور  
 نال بند آواروے تیتی ایہو ندا  
 فوت ہو یا سلیمان اوہ جس و آتینوں ڈور  
 سن کے اوہ سمندر وں نکلیاں جلال مار  
 چل بن تخت سمجھ لے فوت ہو یا سلیمان  
 تھڑے ہو یا جدر وں اوہ والی وناں کند  
 نال غضب ہے بنی نے وٹھا نظر اوٹھا  
 تال رساں تسانے کرو کوئی فرمان  
 جسکے جان بچا وئی تینوں سے منظور  
 جیسے کھنڈ نال میں اوٹے وچھ ہوا  
 باجھوں کسے فریب دے پکڑن اوہ وٹھا  
 جو کچھ ننوں پکڑے منگ لیا تھیں چیر  
 تینوں اوہ محلے مورال خیر نہ کار  
 اوس چشمے تھیں جائے پانی ویاں نکال  
 پیکے نمون مست جال پکڑاں تھیں تال  
 تھیں اوہ نال پھر دیو بہادر چیر  
 جالی گھوڑے پکڑ کے لے آئے فی الحال



وے عمر نماز دے حاضر ہوئے آن  
وے یمن لگے اونہا ندی خونی کنی خدا  
اوسے وے دیوں بھیجا پاک جناب  
حب و نیا وچہ ہو کیوں ایسا توں مشتوں  
من کر چھڑک خدا بندہ می روئے باچہ شمار  
بنیاں جدوں نماز تھیں چھڑک ملے سطور  
لمبیں کا جیس رجب کے کراں نماز قضا  
وے نیا مگر نمازوں جو کوئی دے بھلا  
اوسے یے پھر جاوے تے تمامی اگر  
جنہاں مگر نمازوں ضائع کیسا سار  
لوہا لون کوئیں دیاں عمال گئی وے  
چھوڑ پڑی سوا غفلتال سستی دلوں گوا  
کرن رفایت جلدوں پھر پھر سلیمان  
سورن محبوب وار بے وے تا کچھ پھیرا  
گھوڑیاں دے پرکٹ کے وے سپا وے تار  
گھوڑے تازی اونہا ندی نسلوں میں تمام  
اوس ہندوں دیوںوں رکھیا اپنی نکل

عجب لطافت اونہا نکل بخشی رب جان  
تال جو وقت نماز والگا ہوں قضا  
طرفوں خالق پاک دی اندی ایہ جناب  
وے وقت نماز آیا وے رہ گیا نکل  
سر سجدے وچہ وال کے کستی استغفار  
کیا کچھ حالت اسانہ می پھر کر کے غور  
ایسے مومن کسست نکل کیوں تے ملے سورا  
اندر دوزخ وے دیوںوں ملے سی جا  
کیوں اوہ کیتے معالے عیب قصو خطا  
اج اوس کار و بار نے نفع نہ دیا کار  
کدیں نہ دل و می خوف تھیں کیسا یا خدا  
سر کلم تائیں چھوڑ کے کریں کسا زادا  
کستا تاب ہو سکے طرف نماز و صیان  
کرتی تال سلیمان نے عصر کسا زادا  
پیدا ہوئے نہ پھر اوہ سرگز وچی وار  
اندر قصص الانبیاء چھوڑ کرے ارتقام  
تس اوہ گھوڑے پکڑ کے اٹھتے ہیں نکل

## فتح گردان حضرت سلیمان علیہ السلام شہر صیدون

کے جنرے وچہ تہہ چھیر سلیمان کو  
کھنڈاں کس شہر چھوڑا پورب نکل  
سینٹ پڑا اوہ شہرے صیدول اسد انام  
سورگ اچھی زمین کس سرگنی اوہ دیوار

توں جو وچہ چھیریاں پھیل پھر سار  
اکہ سادیں اسانوں چھوڑ دی سار  
وچہ جنرے شہرے سنیل اس دی کل  
پتھر دی دیوار سار و سارے گرد تمام  
بارال او سو وچہ برج میں ہے باچہ شمار



اوپر ہر ایک پر چلے ہر ایک ایک طبل بچیان  
 ڈٹھا و چھاپا و شہر سے ڈٹا ایک میدان  
 سنگ مر مر تھیں سب وہ ہوا مکان تیار  
 اوپر اس میدان سے شہر کھلوئے و  
 پتھر دے اوہ شیریں و شست ناک کمال  
 نانے گروے اوہناں کے کئی جناور ہور  
 اندراوس مکان سے و ہر یا تخت زرین  
 چار ہزاراں لونڈیاں صاحب کن جمال  
 ایک لونڈی تھیں تلوں میں کھیا مقوعہ پا  
 نانے ایہ جو شیریں و تلوں تھور عقاب  
 کیوں ایہ برجاں اوپر میں رکھے طبل نشان  
 لونڈی کہیا ایہ جو عورت تخت نشین  
 عنکبوت اوک شاہ واسکا اصلی نام  
 بیچم میں ایہ جانور جیسے شیراں کول  
 اوہ آوازہ اوہناں و جاندا دور دراز  
 دو جا ایہ جو شیریں سمجھیں نال قیاس  
 گھل جو لوسے شاہ دو ہاتھوں انساں شیر کول  
 جھوٹا مہر ہے شخص جو یارن اسنوں شیر  
 اس خوفوں ناکسے کے ظلم کریندا کو  
 باقی برجاں اوپر چور کے طبل بچیان  
 جنگ کرن لوں جے کدراے کوئی غنیم  
 اوچا کو غا انساں و اسدے لوک تمام  
 خبر منو جافے شاہ لوں آیا کوئی غنیم  
 اس لونڈی نے مجھ لوں و سا ایہ حال  
 ایہ حالت اس شہر دی میں خود و دھڑی جا

نانے اوپر سیدے ہر ایک ایک ڈٹا نشان  
 اندراوس میدان سے عالی شان مکان  
 اوپر اس مکان سے اوچا ایک مینار  
 نانے ایک عقاب بھی بیٹھا آوہم رو  
 سوئے اسنوں عقاب اوہ بنے طلسم نال  
 بیٹھے حلقہ مار کے سوئے مور حیکور  
 بیٹھی اوپر اس کے عورت ایک حسین  
 بیٹھیاں گروے اوک بڑی لیاقت نال  
 سے ایہ عورت کون جو مٹھی تخت سحر  
 اوپر منائے کاسنوں رکھے وں نشان  
 مطلب کیا جاوراں مینوں وں بیان  
 سے ایہ بیٹی شاہ دی صورت مند حسین  
 رب سدا ہے خلق تھیں پوچن لوک تمام  
 شاہ دی پوچا وقت ایہ سارے پوندے لول  
 پوچا کارن اوندی خلقت سن آواز  
 دو بندے جد جگر دے آون شاہ دے اس  
 شیراں لوں اوہ دے کل حقیقت کھول  
 سچا جان بچائے کے واپس آوے پھر  
 کل رعیت شاہ دی و سدا میں راضی ہو  
 نانے اوہ جو اوہناں تے کھلے بلند نشان  
 آئے و جدے طبل ایہ پاوں وند عظیم  
 اوون کھلے نشان ایہ یکھے خلقت تمام  
 ایہ بھی لے کے فوج لوں کردا جنگ عظیم  
 کہیں ایہ سامان سبیاں جانور نال  
 ایسا عمدہ شہر میں ہور نہ ڈٹھا کار



جاں الہیہ قصہ دیوئے کیستہ سہ بیان  
دیو پر یاں انسان بھی ہوون سہ تیار  
سہ لشکر نے بنی دا اندر حکم سجھا  
تخت چروں اوس شہرے پھر کر پوٹھا ان  
و دشمن کوئی آگیا حال لیا اوس شاہ  
اور زمین اوٹا ریا تخت بنی سلیمان  
دیو ال نول فرما سیا دھا واکر و شتاب  
دیو تلواراں کھنچ کے نکلے وچہ میدان  
آخر دیواں ہار یا جت گئے کفار  
آخر اوہ بھی ہار کے چھڑ گیاں میدان  
روسیں بھی رل کے دیواں پر یاں مال  
اوٹے سارے جمع ہوئیں کے ایہ فرمان  
سہن مال کستا رکھے حملہ کیسے وار  
دیکھئے شجاعت فوج دی اٹھیا شاہ میدان  
لشکر تیرا سال اچ کر وٹا یا مال  
تاں پھر حضرت داوود نول وٹا حکم سنا  
اکھیں دیو چہ داوڈ نے مٹی وئی ڈال  
چھوڑ دتا اک شہر نول بنی خدا دے پھر  
نویسے کہندے ڈٹے اکھیں لیاں کھا  
لشکر پھر سلیمان واکر دا مار و مار  
لٹ کے سارا شہر اوہ کستا مار و مار  
اوہ لڑکی تے اسدیاں لوڈیاں چار ہزار

سن کر حضرت فوج نول تر ت کیتا فرمان  
یہں اچ شہر میدان وچہ جا ماراں کفار  
بیٹھے اور تخت دے اوڈھی گھن ہوا  
وچن لگے ٹپل اوہ اوڈے اوہ نشان  
جنگ کرن نول نکلا لے کے بہت سپاہ  
اسی اوٹا اپنا اندر یک میدان  
فوج تمام کفار دی کر دیو مار خراب  
کفار ال دی فوج وچہ بیا پایا کھسان  
پر یاں وچہ میدان دے آیاں وچہ وار  
آو میاں نول بنی لے پھر کیتا فرمان  
فوج تمام کفار دی مار کر دے حال  
آئے وچہ میدان دے دیو پر یاں انسان  
آخر سارے ہر گئے جت گئے کفار  
بول ہو ہول سلیمان نول کہند اوہ بلوں  
کس سچنی لے آبیوں لڑن اسائے مال  
اکھیاں کر بلوں نول خاک اکھیں وچہ پا  
وگا انہاں ہر گئے حکم خدا دے نال  
اوس کافر دی لاش نول کتا گیا اوہ شہر  
واللہ اعلم حساندا اصل بیت خدایا  
ووزر خ واخل جابوئی سارہی فوج کتا  
رہ گئی بیٹی شاہ دی صورت مرثیہ وال  
آزریاں اوٹھول پوٹے کر کے تخت ہزار

نکاح کردن حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ میدان و  
احوال گم شدن انجمن شری



واپس ہو صیدوں بخش جدوں بنی سلیمان  
 بدلتی شاہ صیدوں دی اندری ہی جو نال  
 سوچا مسلمان تولے آدلوں ایمان  
 جیکر میرا باپ بھی بدینوں دیہو میللا  
 حضرت کہیا انسان اوہ مار کیتا قتل عام  
 آکھن لگی جو پس اوہ ملے دیہو مسلمان  
 وخص جان سر باپ واوگ پی بخش کھا  
 پھر اوس تائیں دیکھ کے رونی زار و زار  
 اب پیرا سنوں باپ واٹھ نہ و سر یا مول  
 تال پھر حضرت اپنا عہد کیتا اوس نال  
 ایہ بھی بتی پری دنی آہی بہت حسین  
 آکھن لگا اوسنوں صورت بن انسان  
 مہم ہوندا باپ داتینوں در و مکال  
 آکھن لگی کون اوہ دیوے بہت بنا  
 ویکھال ٹیکر باپ وی سکوں بے تصویر  
 و پس نہ سلیمان تول رکھیں اپنے گول  
 لے کے مورت باپ وی رکھی اوس حصیا  
 چالی دن تصویر اوہ یو جی اوس نکال  
 ہندری ہی سلیمان دی حکمت والی جو  
 نالے اوس نہیں ہو رہا کہ مہوی وڈی خطا  
 مک وڈی اٹھی عید ہی راوی کرے بیان  
 مڑی اک منگا تیکے سنوں دیہو تباب  
 حضرت کہیا اوسوچہ گوشت ہوگ نہ مول  
 آکھن لگی نہیں میں مڑی کراں ضرور  
 لڑیا اس و باپ ہی جدوں سلیمان نال

آون لگے گھرنوں راوی کرے بیان  
 راو وچہ اوسنوں بنی نے کہیا یہ مقال  
 آکھن لگی تدوں میں ہوساں مسلمان  
 اوسنوں ملے باجھ میں ایہ گل کراں نکا  
 کوس ملا وال تدوں تول بے یہ مشکل کام  
 تال پھر بنی دکھا لیا اوس واسر منگوا  
 ساعت پھول و سدھی آئی ہوش بجا  
 بنی سلیمان اوسنوں کیتا بہت پیار  
 آخر مسلم ہوئے کے کشیں وین قبول  
 دیہاں راہیں و سنوں بہت رکھن خوشحال  
 مک وڈی بلیا اوسنوں آشیطان لعین  
 اے شانراوی سدا تول رہندی ہن جہن  
 بت بنا رکھ او سدا میں خوشحال  
 تال پھر کڈہ شیطان نے وثابت بنا  
 اسدی یو جا کریں تول ناموس و لکیر  
 نس گیا شیطان پھر گیا پستی گھول  
 نال محبت یو جدی اندر خانے جار  
 اوسدی شامت بنی تے آیا سخت بال  
 اسے کم وی شامتوں کم کی اوہ ہنو  
 اوہ بھی تینوں گھول کے دیوانہ کرنا  
 کہن لگی سلیمان تول بی بی اوہا پچھان  
 کرسال و سنوں ذبح میں حاصل ہو گیا  
 اوٹھ قربانی کریں تول بہت موئے مقبول  
 اسوچہ اوسدی عرض نہ کھا اوس مستور  
 مڑی اٹھیں اوسدیاں گھا دیہاں نکال



نے مہی ایہو تہو کنا اوسوں غمہ جان  
آخر اپنے آپ پتھر مگر مہی اوسوں مہکا  
کیجے عورت پتی دی دو ٹوپی ایہہ گناہ  
برائیوں مسلم بنی نول نہیں می ایہہ احوال  
عورت جس دے گھر پوچھ کرے گناہ قصور  
نیک زناں گھر نہا ندے سدا رن جو حال  
منہدی عورت نیک دے گھر وچ اپنوں جان  
چکیا ندے لکھ فائے بریاں سر لقصان  
چکیا ندے لکھ حق جھوٹ پونڈے پھل  
بریاں رناں کرویاں دوجک وچہ خوار  
چھوڑ دیزو کر ایہہ آکھ بنید احوال

کہ ہتا چاہندی ولید مہی اوہ اورمان  
نال عداوت اوسوں گھٹس غمہ کما  
کتے دن رجب پتی نول غمہ دتا ۲۵  
تاں پتی اوسوں شاہنوں پایا محنت زوال  
خاوند اوپر اوسوں پوے ویاں ضرور  
جس دی عورت بڑی ہو اوسوں گھر خجالی  
جیونکر ووزخ اوسوں طیا اس جہان  
شیخ پدی فقیر نول ویا گے اکھان  
بریاں ویا گے پتیاں گے پونڈے وول  
رے نہ کسے نول ملے کو پتی نار  
جیون عورت دی شاہنوں پایا اوسوں نال

## احوال گم شدہ نال گشت موی و غمہ و پو

اے مہی ایہہ ذکر میں لکھا نظم بنا  
منہدی جو سلیمان دی آتی حکمت رار  
آلا اوسے رب دا نظم اسم کریم  
جاحت وقت ضرور اوہ اوسدا کر واداب  
نسی پاک خادم ادبنا ندی نام پیدہ جان  
صخرہ نام پاک دیو و جاو و گر شیطان  
منہدی خد مگر حقیر لیگیا دم وکھے نال  
ایہو سلیمان سببے ہاتا نال نقیبین  
وائس آئے جاجنوں جال حضرت سلیمان  
خادم کہیا منہدی لیگیا بنی نغفار  
مہی مے اوہ منہدی مالک اوسدا اس  
کے پیدہ تہہ نول میں نا جانال مول

پوسف دی گزار وچہ پھر کال میں چار  
پس دی برکت نال سی ہر شے بالہ رار  
پس سلیمان و مہی بہت کرے تعظیم  
تختوں لاد کے منہدی کرو اسی پیشاب  
پاک دن منہدی اوسوں سونپ کہیا سلیمان  
پاس سلیمان آئیابن صورت سلیمان  
تخت اوپر سلیمان دے جاجنوں جال  
ہوئے سلامی اوہ کور کے گل وریار شہین  
خادم کولوں اپنی منہدی منگی آن  
سن حضرت سلیمان نے کہیا دوجہوار  
کسوں ہتے کرا جواو دے پھوڑ مہی تریں  
جہنمیں کول کون میں آئیابن رسول



نالوں وہ سلیمان میں نا اور تیری چھاپ  
 سن کر حضرت بات الہ بہت ہو یا حیران  
 کیا دیکھے تو تخت تے سیٹھا دیو تہیطان  
 بولیا بنی خدا پیدا میں ہاں بن داو و  
 ایہ گل سنکے بنی تھیں لگے کہن وزیر  
 جھلا جھلا آگہ کے جھڑک سٹایا دور  
 لڑائی کر کے جناب وجہ گڑھ دے دوسر  
 فاتے کو لوں جدول پھر بہت ہو یا بحال  
 ہر کوئی جھڑک ہٹاؤ نہ کوئی نہ پائے خیر  
 جس پر اوسے رب دی غیرت کسے سبب  
 مھاوین سبہ جگ اوسد اموئے وقف کار  
 فحنت تہی شہر تھیں دھونڈھی بنی خدا  
 آپا پھر دریائے تے آخرو د لکیر  
 دیکھ او نہا نول بنی نے کیا ہو لاچار  
 ایہ گل سن کے بنی نول کہندے کھچی نار  
 حضرت کیا تساندی خدمت کران ہدام  
 مال پھر نوکرا و ہیاں لے رکھیا بنی الہ  
 بے پروا ہی رب تھیں ڈریئے پئے ہرام  
 مقور می گل تھیں دیو نہا وخت جیبا نال  
 والی سب زمین دا ہر شے تالبع دار  
 سارا ورن وجہ کم دے رے بنی سلیمان  
 کچھ کھاوے کچھ او نہاں تھیں دینا نام خدا  
 پچھے رھنہ ملک تے کردا حکم روان  
 ملک دو جے نول اکھڑو ایہ نا میں سلیمان  
 اورک یک سلیمان دا آلا دیو وزیر

وئی سی جس مچھ نول لے گیا سا میں آپ  
 اورک اپنے تخت ول گیا بنی سلیمان  
 مندری او سکے تھہ وجہ حضرت لی پچیان  
 مندری میری ٹھگ کے آندی اس مرفو  
 مار واسنول کون سے جھلا ایہ شرپہ  
 بیت مقدس طرف پھر آیا بنی غفور  
 سجدے اندرا و سجک نی رسیا تن روز  
 اسر اکیلیاں پاس کیتا وچ سووال  
 اینویں جا پئے سبہ دانال بنی دے ویہ  
 دوست بھی ہو جاوئے دوقی و من سبب  
 غیرت ربدی کسوں بن نہ دیندی یار  
 جیونکام حضور وانے سبب نہ کا  
 جتھے مچیاں بگڑے آئے ماسی گیر  
 رکھ نو سینوں اپنا کر گے خدمت گار  
 نوکر رکھ کے تارھ نول لالواں گے کس کار  
 جو کچھ مینوں اکھسو سبہ کسیاں کام  
 دو مچیاں سر روز دی ٹھیر گئی تنخواہ  
 سکھی و سداں پلک چہ کردا بے آرام  
 زور نہ ہرگز کسے دا چدرا او سک نال  
 دو مچیاں تے آئیے رسیا خدمت گار  
 دو مچیاں رت ملدیاں او نہاں تے گزران  
 سواہینہ گیا سی اس کم وجہ و ہار  
 خلقت اوسدی طبع تھیں موئی بدگمان  
 اینویں ہر یک وے وجہ کردا فکر و خیال  
 آصف او نہا نام سا بنی صاحب تابیر



ایک دن چھپا اوس نے صبح پھینک پاس  
 بول پھینک اٹھا کڑھو لے واسوڑ  
 خبر نہیں اوہ تخت لے آئے ہوں بال  
 اصف علی سر لے عالم نیک صفات  
 دہلیا تخت لے دیوارہ ہو یا بے آرام  
 جادو سچے نسل کے تخت ال دئی مار  
 رب اسباباں والے جوڑیا آن سبب  
 گول چہانے نی سارہیا خدمت کار  
 اگے بھی لے آؤندی کھانا اور دام  
 اوس دن اوسوں آئے نظر نی واشان  
 سبز چھپا یک مومیں وچہ والی پیکر وانگ  
 چھپکے وچہ پیندے سن حضرت سلیمان  
 نال محبت باپ لوں دیندی صبح صلاح  
 بائل کیا ایہ سے میرا خدمت کار  
 گوئندی اوہ اس باجھوں شادی کال مہلی  
 اوڑک مہیاں باپ لے نیی وافرمان  
 ایہاں توڑی خواب تھیں ہنسی ہیرا پیکر  
 پا حضرت ایچھو دی نیی کرو قبو ل  
 دوں چھپاک لے لساناں میں نفس غلام  
 مچھپا کیا سال تھیں مہر نہ لسیاں رسول  
 تالی پھرا و سول لقا وچہ آرا نی شہار  
 دوں ربدی یاد وچہ خوب ہوئے ششیل  
 جہلم جہلم آؤندا قادر رب جلال  
 اوہ فہر دی بخار دیوے سسٹی وچہ وریا  
 کپتار کے اوسوں چھپا ترا سر وار

کہتے ساڈا بادشاہ وں سالوں راس  
 گھر وچہ آتاں ہنوں ہو گئے جالی روز  
 اسیں پھڑکراں گئے اصف کھاتاں  
 آپو فیکر تخت وے پر من لگے تورات  
 رادھرا وچہ مومے کے ٹھٹھا بد انجام  
 وچہ وریا انگشتی سٹ گیا جانندی وار  
 آکھ بند تخت مگر سہے سلیمان حبیب  
 کھانا لے کر اوسدی دئی آئی یک والہ  
 صاحب حسن حسین سی اوہ لڑکی گلفام  
 کدی اوئے نیند وچہ سننے سن سلیمان  
 اوہ حضرت سلیمان لوں جھلرا کھے واناں  
 مچھپن لڑکی دیکھ کے بہت ہوئی حیران  
 اس مسافر نال لوں میرا کس نکاح !  
 بیٹی دیوال اسوں کی گھسی سپینار  
 ایہ بہتر مچھپوں چکر لہے قبو ل !  
 لے آیا اوس تخت لوں پاس نیی سلیمان  
 تالی اوہ مچھپی وب تھیں مویا سر فنگدار  
 ایہ کل سینگ آکھ رادھا خاں رسول  
 کتھوں لسیاں جہلم نالے خرچہ تمام  
 نالے لسیاں خرچہ میں مچھپا کرو قبو ل  
 خدا لہو بول واکر و اسے شہار  
 آکھ بند تخت مگر پھیکا کوی رسول  
 کی اسباب بناؤندا اپنی حرکت نال  
 چھپا اوسوں قدر لوں لگی نیی کسا  
 سچہ وریا نی جانور ہوئے تالیدار



ما چھیاں اوس دریا وچہ پاک دن پائیہاں  
 اوہا چھیاں بنی نول لگی نال نصیب  
 چھیاں اوس داپیٹ جال گھر آکے فی الحال  
 روشن اوسکر نور تھیں ہو یا کل مکان  
 اوسکر آگے بنی پھر دسیا سارا حال  
 لے کر مندر می ہتھو چھیاں بنی غفور  
 سرے اوپر پھیاں سایہ کستا آن  
 واو تخت اوٹھا لیا حکمیں نال غفار  
 حاضر ہوئے آئے کے سبہ وزیر امرا  
 آیا اپنے محل وچہ پھر بنی سلیمان  
 جدے پاروں بنی آئے آسہ زوال  
 بت بنا کے باپ والو جے اوہ مجہول  
 پھر شتابی بنی نے کیتی اوہ قتل عام  
 ٹکڑے ٹکڑے سپہ وے کر کے بنی خدا  
 نالے اوسد باب جو آہا شاہ صیدون  
 فتح کیتا اوس شہر نول بدول بنی سلیمان  
 آہا اندر اونٹن لے جادو علم کمال  
 چالی دن کل ملک لے کیتا اوس نے راج  
 پھر کتاباں و ہونڈ لے اوہ بھی بنی ختاب  
 کو ٹکڑا وٹھاں فتن ہو چیاں سندوستان  
 استحقاق چھپے و مال نول حکم تاسر کار  
 دیواں آلوں اکھیا خوف تساؤ اکھا  
 حضرت گسیا اوسنوں آلوں پکا ضرور  
 تال پھر دیواں جائے کیتی اوہا یوکار  
 ایک گل سینے سکھیا مخرہ جلدی نال

اوہ پھلی بھی لگی قدرت ربہ می نال  
 اسی بندہ بیٹے وچہ اوہا مہر عجیب  
 نکل بنی اوہ مندر می قدرت ربہ بنال  
 بی بی خاتون دیکھ کے بہت ہوئی حیران  
 بی بی شکر خدا بندہ لکڑی ہو خوشحال  
 دیویریاں لے تخت بھی آئے وچہ حضور  
 سن بی بی پھر تخت لے بیٹہ میا سلیمان  
 آئے جگہ قدیم لے جتھے شہی دربار  
 نذرال تحفے سب لے آگے رکھے آہ  
 بیٹی شاہ صیدون وہی آہی جس مکان  
 دور ہو یا اقبال سا جلدی تمامت نال  
 اسے کارن بنی لے سختی ہوئی نرول  
 نالے اوسدیاں لونڈیاں چار ہزار تمام  
 سن ملک اوہ لونڈیاں دتیاں سب جلا  
 پھر کتاباں بہت اوہ رکھا سا بلعدون  
 لٹ کتاباں آٹھیاں مخرہ دیو پچھان  
 نالیں مخرہ تخت لے بیٹھا جادو نال  
 اوس فتن چھپنی نول ڈھیا تخت تاج  
 ٹکڑے کر کے اونٹنوں کیتا پار خراب  
 من تک و ستمیں لوک سپہ جادو شری کان  
 و ہونڈ و مخرہ دیو نول کھتے اوہ مکار  
 چھپ گیا مرد و داوہ وچہ مندر جار  
 جوں مندر و دیو نول آندا پکڑ حضور  
 فوت ہو یا سلیمان من نکل شتابی بار  
 تال پھر دیواں پکڑ کے آندا فی الحال



چالی دن تک بنی نے دلی سخت سزا  
اس تھیں چھپے او سنوں سخت شکنجہ ڈال  
من تاک او سے قید وہی ہوندار ہے تاک

رکھیا اندر قید وے اوہ مردود خدا  
وہی ہمندر جائے کے سٹیا کر بے حال  
مسی سے حال وہی روز قیامت تاک

## حکایت ہنرم فروش و حضرت سلیمان علیہ السلام

استغنیٰ چھپے مورک یا دیا مذکور  
سخت نہی سلیمان دا او دا وچہ ہوا  
بڑھا تک سلیمان لڑوں نظر بیا اوس جا  
بڈھے جن جن لکڑیاں آن لگایا دھیر  
کبتا اوس نے بنے کے گڈا تک تیار  
لے بڈھے من تہہ وہی طاقت ہوئی بید  
تیری محنت کرن دا ویلا گیا و ہار  
ناوال اپنا بڑھیا مینوں جلد بہتار  
نام سلیمان مجھ دامن اے بنی رلاہ  
بلکویں نہیں آدمی بہت میرا پروار  
رک غور ت ہے دوسرے چھوٹے چھوٹے بال  
حضرت من کے بات ایہ بہت ہویا خیران  
ہیں حاکم کل ملک دا ایہ عاجزہ کنگال  
او سے ویلے اپنا سر تھیں تاج اوتار  
چالوں اسنوں دیکھ کے کراہی گڈران  
بڈھے لول جال لگیا مونی قیمت دار  
دیکھے بکٹ اگھڑ کے مونی اندر راہ  
گوشت اسنے جان کے کیتا اپنا جس  
مستہ بلیندار و گیا بڑھا اوہ خیران  
بالن اوس را کے نے لکڑوں لیا اوٹھا

یکڑن استغنیٰ فایده جوہں اہل شعور  
کے چھپے میدان تھیں تاک دن گذریا جا  
وہی ہنرمی حالتے قوت زور نہ کار  
رہیا کھلو کے دیکھدا حضرت کتنی دیر  
بنی سلیمان اکھدا او سنوں جلد پروکار  
پھر مہی ایسی سخت لڑوں محنت کریں خورید  
بانی تیکر جیون وہی رہی امید نکار  
مال پھر بڈھے آکھیا پیش جیب خلیا  
محنت وہی بحال وچہ نہیں مینوں کوئی عیا  
تاہیں خاطر اونہا ندی ہوندا پھر ال خوار  
کراں گذرا اسیں سبھا اوس محنت دینال  
میرا اسدا دہاں دا نام اکو سلیمان  
او پرا دسدے بنی لول آیا ترس کمال  
لاہ مونی اکھ اوس تھیں دتاناں پیار  
او تھیں تجارت اوٹا سکے ہویا پھر روان  
بالن او تھیں تھیر کے گڈنوں ہویا تیار  
او تھیں اوہ تاک پھیل لول نظر بیا ناگاہ  
بڈھے کو لول ترت اوہ مونی لیگی کس  
بالن اپنا جان لول ہویا پھر روان  
کیا دیکھے جوا و سچکے رگڑی پی نہ کار



اچھراں نول دن لہہ گیا ہوئی رات قریب  
 فجر می بالن عین نول ہو یا پھر تیسار  
 اوسدن بھی اوجھگہ تھیں قدرت رب بخوار  
 اوہ بڈھا اوس جا آیا پھر نگاہ  
 کل دیا میں تندرہ نول موتی قیمت دار  
 پھر بھی اوسے کم وچہ نول ہولوں مشغول  
 دتا مہینوں جدول اوہ موتی تھیں حضور  
 راہ وچہ جان دیاں دیکھا موتی میں اکوار  
 پھر میں اوتھوں پر ت کے آیا بالن چون  
 اچھراں نول دن لہہ گیا آئی رات سیاہ  
 بھکھا تیسار سیا میں جھنگل وچہ غریب  
 چن رکھیاں ایو لکڑیاں اے صاحب اقبال  
 جدول حقیقت ہی نول بہ موتی انہار  
 حکم دتا اے بڈھا کھولوں جلد سد مار  
 ایہ بھی اگے وانگ توں چھوڑیں متاں کھڑ  
 منھنی دے وچہ کر لیا بڈھے نئے اوہ لال  
 گھرانے جد رٹا بہت مو کے مسرور  
 پانی آگ چھوڑا تہی آہی گاب !!  
 تکیا پیر غریب دا ڈگا مو نہ دے بھار  
 پانی وچہ صنیف تھیں ڈگ پیا اوہ لال  
 مارے سٹھ نئے اوڑ کے لعل نہ لہہ مول  
 پچھوڑکے اٹھا لیا اوہ بالن دا بھار  
 بالن بھی جد اوسنوں مول نہ لہہ کھو  
 آکھے دن بھی لہہ گیا ہوئی رات قریب  
 میں خالی گھر جا وناں ہرگز نا میں ٹیک :

اندراوس او جاو دے راتیں رسیا غریب  
 جوڑ لکھیاں لکڑیاں بنہ رکھیا اک بھار  
 بنی سلیمان گذرنا اوہ تخت سوار  
 پھر بڈھے نول سد کے کھنڈا بنی الاہ  
 تاں جو بڈھا کرے ناں لسی مشکل کار  
 بڈھا اگول اکھدا ہو کے سخت بلوں  
 میں لیکے کھڑے چلیا ہو مسرور  
 جتوں دھاک خیل لے لنگی جھٹی مار  
 بالن لہہ امول نہ تھکے لگیا کون  
 رہنا پیا او جاو وچہ مینوں خواہ مخواہ  
 پھر جھوٹے صبح دا ویلا ہو یا قریب  
 وچہ کھلاواں بھڑیاں کل قے کھنڈے بال  
 سور و تاک تانج تھیں موتی جلد و تار  
 دیجو کہا ہوا سنوں کر لہو موج بہار  
 ناں حفاظت اسنوں کھڑے لچھا  
 لکڑیاں اے دل پھیر نہ کھتا ذرہ خیال  
 رستے وچہ دریاں تک لنگھنا پیا ضرور  
 بڈھا داخل ہوئیے خفا کن لگا آب  
 موتی والی مٹھہ اوہ کھل گئی یک بار  
 دھونڈن لگا اٹھکے اسنوں جلدی ناں  
 پھر بالن دل ٹریا ہو کے سخت بلوں  
 چندیاں چندیاں اوسدی مٹی موتی خوار  
 کرے دیلاں دے وچہ بہت آزد ہو  
 بھکھے دو بجے روز دے میرے بال غریب  
 رہنے اسے بار وچہ بھر موندیاں ٹیک :



پھر ہی جن کے لڑیاں جاساں گھریں سدا  
 پھر ہی اولیٰ کے لڑیاں کروا جمع ضعیف  
 بڑھا دوروں دیکھا کروا بھار تیار  
 اے بڑھے ہیں کل جو تینوں دتا لال  
 نال اوس بڑھے نبی نول سیاستارا حال  
 حسرت دے دے وہی آگیا سن کے نبی غفار  
 پھر ہی دے دے وہی بڑھا وہ مونی زکی شان  
 رستے اندر اوسنوں بلپا یک اسوار  
 بڑھا عاجز کو کدا کھلا رہا وہی دچہ بار  
 حضرت اک اسوار نے گیس لیا وہ لال  
 کہیا نبی سلیمان لے سن کر اوسدی گل  
 ایہ تخت تاروں لکھی وہی تختہ پیر  
 رش خداوے کے داموں نہ چلے زور  
 بڑھے نے جدی یہ حضرت دنی گفتار  
 جوں گزارا کسے دیکھا لکھن ہار  
 دیکھو کہاں سلیمان لے اوس بڑھو دینال  
 پھر ہی و سنوں لڑیاں سیاں بیہ نصیب  
 اولیٰ اپنی یک بھی دے بیٹھا تاروان  
 کی کھیا بن قسمنوں یکے سچے لال  
 جوتک ہوں ختم نہ گردش دے ایام  
 جہاں پھر ہدی طرف کھس کھس کی بنگال  
 کچھ مدت قسمن بعد پھر تخت نبی سلیمان  
 اندر جس میدان دے بڑھا وہ کنگال  
 اوہ بڑھا جد نبی نول لکھن آ یا نول  
 یک بڑھا اس جگہ تے بلپا سی یک وار

قصہ کوتاہ پھر ہی رہیا وہی وار  
 پھر تخت سلیمان دالے آیا تشریف  
 اپنے پاس بلائے کے کہیا نال سپار  
 کہیا اوسنوں بچکے کھاویں موبال نال  
 پائی اندر جس طرح رگ پیا وہ لال  
 پھر یک مونی اوسنوں دتا تری وار  
 بالن او قفے چھوڑ کے گھروں ہو یا روان  
 نس گیا وہ لالہ کے بڑھے دی دستار  
 پاس سلیمان آئے کے کردار پوکار  
 نالے میری یک بھی لے گیا مونی نال  
 قسمت تیر ہی اپنی بچھا تلبال لال  
 رب دے دے باجہ تختہ پیر کوئی امیر  
 اوسرا کم مجال کی موز کے کوئی ہور  
 لگا بالن چن پھر جوں قسمنی کار  
 رہندا دے حال وہی تر لاکرے نرار  
 کیا اپنی طرف قسمن کیتا قس کمال  
 لعلال بچھے تن دن بکوار رہا تریب  
 تر لایا لقع دا اولیٰ ہوا نقدان  
 آخر وہ انکوٹ سے اوٹا راس دیال  
 باجہ لعلیبال کسے نول کوئی لکھن آرام  
 اوہ بڑھا زنی قسمن ہو کس لالہ وال  
 اوہ وہ چہ ملو دے آیا اوس کنگال  
 تینا لعلی لکھیاں تری مشقت نال  
 نال تائیں آکھ لالہ واسقیر  
 چن چن بالن لکھیاں جمع کرین لکھار



و تے کن میں اوسنوں موی تن عجیب  
 سن اوہ بدھا اس جانظر نہ آوے یار  
 جاو کھال وجہ شہر دے معلم کرو حوال  
 سے سی بڑا غریب اوہ عاجز ناتواں  
 سن کر نور حکم ایہ دور گئے فی الحال  
 اچ حضرت سلیمان لے تینوں کیتا یاد  
 بدھا کھنڈا جائے کے میرا ویو سلام  
 بیجو میری طرف کوئی گھوڑا یا مقبول  
 جا حضرت نول نوکراں کیتا حال بیان  
 اوہ بدھا ایس جا ہوندا انت حوال  
 سن اوہ باجو سوار یوں مول نہ سکدا چل  
 کیونکہ اوسے فضل ایہ کیتا رب غفور  
 اوسو پئے پھیا گھوڑا سہہ غلام  
 حاضر ہوا آئے بدھا حضرت ریاس  
 پھیا حال ضعیف تھیں تہ حضرت سلیمان  
 کہن لگا اوہ نسل جو کینے لساں عطا  
 رو رو وجہ خیاب میں کرو انت سوال  
 کہن بائن خن نول آیا میں اس جا  
 پھر صیا میں اوس رکھ تے بڑی مشقت نال  
 شاید اوہ لعل ہے میں جاتا وجہ دل  
 خوش ہو کے میں لعل اوہ ونچیا ونچ بازار  
 اوسے دن تھیں ہو گیا میں آسودہ حال  
 اچ گل کر کے گر گیا بدھا گھرنوں پھر  
 جے رب آوے دن تے اوسنوں ویزنگا  
 جیکر اوسنوں دیوناں ہووے نا منظور

ایسہ ضیاع ہو گئے نا ہے اوس نصیب  
 زندہ ہے یا ہر گیا جانے رب غفار  
 جیکر ہووے جیوند آو ہونڈ دھلیا و نال  
 معلم کرے اوس تھیں سن کیونکر گذران  
 بدھے تائیں ڈھونڈھ کے جاو تیا حوال  
 حل اساؤے نال توں سوریا ایہ ارشاد  
 تائے بعد سلام تھیں وینا ایہ پیغام  
 نہیں نال باجو سوار یوں میں نہیں آو دھامول  
 سن کر حضرت بات ایہ بہت تھوے حیران  
 اچ قبول بھلا اوٹھائے کے جاوے بازار  
 بڑا تعجب آو دنا سن تے اوسدنی کل  
 سن میں اوسنوں سد کے کھال حال ضرر  
 بدھے نول اوس چار کے آندا نال آرام  
 پہنیا ہے سی اوسے سو منا عجیب لباس  
 وں بدھیا میں کس طرح تیری سر گذران  
 مے کھول لعل اوہ تے پے کھڑا  
 رتاوے پھر لعل اوہ رحمت اپنی نال  
 اماندگی درخت تے مینوں نظر پیا  
 پھولیا جان اوہ امانا وچوں لد حال  
 جیہڑا میں تھیں کھس کے لسن لگی سی ال  
 علی قیمت اوسدی مہراں ستر ستر  
 گھر میرے من مول نہ میوند اورت نال  
 تحت گیا گھر اپنے کوئی نہ لگی دیر  
 کھڑاں چیراں ندنی دیند پھر بھیا  
 ملن موی شفت جے نال بھی ہووے دوز



باجھوں دتے رب دے کوئی نہ سوکھا ہو  
مولا باجھوں ہو نہ سدا کوئی رجا

اس وجہ حکمت رب دی جیکر سمجھ کو  
منگ پئی پیرا رب تقنین تکبیر غیر ہٹا

## ہیال بیت المقدس و وفات حضرت سلیمان علیہ السلام

کہنے رساں سلطنت پیغمبر سلیمان  
کئی مکان عمارتاں قلعے کوٹ حصار  
پڑے بڑے کم اوہا نڈے کر دے دلو تمام  
بیت المقدس تمام وچ جوئے عالی شان  
پہلے اوہ داود دے کیتی جان بنا  
دیواں لوں سلیمان نے دس وئی ایہ کار  
دیواں ہو جب کم دے شروع کیتا ایہ کم  
جالی گزراں بلند اوہ کیتے تخت تیار  
وگھو وگھرے بہ دے رکے سوتے نام  
ووجا طوطی باب سی تر بجار تھ جان  
تاک لگے ابنوس دے سرور وارے لوں  
وچہ قندیلان ٹنگیاں چاندی تھیں ہوا  
اے گندھک سرخ تھیں بندے کھیا  
رکے ہر قندیل وچ لعل جو شیب چراغ  
بن کوہاں تک اوہا نڈا جان جائے دور  
حاجت ناہی میل دسی ہونڈی ہر گھومول  
ققدہ کوتاہ جس طرح ہویا شاہ سلیمان  
آخر اوہ کئی چھوڑ کے دنیا دار فنا  
ہک دن شیش محل وچ حضرت ہو ولسا  
اگنی ہک الموت بھی سو کے تربت تیار  
کہنڈاں ہن آپدی قہقہہ کرسیاں جان

اوپر ہر ہک چیز دے کیتی وچہ بہ سان  
وچہ خیالی آتئی پتے اونساں تیار  
جن پریمی لے تھوت بھی تا بعد از غلام  
اوہ بھی سی ہوا گیا جلال تھیں سلیمان  
پھر حضرت سلیمان نے وئی بہت و دلا  
گندھاں سنگ سفید تھیں و سداں رو تیا  
گندھاں سوئے رنگیاں سنگ صفر دے تھم  
رکے چاروں طرف تھیں خوش دوارے چار  
پہلا باب داود وادساں کھول تھام  
چوتھا باب تختی آخر ہی زمان  
تخت بنائی سا جدمی سوسنی خوش موزون  
گندھک سرخ ہنگائے کے وئی وچہ بلا  
ایہ حضرت سلیمان لوں کیتی رب عطا  
آلے کر دے روشنی سفیر نیلک ناغ  
ایسا روشن وناں لوں کیتا رب غفور  
ایہ سبہ وک خلا صیول کیتا میں منتور  
ایسا شاہ نہ ہو کر کوہو تیا وچہ بہ سان  
کر کے کوچ جہان تھیں علیہ بستر چا  
عائے اوپر کھلویے کرے خدا لوں یاد  
چھپیا حضرت کس طرح آیا میں تول یار  
تالی پھر اسفل اکھیا پیغمبر سلیمان



مہلت پانی میں دی مینوں کرو طہار  
 اتنا پھر نہ واسطے نہیں مینوں فرمان  
 پتہ نہ لگا کسے لوں پانی بنی وفات  
 ہر کوئی جانے کھڑے زندہ ہے رسول  
 جان پھر عاصی و ابوجہ کا تو مہیا ہر  
 دیا اوہ کز وہ ہوئی لاش زمین  
 اتنی مدت لاش ایہ کھڑی رہی بے جان  
 و عوی علم الغیب و اکر دے سن جنات  
 و کی جسد لاش اوہ عاصی نال  
 جھوٹا و عوی اوہ نادر ایات سبب  
 دو جا اس وجہ پھر سی حکمت پاک خدا  
 مسجد بیت مقدس دی شروع آہی تعمیر  
 تھوڑا بہتا ہے سی باقی رسد اکم  
 جیکر خبر وفات دی ہو جاندی مشہور  
 اسے قسم جنات قصں جو مزدور تمام  
 اسے حکمت واسطے عالم غیب خدا  
 اس قصں بھی ایہ ہو گیا معلوم حال تمام  
 جاں پھر مسجد ہو گئی پورے طور تیار  
 رخصت ہو گئے جن قصں کرا فوس کمال  
 ایچوں تک سلیمان و اشم ہو یا مذکور

کہا ملک الموت نے پھر نہیں حکم خدا  
 ایہ گل جلدی آکھ کے قصں کی تھی اوس جان  
 رہی کھلوتی لاش اوہ آہی جوں حیات  
 ہوں نال تک سینوں خبر نہ ہوئی مول  
 ہر مینوں و سکڑدھ لوں کیڑے لیتا کھا  
 تال سب لو کال بات ایہ سمجھی نال یقین  
 ہو یا فوت پھر و کال پھر سلیمان  
 اوہ نال بھی مول نہ معلوم ہوئی بات  
 جہاں لوں بھی تدویں ایہ معلوم ہو یا حال  
 علم الغیب نہ کسے لوں با جھوں سحر رب  
 جد حضرت سلیمان دی ہوئی جان ہوا  
 پوری آجے تیار نہ ہوئی بنا تدبیر  
 برا وہ بھی سمجھائے کے حضرت و تا دم  
 مسجد انہوں چھوڑ کے سن جاندے مزدور  
 جے اوہ جاندے سن تال کون کریند اکام  
 فوت ہونا سلیمان و رکھیا بید چھپا  
 علم الغیب نہ کسے لوں با جھوں رب غلام  
 و کی لاش زمین کے حال ہو یا اظہار  
 غائب ہو یا تخت بھی اوہ ہو یا وینال  
 گول من لقمان و حال کراں مسطور

## ذکر حضرت لقمان حکیم بن با عور

اندر قصں الانبیا لکھا ہے اس طور  
 ملیاں شان پیغمبر می گذر گئے بن سال  
 جیونکر و چہ قرآن دے کیا رب رحیم

من قصہ لقمان و اسنیوں کے عور  
 جدوں بنی و اوہ لوں حکم خدا دے نال  
 پایا حکمت علم سا نال لقمان حکیم



اَنبِیاءُ الْقِیَمٰتِ الْحَکَمَةُ کِیسا پاک خدا  
 حکمت علم جو او نہا منزل بخشیارے و وہ  
 آئے حاشی قوم تھیں اوہ لقمان حکیم  
 اسلمی قوم دے آئے اوہ سلام  
 اوس آقا و او سر اور پاک نوکر سہا  
 اور وہاں نوکراں کیتا اوس گمان  
 جیکر سادے او پرے مشہد سنانوں کا  
 نیچے اوس سرے تھیں جس کھادی اوہ حشر  
 تھے الوائی حوٹاں نوں تھے پانی نال  
 مالک حکمت دیکھ کے بہت ہو یا دل شاہ  
 پہلی حکمت ادبنا مذہبی ایسے مشہور  
 مالک نے آزاد جساں کر دتا لقمان  
 وقت قبلو لے پاک دن چکھے نال خدا  
 یا حضرت رب سنانوں کیتا حکمتیں  
 سن حضرت لقمان لے ٹرت کیتا انکار  
 کہیں جو حق ناحق داوچہ خلافت ڈر  
 جیکر مووے حق نال لوک نہ چھوڑن مول  
 سن کر ملک خدا پیدا آیا وچہ جناب  
 حکمت تھے پیغمبری دولوں تیرے وٹس  
 حکمت و لقمان نے کیتا تذول سوال  
 رائیں سستیاں او نہا سوال حکمت ہو گئی یا

حکمت ہے لقمان نوں کیتی اسماں خطا  
 پائے اوس تھیں فایده بہت ہی داؤد  
 رنگ سیاہ سی او نہا منزل بخشیارے رحم  
 خدمت کروے او نہا ندی ان ذرات دلام  
 مالک دی اوہ چنر پاک چوری بھیٹا کھا  
 مالک تائیں آکھیا تال حضرت لقمان  
 تھے الوائی اسماں نوں پانی کرم پلا  
 سن کر مالک ایسے پھر تے کیتی تجھ پر آ  
 دو جے تھے اوہ پرک تھیں نکل سی حال  
 راضی ہو لقمان نوں کیتا اوس آزاد  
 وچہ جامع تاریخ دے لکھیا ایہ مذکور  
 اوس تھیں کچھ حکمتاں ہو یا سبہ بیان  
 اوس حضرت لقمان نوں کیا فرشتے آ  
 اسس خلیفہ کراں گے تینوں او پر زمین  
 میں تھیں مول نہ ہو وی ایسی مشکل کار  
 جے ہووے ناحق تال خطرہ روز حشر  
 امر خلافت مجھ نوں سرگز نہیں قبول  
 پھر حکم لقمان نوں کیتا رب و باب  
 جو تینوں منظوری جلد اسانوں دس  
 کیتا رب نے او سنانوں حکمت وچہ کال  
 مووے سارے وچہ حکمت ہے استاد

نصیحت کردان حضرت لقمان پائے فرزند خود

نصیحت اول

سب تھیں چھوٹا نہا ندی پاک پتہ جہان

اندر شخص الا نبیا را وی کرے بیان



ایک دن اوس نے باپ نول اکھیا نال سار  
جیونکر مرضی تساندی کروینوں فرمان  
اللہ حافظ ہو سپا اے میرے فرزند  
سے لکھیں اول امت ایہ وہی اوس مقبول  
شرک کرن لکھیں آدمی ہوندا ہے ایمان

عاند اہل میں سفر تے کارن کاروبار  
تان اپنے فرزند نول کیا ایہ لکھیا ن  
رکھیں ولوجہ یاد توں متیں میراں چند  
بیٹا نال خدا کے شرک نہ کرنا قبول  
جیونکر خبر خدا نے وہی وجہ قرآن

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ قَاعٌ يُلْقَاهُ الْيَاسُ لَا يَشْرِكْ بِاللَّهِ ط رِ  
الشَّيْءُ كَلَّا لَعَلَّكُمْ تَعْظُمُونَ

یعنی اپنے پت نول کیا ایہ لکھیا ن  
اے بیٹے ناکرں تو شرک خدا دے نال  
مور جگہ قرآن وجہ کیا پاک خدا  
شرک جی کوئی ہونا نہ کر گزشتہ می کار

نال لقمان لکھتاں کروا وعظ بیان  
بے ایہ شرک کما ونا ونا ط کمال  
نکستے جاو ن کتب سب شرک کھنڈا جا  
جیہرے شرک کما ونا تے نہاں خدا وی مار

## تفہیمت دوم

اس لکھیں ہجے آکھیا قائم کری نماز  
باجمہ نمازوں آدمی مومن بنے نہ کو  
کرنا ترک نماز و اشترک برابر جان

ایہ جی بھاری مت ہے ہر مومن داساز  
جیہڑاڑے نماز نال کافر ہوندا سو  
جیونکر خالق پاک لے لکھیا وجہ قرآن

ارْجِعُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَشْرِكِينَ ط

یعنی کرو نمازوں قائم جئے سول  
مشرک شرک کما ونا کر نمازوں عار  
جو کوئی کرے نماز نہ بنجے وقت ادا  
اسے طور حدیث وجہ حضرت وافرمان  
مومن کافر وجہ ہے فرق نماز عیاں  
بلکہ جو کوئی جان کے چھوڑے یک نماز  
ووجہ تہ کی چھوڑاں یکا کافر مو  
یار و سر کم چھوڑ کے پڑھیا کرو نماز

نال جو وچوں مشرکوں ہونا میں قبول  
تاہیں مشرک ونا نول کیا رب عفو  
بھاوس شرک کرے اوہ مومن کیا نہ جا  
جیہڑاڑے نماز نال اوہ ہنس مسلمان  
پڑے تال مسلمان ہے ہنس تال کافر جان  
اوس و ابھی ایمان ہے جاندا کر پر وار  
بن تو بہ پھرا و سدا مور علاج نہ کو  
تال پھر خمت تال تے ہوئے بے انداز



## تصحیح سوم

ترجی دی منت ایک بیٹے نوں لقمان  
 یعنی جتنا کہ رہے گا زندہ تیرا دم  
 مندا کم نہ کہے نوں سرگز و سبب مومل  
 سر مومن نوں فرشتے یعنی ایک بھی منت  
 جتنا کہ ہووے کہے نوں علم شمس عدا جان  
 بھائی کی مسلیوں ہووے واقفکار  
 جی کہ نہ نہیں جائے بے علم غریب  
 آگے آگے کر لگ کے کرے جو چنگی کار  
 حضرت کہیا جو کوئی فرستے کار صواب  
 آگے کر دے لے لے لے لے جو کوئی کار تباہ  
 و سنا چاہیے خلق نوں چنگا کم ضرور

کہتا کرو چہ خلق دے امر معروف بیان  
 جو کوئی لے سبب نوں سبب چنگے کم  
 نہیں تال قہر خدا میدا یعنی مومل نزل  
 نیکی دے خلق نوں برمی نہ دے کت  
 او تال اندر خلق دے کردار سے بیان  
 تال بھی او با خلق و چہ کر دیوے اظہار  
 تال بھی آگے نیک کم مومل ابیت عجیب  
 اجر رابر و و تال نوں دیوے رب غفار  
 کرے و لے تال اوں پورا لے تال اب  
 بکو جتنا و و تال نوں مومل ایک گناہ  
 بڑے گناہ دے کم لے لے لے لے لے

## تصحیح چہارم

جو کئی ایہ لقمان نے دی ہے سی پند  
 یعنی جتنے تندرلوں لے کوئی بد کار  
 جیکر آبا باز اوہ وہ تال ثواب حصول  
 ایک بھی بھاری منت ہے مومل حکم خدا  
 کہتی و چہ حدیث دے حضرت نے تاکید  
 مار سکوتاں مار کے رو کو ستمناں نال  
 جب کہ نال زبان بھی روک نہ سکے مومل  
 غیر شریعہ کار و مومل نہ کرو پیار  
 جتنی طاقت کہے نوں بخشی رب عطا  
 جیکر قوت بازو ال دیوے مار بٹا

منت کرے بڑا بیوں لے میرے فرزند  
 او ستموں او سندے فعل تھیں منت کرے لیکار  
 نہیں تال تیرا جتنا ضائع کرے مومل  
 واجب سمناں مومل نہیں یا و سدا  
 جہ کوئی منت شمس عدا و کوئی نہیں بھار  
 نہیں تال نال زبان کے شریعہ کرے لیکار  
 دل تھیں او سندے نال پھر و کرے مومل  
 نہیں تال او سندے نال لے مومل شہار  
 منت کرے بد کار لوں اتنی طاقت نال  
 نہیں تال کر زبان تھیں او سندے منت و سدا



درواے جے آکھنوں مت لے جانے گل  
 نال پورا سنوں لول وہ جانے دشمن دین  
 جیکر یہ بھی کرے نا اوس ایمان صغیف  
 جس طاقت سے ہونڈیاں کوئی مسلمان  
 طاقت ایہو پنی پیرانوں بخشی رب لطیف

یا اوہ اوسے آکھیاں سنے ناہیں گل  
 ناہیں موسیٰ آپ اوہ مومن نال یقین  
 کمال مومن اوسنوں کو نہ شرعاً شریف  
 روکے نہ بدکارنوں سے اوہ بیفرمان  
 روکے جلد اوسنوں کو کر کے لطیف

### نصیحت

پنجوں ایہ فرزندوں دی مت کمال  
 یعنی دکنہ تکلیف جو بنوں پہونچے آر  
 لے صبری داکریں نہ سرگز مومل خیال  
 بھی کہیا لقمان لے لے لول اس دم  
 سمٹ باجھوں کے تھیں صبر نہ ہونڈا مومل  
 بن مقبول رہدیاں کرنا صبر محال  
 وجہ تکلیف پیغمبر ال کینے صبر عظیم  
 یا یوسف بقیوب لے کینا صبر کمال  
 کیا کچھ درجے اوہنا نول بخشے رب غلام  
 درجے جیکر صبر دے کرن لگا مسطور  
 کارن سبھال مومناں کافی ایہو دعا

جو کچھ پہونچے تہہ نول صبر کریں سر حال  
 نہیں سرے تے جھل اوہ کر کے خاک خدار  
 آئے مولا صبر تھیں سختی دیندا مال  
 بیشک کرنا صبر ایہ سے سمٹ واکم  
 سچی اپر گل پت نول آگہی اوس مقبول  
 جو کوئی صبر کماونڈا ہونڈا مالا مال  
 موسیٰ عیسیٰ ذکر یاہ بخشی ابراہیم  
 یوسف دی گلزار وجہ دیکھ ونا نڈ حال  
 بد لے صبر کمان دے مطلب ملے تمام  
 ذکر جو ہے لقمان دار سجاسی پھر دور  
 سنے مصنف سمجھوں ولہے صبر خدار

### نصیحت

چھیوں مت لقمان لے دی ایہ معقول  
 یعنی جو کوئی آدمی لے تینوں سر حال  
 نال غور نہ کسے ول سرگز کریں نگاہ  
 خوش خلق تھیں بہنوں لیں سبقت سنگ  
 عجب نصیحت مومناں ایہ بھی ہے درکار

لوکانوں لے رخی تھیں سرگز ماس نہ مومل  
 کھالوں ہونے بادشاہ بھالوں کو کنگال  
 دیکھیں ناہیں کسے نول ہو کے لے پرواہ  
 لوکان تباہیں دیکھ کے مومل نہ ہو دین تنگ  
 ہر مومن نول دیکھ کرنا خلق پیار



مٹا پس خواہ امیر مراد نے اعلیٰ کل  
دشمن لول بھی دیکھ کے مٹھے وٹ نہ پا  
پاک بنی جدا پنا کیتا خلق عیان  
ایہ طریقہ سبہنوں پکڑن بڑا ضرور

سبہ لول جنگ آپ تھیں جانن سرور اچھل  
مٹاں پاپت خلق تھیں اسنوں کرے خدا  
کافر مدد دے رکھ دے سوئے مسلمان  
رکھے کے بے خلق تھیں سر کوئی نہ اور

### قصیدہ ششم

بستوں مٹت فرزند لول دلی ایہ سبہ مال  
تشیخی کر سیدیاں رب نہ کرے پسند  
فخر کبر خیمال کے کیتا وچہ نینسار  
اول کبر تھان کے کیتا سی شیطان  
پھر فرعون پلید لول شامت جایا آر  
کیتا کھر قارون کے کیرا لے ہنگار  
کس دھس داکھول کے حال کراں اظہار  
کس کس م کڑ خال دی اکڑ گئی نہ بھیج  
ویکھیں اپنے اصل لول جی لول کر کے غور  
دون بولان دے راہ تھیں باہر آیا جو  
ایہ نکلتے یاد جے رکھیں نال لیتھیں

چاہیں نہ ادیرین دے مٹا لڑی حال  
ایہ بھی ہر ایک واسطے و دھمی و دھمی بند  
سے جگ لے و نہا نڈا ہو یا حال خوار  
لا لول لولت سرور افریبا لے ایساں  
سے تھما مٹا لال کیتا سز قی خدا  
کھڑا کھڑو تارین وچہ و تار ب تار  
جو کوئی اوچا آگیا و گاندو نہرے کھار  
لول مولی کس بارخ دھمی چم پیو میں اوج  
پھر نہ سرگز غافل پکڑاں اسالسا طور  
کس مٹا مٹا لے کرے گا فخر تھکے سو  
واگ پکڑی و فخر دے رہیں سدا کیں

### قصیدہ ششم

اٹھوں دلی مٹا بہت فحبت نال  
بہت تر گھاڑن تھیں فکریس ہو کزور  
وہاں وچہ نقصان سے کریں نہ الہی کار  
کافی ایہ مٹاں ہے سر کم اندر پار  
دیکھو وچہ حدیث دے کہیا شاہ اقم

پٹا لیتی لور وچہ کپڑی مٹا لال حال  
اٹھوں دلی لول تھیں مٹا لال لور  
وچہ چاہیں اسو و کر کر اور سطر قرار  
اس تھیں باہر چلے جو ہو نڈا انت خوار  
سبہ کمان تھیں جان لول بہتر اور کم

تختہ الاموس اور سبطہا



اوسط و اسیر کم و چہ کرے خیال نہ جو  
کھانا پینا پیننا پینور جو خرچ تمام  
تھوڑا کھاوے قوت تھیں کھانہ اتر مہول  
جو کوئی اپنے قدر تھیں خرچ کرے بسیار  
نالے تھوڑے فنا لو چہ او دانگ ناموس  
جیکر اپنے قدر تھیں گھٹا وہ کرے نہ مہول  
نالے سو گئی اپنی رہے سدا گذران  
و چہ قرآن کریم دے کیا رب جلال  
کے جس دم خرچ اوہ ناسراف کمان  
بس پذیرا ہوئے بہر تھیں ٹیک طریق

بیشک اوسد اکم اوہ کدیں نہ پورا ہو  
سر کم و چہ اسبات دار کھئے فکر مدام  
قدروں باسر کھا دیاں پورے تسانی سول  
بیج او چکا اوسنوں آکھے کل سنسار  
قدروں تھوڑا خرچیاں لوگ کہیں کجوس  
سو بکھا ہوئے جاگ دی راضی رب رسول  
کتنے اس و چہ فائدے کتنے اوہ نقصان  
بندے رہے وہ جو عین میانی جال  
ناہوں تنگی کرن اوہ و چلے رستے جان  
چلے جال میان جے رب دیوے توفیق

### تصحیح نہم

نالواں اب فرزندوں کیا اس حمتاڑ  
نال کے دے مول نال اوچی کریں کلام  
کھوئے وا آوازے کتنا بہت بلند  
کوچا سر آواز تھیں بے آواز خر  
اوچا بولن گنج بے اندر شرع رسول  
بولے یک دن لوگ کچھ پاس رسول کریم  
اوسے ویلے رب و آندا حکم وحی  
یعنی جتنا بولہ ہے میں رسول خدا  
نہ کر حکم خدا پیدا ہے اصحاب کبار  
اسو حکم تمام نول جو کوئی مومن ہو  
اس و چہ بھی کرن نہ ایسی بات بلند  
کرنے خاص نہ عورتاں کرن اجنبی گل  
جیونگا اوچا بولیاں بولدا تنہاں حلال

بولن ویلے اپنا نرم کریں آواز  
اوچا بول پسند نہ کرے لوگ تمام  
ایسے اوسنوں مول نہ کر داکوئی پسند  
سینے آچن حیت جال کیتی جان دے ور  
جس نول سننے لوگ بھی ہوون رنگ لول  
نال آواز بلند دے سننوں پار ہمیم  
کر بلند آواز نا اوپر آواز بنی  
اوس تھیں وہ آواز نا اوچا کر لیا  
پاس بنی دے پھر ناکرن اوچی گفتار  
پاس نہ رگاں پیٹھ کے کرن نہ اچا شور  
خٹری دو حے شخص نول ہوئے نہیں پسند  
جو نا محرم شخص نول کر دیوے بے گل  
نول نہ خوش آواز بھی ہوئے غیر نول



گاؤں میں ہو چو نہراں نکالیں دل  
اکثر نہاں لہیاں دھپیاں ہیں اچکل  
وکیمن جتھے مرد کچھ ڈنڈے ڈوٹے ول  
جیکوئی روتے کے اونہا نہنوں اٹھا پونڈیا گل  
مٹھن لٹن وچہ ٹکڑیاں فاضل خوش حال  
بگنی اندر پھیپیاں کرک لکھاں لٹھیل  
اوچا نیوہاں بولنارہ جاندا اک ول  
ہک وچاریاں تارکاں پھرن نکاحوں حل  
اوپر توں پھیپیاں جھونکے باجے کل  
خاوندوی کچھ توڑنا وقت گیا ادھ ول  
دھاب داسرے لے لیں چاریاں جھل  
آکھن سانوں لوڑنا زور رنگ محفل  
اسے گل وچہ سیکڑے پلوچہ لہیاں جھل  
ننگی تارمی لایکے دھنوں پھرن کل  
چھوڑ پڑا کر اچھل انہاں تھیں کل

سجھے یہ ناٹھیاں سینے پاؤں سل  
ول بولن واجھاننوں مول آوے ول  
اوچا اوچا بول کے تاو بولن تھر تھل  
گپیاں کھچیاں مار کے اوسنوں کرو پاں کل  
باغیچوں شش فسادے مولی نہ کڈے کل  
دھپیاں ورن کچھاو لول راہیں پھرن جھل  
برخے اندر آوندیاں کئی موکا نئے کل  
باچھ ویا مول ہو جتھے سارے مطلب حل  
ور واپس ورن رات دایکی پکائی گھل  
اوڑک ہک دن جاو نا خاک مٹی وچہ گل  
مارے اپنے شرم دے کٹن اوکھ سو گھل  
تال مھتے دوستی لکھی روز آزل  
چھ توڑے اونہاں تھیں جہاں لسا کی کل  
کچھ پرواہ نہیں جہاں ناک سہی سلاٹ کل  
مٹ کوئی آکھے تر دھنوں چل گھرے کل

## ذکر باقی نصیحات

ایکے نوٹیں پت لول دھپیاں جو لھٹان  
جال ایو لٹیں دے رسیا کیتا ایو فرمان  
کٹنا سے کچھ پور کئی تینوں میں سمجھیا  
قصد کو تال جہاں کچھ پوریا اوو تھیا  
نال محبت پت لول کھن لٹا لٹھیاں  
وکیمن گایا کٹا کٹوں اندر اوس رہیں  
یاور کھیں اوس رکھ دے پھرن نہ پھرن جہاں  
موسیٰ اوس کے پھر پھر بدنام و تھیت

وکر انہاں وارپ لے آندرا وچہ قرآن  
ل کے جاویں کچھ لول جس دم گول جان  
تال جواڑ نہر دے دکنہ دھپیاں کار  
آلیا کچھ باب کول پڑا فرما زار  
ساد وچہ تینوں جائزیاں اوس کی ہیلان  
موسیٰ اوس کے پاس کھی ہک چٹنہ تھرن  
رکھے اوس آوات تھیں تینوں پاک خدا  
منیں دل لے جان تھیں اوسدا حکم تھرن



دو جی تینوں بات میں دس سال ایہ سمجھا  
 او کھنوں دسے جو آدمی میں میرے اختا  
 عورت سے او سچکے مک صاحت سن حال  
 اوس عورت دیناں توں کر سنوں ویاہ  
 تیر جی ایہ بھی بات سے سن توں بر خور دار  
 نام فلانا او سدا مدت گئی و مار  
 جا کے اوس تھیں اپنا قرضہ کریں وصول  
 الیہ سب باتیں میراں رکھیں یاد ضرور  
 سکر سب بچیاں ہو یا تریت روان  
 وٹھا اوس درخت یک سوہنا سایہ دار  
 نا لے چشمہ بچ یک جاری و سدے پاس  
 کہند او لوجہ پی گوال یا پی واک جام  
 تریت و صیت باب دی آئی اوسنوں یاد  
 بدھا اوسنوں ویکو کے کروا ایہ فرمان  
 کرے میرے کول توں سا کے ہیہ آرام  
 بیشک بابا وڈ کیا سچ تیر افسر مان  
 لڑکے دی ایہ بات سن بولیا مر و خدار  
 سنی جدول ایہ بات پھر لڑکے نیک نہا  
 کہیا سی باپ لے سنوں لڑوی وائر  
 حال پھر اوس ضعیف و امن لیا فرمان  
 پانی پی کے چشمیوں سستا و سے خار  
 ونگن لگا اوسنوں بدھا سی بیدار  
 کرٹ لیا سر سب وار کھیا اپنے کول  
 لڑکا اوس ضعیف تھیں سکر ساری بات  
 بچپوں اوس ضعیف لے کہیا پھر بکلا

جدول فلانے لوک وجہ داخل ہویں جا  
 تینوں گھر لے جائیکے خدمت کرن ادا  
 تینوں کسین عقیدوں کر اس عورت ناں  
 القہینوں اوس تھیں رکھے وجہ پناہ  
 وجہ فلانے پند دے رہنما یک سچار  
 اتنا میں تھیں نقد اوہ لیگیا قرض اوٹھا  
 یاد رکھیں پرا و سچکے رات نہ رہنا مہول  
 جاہن بیٹا تھو دا حافظ رب غفور  
 جدم پوہتا جائیکے اندر اوس میدان  
 بیٹھا اوس کے بیٹھ یک بدھا بزرگوار  
 نیشی بن لقمان توں وادسی سخت ماس  
 پھر بیٹھا اوس رکھ دے کرساں بیٹھ آرام  
 لگا اوسنوں رن جاں لڑکانیک نہا  
 اندر ایسی دھپ دے کدھر لگوں جان  
 لڑکا اوس ول پرت کے کروا ایہ کلام  
 منع اسانوں باب دی بہتا اس مکان  
 رب دی قسم نہ لڑکیا دھپ ایسی وجہ جا  
 آئی اوسنوں باب دی تریت و صیت یاد  
 میں لیں جو کہے لوہ بدھا بزرگ وائر  
 تریت سلامی ہو سکے بیٹھا اوس مکان  
 سب یک او سے رکھ تھیں تلے تھیا آہ  
 لے گئے عام سب توں اوسے چھوڑا مار  
 لڑکا جدم جاگتا و سی حالت کھول  
 رخصت لیکے چلیا اوسنوں نیک صفات  
 کھتے جاسیں لڑکیا مینوں سچ بتا



جاسان میں اوس پنڈنوں کے کیا حال  
 بیشک چلو تہیں بھی لڑکا کے جواب  
 جسویے اوس پنڈ وچہ دونوں بیٹے جا  
 چھپیا لوکاں اونہاں تھیں راز راز تھان  
 دسار کے اونہاں تھیں اپنا کھول بیان  
 سن کے لوکاں اوسد اکیتا ادب کمال  
 اچھی خاطر دونا ندی کیتی سی اوس قوم  
 لڑکے لوں اک روز اوہ کھنڈے نرمی نال  
 تالے اوسدے پاس سے دولت مال کثیر  
 تیری خاطر دل کے کیتی آساں صلاح  
 بڑے کے کہیا باپ نے کیتی سی ایہ بند  
 ہنس نال وچہ پرویس دے پاوندگا تکلیف  
 مہینیں اوسد سی بات لوں ناموریں تھان  
 جو کچھ اوسنے آکھیا سو میں کال قبول  
 بڑے لڑکے لوں اس جائیکے دونا حال سنا  
 لڑکے لوں اوس شخص بھی وئی ایہ صلاح  
 تال اوس لڑکے عفتا پھر کیتا عورت نال  
 اس عورت دے نال جو خشتہ کر سدا آہ  
 نو خاوند اس تہہ تھیں اکے دتے مار  
 تینوں بھی ایہ ماری جھوٹہ نہ جانی مول  
 بڑے لوں اوس آئیکے دیتی ساری گل  
 بڑے کہیا مول ایہ فکر نہ کر لوں کار  
 راتیں تیرے گول جال آوے وقت حراج  
 دس سال میں اوس وقت میں تینوں کاسا بھونر  
 القہہ اوس راتیں مول اپنی کیتی کار

تال پھر بڑے آکھیا مینوں بے حل نال  
 تا پھر بڑہا تریا اوسکے نال شباب  
 حقیقی اوسکے بات دے آئے پارا شنہا  
 کون تہیں کس تہہ تھیں آئے اس مکان  
 آتیا میں اوس تہہ تھیں باپ میرا تھان  
 گھر لے آئے دونا تھیں بہت بہت نال  
 کر کر لے اونہاں تھیں رکھیا کتنے قوم  
 عورت سے یک اسجک صاحب حسن جمال  
 چکی ذات وفتات تھیں عورت وڈی امیر  
 آنکھیں تال و نال چاہیر الال نکاح  
 کسے امر و اسف وچہ نامور وں پابند  
 ہاں البتہ تہہ لوں جو گل کے فہمیدت  
 ایہ بھی گل میں و سنوں کر ساں و نچہ بیان  
 اوسدے ضرورں باچہ میں بے گل کال مول  
 اس کم اندر تساندی بے کس طرح رضا  
 بیشک اوسدے نال لوں کر لے حق نکاح  
 پختہ ہوئی کل شخص نے آوسیا ایہ حال  
 پہلی راتیں اوسنوں ویتری ایہ کھگتا  
 کیں کیتی تہہ نار ایہ بے وڈی بدکار  
 سن بیٹا تھان واپس یا بہت بلول  
 مینوں اس نکاح و امیراہ پار پکول  
 میں تینوں اس بات وکی حکمت مول بہا  
 جلدی تینوں آئے و لوں لوں اصلاح  
 انشاء اللہ چھپکی تیری جان عزیز  
 خلوت کالہ جدول و عورت ہونی تیار



لے رخصت یک بیک دے می آیا بزرگ دل  
 بڈھے اوسنوں اکھیاں آئوں فی الحال  
 اندر آتش جان اوس آتش نال بھار  
 مہر اوسنوں اس شخص لے رکھ لیا سی پاس  
 کندر آتش دان ایہ لیجا توں من یار  
 عورت کپڑے اپنے لاسے جدوں تمام  
 میرے پاس لیا ونا پھر ایہ آتش دان  
 تر آنگھیاں لے گیا عورت اپنی پاس  
 جان اوس کپڑے اپنے دے سبہ اوتار  
 من کے عورت حکم ایہ کہتا اسے طور  
 دے آتش دان جان دھنا نال دھیان  
 سند کے اوس جوان نوں دے پھر دکھا  
 اگلے خاوند مر گئے اسے شامت نال  
 بیشک اسدیناں من صحبت کر توں جا  
 آئیا عورت طرف پھر روکانک صفات  
 صحتی سلامت فخر نوں اوٹھیا بن لقمان  
 آخر اوتھوں کو چرکیتا پھر سامان  
 کیا بن لقمان نے اوس بڈھے نوں جا  
 اوٹھیں یں یک شخص نوں مناسی سر سول  
 کیونکر مرضی تساندی دسوانا حال  
 اورک اوتھوں کرے دونوں سنگی رل  
 یں ہاں پت لقمان واکھنا اوس جوان  
 قرقم میرے باب و اجو بچہ دینا یں  
 کہا اوس بچار نے سکر اوسدی بات  
 بھلے اوٹھ سویر نوں کراں حساب کتاب

کندر اوسنوں آئیکے دس مینوں وہ گل  
 یک انگلیٹھا اک واکھ کے آتش نال  
 پچھے چھرا سپا وہ بابے مار یا سار  
 سٹیا آتش دان وچ وہ سرے و سول  
 عورت نوں جا اکھنا کپڑے سبہ اوتار  
 سیکے اوراک دے اپنا خاص اندام  
 حاکم بزرگ دے کپڑے بن لقمان  
 کندر آتش دان اوتار توں اپنا گل لباس  
 سک نیلج من اپنا کیا اوس یوکار  
 پھر انگلیٹھا لگیا بڈھے وول فی الفور  
 نظری آئے سب دوا اندر آتش دان  
 اوس عورت دے پتھیں نگی ایہ بڑا  
 تیری واری رب نے آفت و قی نال  
 انشا اللہ تدوینوں دکھ نہ پہونچو کا  
 صحبت جو و نال اوس کیتی ساری رات  
 بندے اوسنوں دیکھ کے بہت موی حیران  
 اگوں اوس مقروض واپس مینوں بیان  
 یا بزرگ اک لوکے اوپر لب دریا  
 قرقم اوتھیں باب واکرنا وچ وول  
 بزرگ کہا اسیں بھی چلیاں تیر نال  
 وچ ملے اوس شخص نوں وکی ساری گل  
 کیتا مینوں باب نے تیری طرف روان  
 دے مینوں جلد توں لین آما ہاں یں  
 رہو اساوے کول توں اجو کی رات  
 پلے پاواں تسانے جو کچھ بے حساب



وہ کے کہیا بات ایسا تو نہیں قبول  
 بڑے کہیا لکنا نال کر کوئی قبول  
 بڑے کے اس بزرگ دامن سا فرمان  
 وچھ اصل تجار وہ ہے سی پڑا مسکار  
 سے سی اس تجار دامن پسند مکان  
 میسرے اس مکان دے چلا اسی وریا  
 ویکم اس مکان تے قدرت ربی نال  
 تلوں منزل وچھ جو سو نہ او تھے جہا  
 او ٹلی منزل او سدے سو نہ الی عیال  
 جس دے نال تجار وچھ ہوگے موت کا  
 روٹھ جاندا وہ کانگ وچھ راہیں مولاجار  
 ایہو وریب تجار نے سوچیا او نہا نال  
 لیجاوے گی دو ہا نلوں راہیں کانگ روٹھا  
 جیکر پھر تھان نے مٹگی کافی چیسر  
 رکھا او سنے دو ہا نلوں کر کے ایہو قیاس  
 رات نہی نال دو ہا نلوں کھانا خوب کھوا  
 سوں گیا پت تھان دا بڑا سی بیدار  
 جلدی اس جہان نلوں بڑھے لیا جگار  
 جتنے اس تجار دے سستے سن فرزند  
 تھر او سدے او نہاں نے جلدی نال او ٹھا  
 آپ او نہا نہی جگہ تے تے دو نلوں پار  
 فچر می او ٹھ تجار نے کیسا بجدول و صیان  
 تلوں منزل او سدے پت ہوئے مر واد  
 دیکھ کا فر دے وچھ کسدا اوہ بدوا و  
 پتھر ال دیول دیکھ کے کردا مال پوکار

کہیا ہے سی باب نے رات نہ رسا منزل  
 اوہ جانے اچ رات نلوں سے لستہ کر کل  
 رہے او سے کول اوہ بڑا تھے جہان  
 سن نہیں تینوں او سدہ حال کراں اظہار  
 آلا اوہ دو منزل تے او تے حیان  
 کدی وی وریب تھیں کیستہ اوں بنا  
 او سی راہیں آو نہی کانگ و نال سیال  
 راہیں وقت لیجا و نہی و سوں کانگ ٹھا  
 او تھے وچ نہ سکدا پانی ملک روال  
 تلوں منزل او سوں دیندا وریب سدا  
 کئی ناوا وقت او سنے انوں جھوڑے مار  
 تلوں منزل و نہا نلوں تھیں نال  
 قرضہ و سناوے نال مگروں لیے ہزار  
 کہیاں تھیں لیگیا تیرا پت سوزہ  
 رہے او سدے پاس اوہ کر کے ہنکاس  
 تلوں منزل سوں وری وئی جگہ ہنسا  
 او سی راہیں کانگ و آچر صیا جگہ کار  
 او ٹلی منزل وور کے دو نلوں پتے جہا  
 پوتے اس مکان تے دو نلوں قدر بلند  
 تلوں منزل او نہا نلوں ونا آن سدا  
 جگہ تیاں نلوں حکمتی ملن دلا کے مار  
 او ٹلی منزل دو نلوں اوہ سنے اکن امان  
 پانی وچھ اد نہا نلیاں لاشاں پھر ن خوار  
 نلوں آن کے یہ پورے او ستا و  
 ہرے میں نال ہسا نلوں تلوں کستی ایہ کار



کسیا ندوں مسافروں سن کر اوسدی گل  
ایسے تہجہ بدی واسبہنوں ملے سمش  
اسے طور قرآن وحیہ کیستہ حکم خدا

تینوں اپنی نیت دانیایے اہم مہل  
برا کرے جوئے وا آوند اے تیش  
سکوں آیت لکھ کے تینوں یاں نشا

وَلَا يَجْنِي أَمْلَكَ مَرْمَسِيَّ إِلَّا جَاهِلُهُ

فہنے مکر نہ کھروا مور کے لوں جا  
تہجہ کلام خدا بدی سچ اس و فرمان  
جہیلو مکر اس تجارتے دیکھ لیا ارما  
قہر کو تاہ جدوں اس دھٹا ایہ کام  
کر کے قرض دھول اوہ بڈھا اتے جوان  
ناملے بن لقمان اوہ عورت لے لی نال  
ناملے اوسدے یاس جوئے سی دولت مال  
جال بیٹا لقمان دا ہو تا وطن قریب  
اتنی لذت سفر میں کٹیا ترے نال  
سین میں پھیاں تدرہ قس امریڈو لقمان  
جہا لے سینوں براتوں یا کجہہ نیگو کار  
لو بیات لقمان واپس لوں نہکصفات  
تساں دیوالی مجھ لوں عورت تے سہ مال  
ایہہ گل سن کے اکھیا بزرگ نیاک خصال  
سن کر اس کے ہم کیا بے شک لبو و نڈا  
ملے کھیا و نڈا دے تینوں پھر تہاب  
مال پھر بڈھے مال اوہ خود کستا تقسیم  
تھوڑی اوس تھیں و نڈا کے رکھی پور تلوں  
جیٹرا حقہ دوہاں تھیں بے تینوں منظور  
نال پھر بڈھے لے لیا حصہ پاک اوٹھا  
وہ جاوےں معیت لوں دتا سارا مال

جس کستا اوہ مکرے اوسنوں کھیرے آ  
جو کوئی مکر کا و نڈا کر دا اپنے کان  
کستی نال مسافروں گھرتوں لگی آر  
رگن دتا سہ اوہا تھوں جتنا قرض تمام  
دونوں اپنے وطن لوں ہوئے پھر روان  
عقد کستا اوس تہو وجہ سے سی جہیل  
اوہ بھی عورت لے لیا سہ کجہہ اپنے نال  
مکھن لگا اوسنوں بڈھا یا رجبیب  
معلم تینوں ہو گیا میر حبیب احوال  
کیونکر میرے اوپر سے تیرا وسم گمان  
جہیلو تیرے عقل و چہ آوے کر اجسار  
کستی میری مدد تدرہ اندر تکلیفات  
سدا سلامت تسانوں رکھے رب حلال  
میرا بھی اس مال تھیں حصہ کجہہ نکالی  
آدھی دولت تسانوں دیوالی خوشی خوا  
رک کے کھیا و نڈا لے لیس جناب  
جوگی دولت اک طرف رکھی اوس فہم  
ہستہ میں کجھے اکھیا اس رو کے لوں بول  
کر کے اپنی طرف لوں ہو کے خوش مسرور  
عورت اوسدی کولی جو با لے رکھیا سار  
رحضت ہو کے گھرتوں اٹھوڑیا فی الحال



جہول گیسے آتیا پھول کرے و حیان  
 ناں پھر پڑھا و سنوں نگوں کے بلار  
 لڑ کے نہیا تسانوں ایہ کی گیا خیال  
 بڑے رفتی شفیق ہوئے کسی جناب  
 کیستیاں میراں مشکلاں بہتساں آسان  
 سن کر و سدی بات ایہ کہیا مرد کمال  
 مینوں دولت مال دی نہیں ضرورت کا  
 درو تیری نول بھیجا مینوں رب علام  
 جاں کوئی رب بڑے دوشاں مشکل ہوئے کم  
 ایہ مینوں رب واسے دے مینوں ارشاد  
 لگا ہاں میں جاں میں ہیں مینوں رخصت پا  
 جا ہن اپنے باپ نول مل نول خیر می نال  
 لڑ کا لے گئے رپا عورت نال تمام  
 ساری حالت نفرو می کیٹی بیٹھ عیان  
 وجہ تار پچاں انساں ہے میں کمی مذکور  
 اگے ہی طرہ وادساں تینوں حال

مگر لے چلیا آوند اوہ بڑھا انسان  
 شیا بد مینوں مال تدرہ ڈر کے دتا جا  
 دیا میں ایہ تسانوں اپنی مرضی نال  
 بن تسائے قدم و الخورت مال سباب  
 کتنی واری مجھ دی تسال بچپائی جان  
 میں راضی ہاں تدرہ لے لیا اپنے نال  
 میں نہیں خاکی آدمی ہاں میں ملک خدا  
 ایہ ہمیشہ رب لے مینوں سوچیا کام  
 حریت او نہا مذہبی در و نول جاوا نہیں یکدم  
 جنگیاں لوکاں واسطے جا کر نی ادا و  
 فضل آلموں تدرہ نول دیا گیسو سچا  
 ایہ گل کر کے ہو گیا غائب وہ فی الحال  
 صحتی سلامت باپ نول کیتا آن سلام  
 کیتا نقل حلاصیوں میں ایہ سبہ بیان  
 مشقت نمونہ ذکر اچھ کیتا میں مسطور  
 اچھ بھی تھوڑا نو کرے نا میں طول طوال

### ذکر حضرت عمر علیہ السلام

اندر قصص الانبیاء لکھا ایہ بیان  
 مشرق مغرب تک اور سارا حکم و ان  
 بیت المقدس شہر کے تکرار کیتوس  
 و نس اسرکیاں سخت ہزار ہا شہر  
 ہاں ہر وقت ستر پون لکھتا ہی خدا  
 دے حکم خدا پر اخلاقت و چہ تمام  
 پھر دے پھر دے جہول او کے اس مکان

بخت نصر اک بادشاہ کی کا فخر و مال  
 او پر اسرکیاں عارب موبہ آں  
 کل مکان عارتاں کیتیاں و گاہ قمار  
 کچھ بارے کچھ لے گیا کر کے نال اسیر  
 نشان نبوت او نہا مینوں ہر یا تدرہ عطا  
 ارکان میں سکندر و ہارن و عطا  
 بیت المقدس شہر نول او کے اس مکان



اے کھن لگے دیکھ کے ہویا ایہ بر باد  
قدرتِ ربی و نہاں نے دھونڈی انت  
اچڑیا نٹوں جو پھر اوہ دیوے کدیں دسا  
اوسے ویلے پھیلا رب نے عزرا میل  
گدا سی اکا و نہا ندا جسے سن اسوار  
نا لے پاس عزیر دے مسمی کچھ طعم  
سو برسوں تھیں بعد پھر کیتا رب حیات

کیونکر پھر اس شہر نول رب کرسی آباد  
مویا نٹوں پھر کس طرح زندہ کرسی اب  
مویا نٹوں بھی کھلا پھر زندہ کرے خدا  
کیتا فوت عزیر نول ملک الموت و کمل  
اوہ بھی اوسے جگہ تیرے نول تار  
اوہ بھی اوتھے رہ گیا ویکھ خدا اوسے کام  
جوں قرآن مجید و چہ آئی آیات

فَاَمَّا نَحْنُ مُسَاكِنَةٌ غَامِثَةٌ بَعِثْ

زندان ہو کر دیکھا جدول عزیر بنی  
تاں اسوقت عزیر تھیں پھیلا رب غلام  
کینا ایک اوہ روز میں رسیا ہاں اسی جا  
کھائے اپنے طرف توں کرکھاں ورہ میان  
بانی گدا چا اپنا دیکھو نال تمیز  
یعنی ہکا اوہ روز جو اٹھ رہندوں توں  
ایک قدرت اپنی وئی آساں دیکھا  
اوپر بڈیاں و سڈیاں کیونکر چاروں ماتس  
زندہ کیتا رب نے اوسنوں قدرت نال  
نلے سارا شہر اوہ ڈٹھا پھر آباد  
قدرت دیکھ خدا کیسی کئے عزیر الا  
مر گیا اوہ مرد و دسا نخت نصر شیطان  
اوسدی جگہ آ گیا حاکم کوئی مور  
ستے جو مظلوم کن پھر پئے اوہ جاگ  
سو برسوں تھیں بعد جال زندہ ہویا عزیر  
بغیر نہ کھن اوہ ہے مول نہ کر یو شک  
سی لورات عزیر نول لوک زبانوں یاد

و سدا وٹھا شہر اوہ جیونکر و سدا سی  
کتنی مدت رسول توں اندر اس مقام  
حکم ہویا سو برسے تینوں گیا و ہار  
مرگز کمول نہ وٹھا رسیا امن آمان  
ڈیاں باجھوں و سدی رسی کافی چیز  
گدا تیرا اس طرح ہوندا کوں زبون  
گدا تیرا دیکھ من دے اسے اسے جوا  
ایہ قدرت آساندی تھیں نال قیاس  
اکھیں اب عزیر نے ڈٹھا سارا حال  
نخت نصر مرد و دسا کیتا سا بر باد  
جائا میں سر چیز نے قاور پاک خدا  
بیت مقدس شہر توں جس کیتا ویران  
سب اولاد یعقوب و می وئی اوسر چھوڑ  
بیت مقدس شہر نول رب لگائے جاگ  
اکثر بندے دیکھ کے جان اوسنوں غیر  
کتنی آکھن ہوو سی تدوں اسالوں یک  
جے ایہ کدیں سدا وٹھے آواں اٹھتا



نارے سے توبہ سے ساڈے پاس نہ کا  
 جیگر سنوں یاد کے اور توبہ کتاب  
 ناں پھر نہی غریب کے ولی یار نہ ہمار  
 ہو گئی ایک یقین حال لو کانوں ایہ بات  
 مولیٰ مولیٰ ان پھر لگے کرن گمان  
 ہم کہیں کیا کون سے دنیا وچہ دلیر  
 ایہ ناسرگزی سے نا اچھ کوئی غیر  
 اسے گل نے بہتے کیتا پاک یقین  
 ایہ عادت مٹ کاں آج کل وچہ جہان  
 ناں خداوے اوسدا پورا جان نشان  
 بچ بچ اگے اوسکر دے وچ بچ سجود  
 جو کوئی سجدہ کے نول کروا باجھ خدا  
 لعنت ربی اوستے ہووے سدا نزل

نخت نہر نہ لٹ کے گیا پلید گوا  
 کاتیاں تھیں لکھو ایسے دیوے اسال شتاب  
 نالے کاتب سدا کے ولی تری لکھا  
 سو برس سال تھیں بعد یہ ہو یا پھر حیات  
 رب واپس عزریلوں کے سب بٹان  
 مرنوں چھ سو برس زندہ ہووے پھر  
 بے بیٹا رب و اچھوٹا رب عزریلوں  
 پوچھن لگے بٹے اوسنوں ہو گئے بیدین  
 جیلر کسے زرگ دی کوئی کرامت پان  
 نا جانن جو اس طرح ہو سال بے لیان  
 قبرال تامل یوج کے ہو جاوے مردود  
 اوسدے مشرک ہون وچہ سرگشتہ کا  
 جیگر وچہ حدیث کے کہیا پاک رسول

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الَّذِينَ قَبِلُوا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَهَمَّ مَسَاحِدُ

اور یہ یہو و نصاریاں لعنت کرے خدا  
 یعنی اپنے نبی و می پوچھن پھر یہو و  
 اسے طور نصاریاں کیتا کم تہا  
 دو مال قبرال یوج کے کیتا کم زبون  
 بنیاں دی جاد قبرلوں سجدہ روانہ ار  
 باجھ خداوند کے نول سجدہ کرے جے کو  
 خستے قسماں شرک سے جتو جان حرام  
 بس پندرا اچھوڑ لوں اچھے ایہ مضمون

قبرال جہاں پھر ال مسجد ال لیاں بنا  
 تامل لعنت او تہا نول شمس ربی و دو  
 زنت اپنے نبی و می پکڑ می سجدہ گاہ  
 دو نول فرٹے رب نے کر دے ملعون  
 مور کے نول کدوں پھر سجدہ کران روا  
 لایق لعنت ربی بیشک حاکم ادا ہو  
 کیتا سارا ذکر میں وچہ زینت اسلام  
 جہاں قبرال پو جیاں سو برس ملعون

فَضْلُكُمْ فَتُحَرِّتُ زَكْرِيَّا وَهِيَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

کیتا رب نے او تہا نول پنا خان رسول

سی اولاد وار و تھیں زکریا مقبول



رندی آہی و نہانوں بیٹے کارن چاہ  
 وحیہ بڑے بچے بخش توں میرے رب مجید  
 تال پھر پیٹا او سنوں و تار رب غلام  
 یحییٰ رکھیا نام اوس موجب حکم خدا  
 چار برس اوہ گھروں ناباں نکلیا مول  
 رکھرا گوشے بیٹھ کے رندی طرف خیال  
 سر دم حضرت زکریا ردا و غلط کلام  
 یک دن موجب قاعدے مجلس چہ بیان  
 یحییٰ نے بھی چھپ کے سنیاں سبہ احوال  
 طرف ہماراں روندے چلے گئے فی الفور  
 رہی دھونڈھندی مالتو بھی سنت ہائیاں ترک  
 یک دن وہی کسے نے ایہ خوشخبر پسند  
 رائیں رمند اجا بیکے وجہ فلاحی غبار  
 جا کر اگے غار دے بیٹھی روز تمام  
 کینتس مال توں دیکھ کے نس طرف خیال  
 نال رو بیٹا کر کوئی میرے نال کلام  
 یحییٰ کہنداروں تھیں کرنی چپ محال  
 بخود منہول چل دیاں اوسدی و منشت نال  
 بہت محبت مالتو نے کیتی ہو رہ جو رہ  
 مسجد اندرا و نہال نے کیتا آن مقام  
 وجہ شہادت رب دئی آن ہوئے مصروف  
 زکریا دا کچھ حال من مجلس وجہ سنیا  
 سنوں تحقیقت اسطرح راوی کرے بیان  
 حضرت برخط سناوے کوئی نہ سندا مول  
 مارن لکھ و نہانوں رطل سبہ مردار

وقت ضعیفی عرض ایہ کیتی مشن الہ  
 بیٹوں اپنی مہر تھیں یک فرزند رشید  
 حکم مویا توں ایسا یحییٰ رکھیں نام  
 پھر پیش کرے پیار تھیں سر دم صبح مست  
 دل وجہ رب تے خوف تھیں سندا لہول  
 کدیں نہ باس جا بیکے لھڈیاں رکیاں نال  
 بہت کسے اندر خلق دے حوال رسول کام  
 دوزخ اتے بہشت دایتا و غلط بیان  
 آیا اندر دے دے ایسا جوش کمال  
 ست دیہاٹے و نہانوں گڈے اسطہور  
 ایسے کوئی اوسنوں یتہ نہ لگا ٹھیک  
 وحیہ ہماراں روند اچھرے تیرا فرزند  
 تال پھر مانی اوسنوں دھونڈن موی تیار  
 یحییٰ روند آگیا جس دم موی مقام  
 نال پھر کھیا مالتو نے روکے جذبے نال  
 روندائیں کس واسطے دس احوال تمام  
 جس دم میرا جاوندا دوزخ طرف خیال  
 تھکے کھٹے آوسی مرلوی کھچے حال  
 آخر اندا نال اوس یحییٰ شر مجبور  
 تدوہ او نہاندی عمر سی برساں ست تمام  
 بس ید اسجد اسجد اچھل رکھ مو قوف  
 کیونکر اندر خلق دے شور مویا بریا  
 دریا تھیں خلق سبہ موی بے فرمان  
 سندا حکم خدا تیرے موی کسے سبہ مجبور  
 او تھوں جان بچا بیکے نہٹا ہی بخوار



جا کر اک درخت تھیں منگی اونہاں پستانہ  
 آجامیہ کے بیٹے وچہ میں تیرا گھنوار  
 داخل ہو یا کر گیا بیٹھا نال آ رام  
 دھونڈو دھڑے سے ہر طرف تھیں پتہ لگا کو  
 دسیا اشیطان نے سارا پتہ نشان  
 آ رہ جلد زندگیاں دے سن کر اوہ تشریب  
 جد حضرت دے سر وچہ آ رہ لگا حیا  
 او سے ویلے رب نے بھیجا جب اسل  
 پھیکڑوں آف کر نکالے میرے مقبول  
 رکھن ہارا خلق دا ہے اوہ پاک الہ  
 منگ پناہ من سے لکھن تینو لئے بچیا  
 سن کے تھہرک نہ پھر اوں کسیتی جون چرا  
 وچے اوں درخت دے ہو یا منی تھہرید

بول کہیا اوں رکھنے قدرت نال الہ  
 اتنا کہہ کے رکھ اوہ پاٹ گیا یک بار  
 پچھوئن خلقت ڈھونڈوئی آئی او سمقام  
 کہندے کتھے گیا اوہ چہرے غائب ہو  
 داخل اس درخت وچہ ہو یا اک انسان  
 سڈیا اوں درخت نول سر سیراں تک چہر  
 درم ہو یا نال آف یک کیتی پتہ نشان  
 آ کھن لگا جی نول کہنیا لب جلیب  
 صابر بیباں وچہ نادا دل موسس مری  
 کس گلن تہہ دھڑک تھیں منگی آن پناہ  
 اندس نال کر کے پھر پیرا یہ تکلیف اڑھا  
 منی دل جئے جان تھیں رب دی جوں رفا  
 درجہ خاص تھہر نول بخشا رب تہہرید

## شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جسدم حضرت زکریا گیا شہادت پا  
 تینے روزاں باپ تھیں چچے بھی مقبول  
 دلی رب پھیر مئی اوسدے تائیں پھیر  
 اندر اسر بیباں سی یک عورت کا  
 پھول خاوند اوسدے فوت گیا سی ہوا  
 تھہر مئی پچھے تھیں گھر اوسدے یک تھی  
 خاوند اے جوال تھی اوسدے صاحب زور  
 دکر اوسنوں اکھری ناکر ہور خیال  
 کر لے اوسکے نال نول ایسا تھوڑ نکاح  
 نکلا و سدی بات نول کیتا اوں قبول

پچھی بیٹا اوہنا ندا مسجد اندر سار  
 تھہر اندر مسجد بے بندگی وچہ شہر  
 دے حکم خدا تیدا خروم رب زائیمز  
 بلکہ اُس وانا م سارا وی لکھی گسیب  
 دوجی داری پھر اوں خاوند کیتا  
 جسویٹے پھر آپ اوہ بندگی  
 کرنا جیانی اوسنے کورت کرنا  
 پٹی شیر مئی پنجاب سے ماہ عری  
 ناک عورت غیری سڑی سڑی  
 ستر کام راوری تیج کیتی



بچائی نول بلواسے کے لوکاں دسیا حال  
 حقت کہ کیا شرع وچہ ایہ گل نہیں عیسی  
 ایہی اوہ باپ سے بھادیں کر چکر لک  
 بچائی نولوں کی جاں ملک نے ایہ بات  
 بچائی تیرے عقدا نول جائے کہ نہ مول  
 حاکم سی اوں شہر و اوہ مرد و دلیہ  
 بکر لیا و جائیکے بچائی نول فی الحال  
 پکر سپاہیاں بی نول حاضر کیا آ  
 اوسیدے رب نے بھیجا جبرائیل  
 جے نول آکھیں شہر نول پوچہ کراں تراب  
 حضرت بچائی آکھیا سن کے ابھ تفسیر  
 جب کراتے تھے تھیں لکھی موت خدا  
 کہیا جبرائیل نے لکھی انیوں موت  
 تال پھیر بچائی آکھیا میری کیا مجال  
 ترت اگے تقدیر دے دنا سس نور  
 سس مبارک بنی و اجل ہو گیا جدا  
 دھکا جلاں فرشتیاں مویا ہی شہید  
 یارب تیرے ہی تھیں کیا ہوئی تفسیر  
 حکم مویا درگاہ تھیں ماریا باجہ گناہ  
 جب کہ کسے قہر تھیں منو ندا ایہ مقتول  
 قہر کو تہا ہو گیا بچائی جلاں شہید  
 بیٹی و اوں خشم نول و تاعقد رٹھا  
 کوٹھے اوپر چڑھی اوہ عورت کھنکے کم  
 اس وقت اوڈانکے لیکھی اوسنوں نال  
 و گن سیتی اوسنوں پاڑ کھا بد ایک شیر

کرو نکاح اس جتنے واس وی بیٹی نال  
 بھالوں و وچہ تھیں تھیں ماریا سدی وری  
 رو نکاح نہ انہا ندا معلم سارے جگ  
 غصے موکے خشم نول کہن لگی بد ذات  
 اسیدو بیلا و سنوں مار کر و مقتول  
 سد سپاہی اپنے کروا حکم شدید  
 ماراں اتنے وقت میں اوسنوں کر بچال  
 جاں وہ کافر نبی دل آیا تیغ اوٹھا  
 بچائی نول آکھدا کہیا رب جلیل  
 کیونکر میری نکرہ دی بیٹیوں میں کتاب  
 کیونکر میری موت سے بھی وجہ تقدیر  
 تال بیٹیوں منظور ہے بھیر نکر رب رضا  
 اس کافر دے تھیں مویا مردہ فوت  
 نال قصار خدا سیدی میں راضی سر حال  
 تال پھر کافر اوٹھ کے وئی تیغ چلا  
 پھر بھی ایہ کھا کھا نہیں ایہ عقد رہا  
 کروے عن سوال ایہ اگے رب مجید  
 کس گناہوں اسنوں ایہ ملی تقدیر  
 تال بہت فضیلتاں بلیاں وچہ درگاہ  
 کیونکر ساڈے پاس ایہ بہت ہونا مقبول  
 پھول اوہ جو کافر آ ہی رہن پلید  
 او سے ویلے اوسنوں وئی رب شر  
 سخت ہوا ایک رب نے بھیجی تکی یکدم  
 جا کے وہیہ او جاڑ دے سٹی کر بحال  
 گئی جہنم کھوکھی مول نہ لگی دیر



اینبیاء و کفر خصم تے مویا غضب خدا  
چڑھ کے فارس ملک آکھن ایاک غنیم  
جہ تک سہ پلید نامو چکے مقتول  
شتر تار سوز و فاسک رہیا جاں گند  
جو کوئی رب کرے دوستاں توے دکھاندا  
ایہ کچھ جیسے انبی و اولیائیں مذکور

سے تاملی قوم سے و تار ب اوڑا  
کینے قتل تمام اوس کر کے جنگ عظیم  
لہی کھلی دمی لاش دا بند نہ مویا مہول  
تال کھلی ذری لاش تھیں خون مویا ہی بند  
لے شک بد لے اونہاں تھیں لیتا آپ خدا  
اگے ہن جرجیس و احوال کراں مسطور

## قصہ حضرت جرجیس علیہ السلام

وچہ خار جے انبیا لکھیا ایہ بیان  
پاک فلسطین شہرے اندر لکے شام  
نالے بت پرست تک رہندا اوکھے شاہ  
نال بنی جرجیس دے کروا ظلم کمال  
وہ سے واری او نہا منوں ماریا اوس ملکہ  
سار اچھہ کھول کے ٹھنوں ویاں سنا  
سورنے واک بت سی کیتا اوس تیار  
نالے اوکے لشہر وچ چہڑے لوک تمام  
جو کوئی اوکے بت توں بچد کرے نہ جا  
ایہو طریقہ اوسدا کرے ہمیشہ یاب  
بچھیا رب جرجیس نوں اینا بنی نبیا  
تال حضرت جرجیس نے کن نئے حکم خا  
نالے اندر خلق دے کردار غلط کلام  
کر دے عبادت رب دی جوے پاک خدا  
خالق ساری خلق دے اوہ نہر خنہار  
اوے دی یہ ذات لوک لائق سدا بخود  
سنی نصیحت جندوں ایہ اوس کافر بدکار

سی حضرت جرجیس بھی پتھر دی شان  
اچھ حضرت جرجیس سار متا اوس مقام  
دا دمانہ اوس نام سا کافر و سیاہ  
جیو تگر وچ تفسیر لکھیا سے احوال  
وہ سے واری کچھ اوہ زندہ مویا شہید  
جس تھیں اوس پلید نے کیتا اید جفا  
لو جا کر و او سدی اوہ کافر بدکار  
سہنوں لو جا بت دی و سدا اوہ حرام  
الاش اندر و سہنوں و متا سا جلا  
بت لو جا دے خلق تھیں نالے لو جے آپ  
جالتوں اوس پلیدوں میرا حکم سنا  
اوس کافر لوں وک دی عورت کیتی کر  
چھوڑو بت پرستیاں لے آو اسلام  
جس نے اپنی قار لوں کیتے ارغ سہار  
نالے رب انعامین بہہ دایا لن مار  
منوں وحدت اوسدی جانواں وہ مہبود  
نال بنی جرجیس دے کن لگا تکرار



کہندہ جبر رب سے تیرا سچے قیوم  
 روئی کارن پھر توں عاجز تے محتاج  
 کہیا بنی جبریں تے فانی سے ایہ مال  
 مینوں دولت و ایمنی و پسی یاگ خدا  
 رے ہمیشہ نال اوہ کدیں نہ تھوی دور  
 کہیا اوس پیر لے کیا اوہ ہو ایسی چیز  
 جنت نعمت اسانوں کرسی رب عطا  
 واکم علیشان عشرتال نعمت نہ تھوی نصیب  
 توں بھی جبر رب لے آویں ایمان  
 حال یہ باتاں بنی نقص سنیاں وں تشر  
 سولی تے اس شخص توں چاڑو کر بحال  
 نوے دے دے اوزار پھر داؤے تیر منگا  
 بن کر جلدی کافر الیمتا ایہو حال  
 انگش و چول بول کے مایاں کھن سنار  
 الا اللہ و اسبہ توں کشتن میا آواز  
 سوئی قدرت رب دسی مول نہ لگی دیر  
 امن سلامت اٹھ کے کہن ا پھر جبریں  
 بولو کلمہ لا الہ الا اللہ تمام  
 دوجی واری پھر اوس کافر غصہ کھا  
 اوپر زمین و تانیاں پیغمبر توں ڈال  
 تہی بلدی دوسری بسر و چہرہ وئی مار  
 نیکل و جہر و دل نہی دمی رخصت ہوئی ان  
 اس وقت فرشتے بھیجے رب حکم لال  
 زندہ ہوئے پھر اوہ قدرت نال خدا  
 پھر بھی اونہاں رب دسی مٹی نا لوجہ

مینوں کیوں پھر ورتوں کہیا اوس محروم  
 مینوں اپنے رب نے و تاکتا راج  
 دولت دنیا کسے دے مول نہ جاسی نال  
 حدے فانی ہوں و خطرہ مول نہ کا  
 ایسی نعمت اسال توں و پسی رب مغفور  
 مال حضرت جبر جس نے کہیا نال تیر  
 رنج مہیبت و کھ ناہ جس وجہ موسی کا  
 کدیں زوال نہ اونہا مینوں و پسی یحیی  
 مینوں بھی وجہ جنتاں و پسی رب مکان  
 سد پاسی اپنے کہن لگا بے پیر  
 مر جاوے تال لاش پھر جو توں پھر نال  
 مایاں اسدیاں کڈھ کے اک و نہ دیو جلا  
 انگش و پوچہ ڈالیاں بلایاں بہ نکال  
 چھوڑو لو کو کفر توں مینوں پاک خدا  
 ایسے پھر بھی کفر تھیں مول نہ آئے با  
 اوہ بنی اوس اک نقص زندہ ہو یا پھر  
 مینوں و حدت بددی چھوڑو کفریں  
 کرواں میں اسانوں حتی و موت سلام  
 چھ میناں منگوئے و تیاں سخت تیا  
 سینے اندر منہج پاک تھو کی غصے نال  
 پھر پھر پھر کھ کیاں مائی میناں چار  
 جھکڑی لاش زمین تے چھوڑ کے شیطان  
 لاش بنی جبریں تھیں میناں کئے کال  
 کفار الی توں اکھدا کلمہ کہو صفا  
 کران لے پھر غصہ یا یہ ریکل سپہ پمید



بیڑی ساری دیک دیک چلی اور چڑھا  
 دلی تیلے و سکر آتش سخت خیزا  
 چوٹے و چوں رب کے چشمہ پاک نکال  
 وانگ فوہارے پہنچا حیرت اور حیرت  
 امن سلامت دیک و چہ بچھا اوہ مقبول  
 قدرت رب دمی و بیکہ کر سہ ہو کر حیران  
 اتنے تینوں سخت پس دئے و کھ کھنکھن  
 کہیا بنی جبرئیل نے سنتوں کے شیطان  
 پائی اوپر زمین نول و تا جس ٹیکا  
 سر دم میرے نال سے اوہ مودو گار  
 اہم گل سن کے و گیارہ دل و چاہ وہ لپیہ  
 جگر خلقت ہو رہی رل گئی و سدے تنگ  
 اچھ تل دل و چہ سو چکے اوس پہ مکار  
 اوپر زمین لٹا سکے تندی خائے ڈال  
 حالی جنیاں پھر تک پھر آندا جامع  
 رائیں آن فرشتیاں حکم خدادے نال  
 کہا نایابی بنی نول خوب کھیا لواء  
 و چہ صیت رہو گے تیسرا حیرت نکال  
 اتنی مدت بعد کھیر سو تیس شہید  
 فخری اٹھیا بنی پھر کے رب دمی آکس  
 چھپیا اوک تین نے لورال میں جبرئیل  
 ہال ارد جبرئیل میں شکستہ اسوچہ کو  
 تینوں اوک مصلحتوں کے کتاب میں خلاص  
 کھ کہیا اوک ستر کے اپنے لفر تہرہ  
 دو گھر کے کہ بنی نول پھر یا آئے نال

گدھک تیل لالتے کے سوچہ و تا پا  
 پکڑ بنی جبرئیل نول اوس و چہ و تا پا  
 تیر و کیتا اوس تینوں قارت بنی نال  
 پھر نول دیک و چہ سیک نہ لگا کار  
 سر و نگاہ ال بھی اوسد امویانہ نول  
 آکھن رگاب بنی نول اوہ شاہ کے لہیان  
 پھر بھی تینوں نول زامو ندی کچھ زامیر  
 تھماں باجھ کھلا ریا بخنے اچھ آسمان  
 تیر کو نول مجھ نول سیکر انہاں بچا  
 مینوں اوسدے حکم بن کوئی نہ سکد ریا  
 مت کے ساری خلق نول یہ کر لے میر  
 تھامی میری کھکے مینوں کرسی تنگ  
 پھر میری دئے واسطے کتنی قید تیار  
 کر توہنجانی نول و تا و کھ کھال  
 اوپر بنی دے پیٹ دے و تا اوہ نکار  
 چکنا پھر پھر پھر پھر پھر پھر نکال  
 رب دمی طرفوں حکم اچھ و تا پھر سار  
 تھاکر سنا و کھ و چہ پھر کس سر حال  
 درجہ خاص شہادتی و بنی رب کھچید  
 تھامی سلامت انیا اوس شاہ کافر ہاں  
 کیا حضرت اوسوں نال زان سار  
 کھراوہ کافر اکہ و اہمیت انجیل ہو  
 حضرت کہیا رب نے رقم کہایا خاص  
 آہ کے کے الیہ نول جلیدی ستر ہر  
 شیراں کے کھراوہ کھرے دئے ڈال



شیریں سرگنہی دامول نہ کھایا ماس  
 راتیں زندہ او نہا ننوں کیتا پھر خدا  
 کیتے کیتے نی تے کرے سلم کفار  
 سکوین سرفقیر تھیں سچ اکھاں اھین  
 جدوں فرشتے نبی نول کھانا رہے کھوا  
 کل دیہاڑا عید واجمع ہوسن کفار  
 رب ہی طرے بہر نول دعوت کرنی جا  
 فجر می حضرت اٹھ کے آئے امن امان  
 دیکھ نہی نول کافراں کہیا ہو بیکل  
 پھر نول او قصوں اس طرح آول زندہ ہو  
 اسے حالت عدم تھیں کروا اوہ وجود  
 پاس لساوے بھیجا یتوں رب جوا  
 سن کر اگول کافراں کڈھیا ایہ آوانہ  
 جادو دی کوئی کھیا ہے تیرے پاس کمال  
 انہماں کر کے اسانوں ہوں آپ فرار  
 اسحق پچھے پھر اوس کا فرشاہ یدکار  
 آکھن لگا او نہا ننوں اپنے پاس بلا  
 بہت سی دولت لسانوں لیاں نیر انعام  
 ساوے اگے کم ایہ مشکل مول نہ کا  
 کافر کمندا مجھ ننوں کھول ساو حال  
 کہیا جادو گراں نے گاں یک دیہو منگا  
 تاں پھر کافر او نہا ننوں گاں ولی منکوار  
 اوئے دیلے سوکھی دو ٹکڑے اوہ گاں  
 اونہاں بیلاں نال پھر واپس اوہاں مل  
 اوئے دیلے فس کے ہوئی پاک تیار

مہتوں وہ کما سکے بدھ دے رہے پاس  
 آن فرشتے حکم تھیں کھانا گئے کھوا  
 رب جو لے جنوں کیتا اسکے مار  
 رب جنہا ندی بکلیں جنگل کیوں سوڑ بن  
 کمندے یا مقبول ایسا حکم خدا  
 تسال ہی او تھے جادو نامو جب امر تھا  
 اتنی آکھ فرشتے واپس گئے سد بار  
 لگے آکھار نول رب دا حکم سنان  
 شیراں گے چیر کے سٹیا یتوں کل  
 حضرت کہیا رب نول مشکل ایہ نہ کو  
 اینوں اوہ موجود تھیں کرویندا نابود  
 منوں وحدت اوس ہی کلمہ کہو صفار  
 معلوم ہوتا اسانوں میں نول جادو ساز  
 کرویندا ہیں کور نول سائوں جادو مال  
 سمجھ نہ آوے کسے نول کیا کیتی اس کار  
 جمنج کتے سر ملک دے جادو گر مسکار  
 اس جہز نول جادو کوئی چلا  
 ایہ گل سن کے آکھ دے جادو ساز کام  
 فکر نہ رکھو یتوں دواں منے اوڈا  
 مارو گے جہز جس نول تھری حکمت مال  
 ساری حکمت لسانوں لیاں ہاں دکھا  
 منتشر طرے گے گاودے کن وجہ دین چلا  
 ٹکڑیاں دے پھر ہل دوں گے اوٹھاں  
 گڈھی کنک کتاب پھر جھمی او سے مل  
 وڈھی گا ہی پیسا انا خوب سنوا



روئی اور سے کنگ وی کھادی تریث پکا  
 کہندہ جادو گر انہوں کافر ہوئے اور  
 دنا جادو گر ان پھر پانی کر کے دم  
 پھینکا جادو گر ان نے دستوں احوال  
 حضرت کہیا پیاس قوس ہسیاں میں لاچار  
 ہو پانی آراستہ ٹھنڈا پانی پتی  
 کہیا جادو گر ان نے ہی تلوں وڈی بلا  
 جگر کوئی تورا پے پیڑاہ چہ جہسان  
 علم تمامی سحر و ایتھوں چالے پایا و  
 تیکر مال براری ساٹھوں مہول نہ ہو  
 کافر توں بھی ساحل و تارت جواب  
 اس گل چہ جزیں وی شہرت ہوئی ہو

کافر و اس بات یقین و تاویل جہار  
 ٹھیک تین جزیں توں پیسہ مار ضرور  
 یہ بسم اللہ ہی نے پتیا مہر مہتمم  
 کیا کھر لظری آتیا سید بہون نال  
 دنا تینوں تال یہ پانی ٹھنڈا کھٹار  
 کھلا کر پرب تساندا کھڈا رکھے جی  
 پھر پانی تھوڑا پھٹی کے لیا پیچا و  
 من تک اوسد اپتہ نہ ملے کسے مکان  
 میں توں جادو گر می وجہ ساڈا اچھی ساو  
 تیکر اور اساندا جادو گر کے نہ کو  
 ایتھے کم نہ آوندی ساڈی سحر کتاب  
 سر کوئی کلمے فقیر یہ ہے گا صاحب زور

## مختصر حضرت جزیں علیہ السلام

یک عورت آہنی توں بکرن کرے سوال  
 تر کہ پیکر گھر چہ آہی بکھڑ گاں!  
 اوہ بھی حضرت سرگئی میں ہوئی آتنگ  
 کر و عا اوس واسطے یا محبوب خدا  
 من پیچہ برت و اکہن عورت توں  
 اوس گاہیں دے بڈ جو چھوئے بڑے کام  
 ماریں اوپر و نسا نئے عا و سا ایہ او کھا  
 اوٹھ کھنوسی تریث اوہ زندہ ہوئی الفور  
 او سے پئے رب نے زندہ کیسی گاں  
 سی اوس کافر شاہ ماخامہ یک وزیر  
 او سے و پئے تریث اوہ لے آیا ایمان

یا حضرت میں عاجز و ہال بڈی کنکال  
 وودہ اوسد میں بکھڑے کھڑا کھانڈیاں  
 فاقے اندر مہو گئے یثیوں کھنڈے ڈنگ  
 گاں میری اوہ نہ نکل گئیں دیوے بت جوا  
 لیجا اپنے نال پھر عا و سا میرا توں  
 جمع کرن توں و نسا نئے عا کے اہتمام  
 نالے اکھیں اوٹھ توں حکیم نال خدا  
 تالی اوس عورت جانی کے کیتا اسے طور  
 وڈو گیا ایہ پھر اندر سر سر کھال  
 خبر سستی جالی او سے ہر گئی کیا شیر  
 چار تہارال ہو رہی ہوئے مسلمان



سہنہا ننوں سدوائیکے کیتا پکڑ شہید

خبر سنی جدا ونہا ندی اوس مکار پلید

## معجزہ دیگر

واو یا نہ دے شکروں آٹا یک سرور  
 یک دن اوہ جہر جس لوں کھنڈا پاس بلوا  
 بنی کہیا کس طرح و امیر ہ کرال عیان  
 جس کرسی کے اوپر میں بیٹھا ہاں فی الحال  
 ہموں سا کے مختلف اکثر قسم نہ ہوں  
 جس پر بیٹے میں اونہا نے میوے کیساں کھا  
 اوپر سے رب کے لے آواں اکیان  
 سن کر اوسدی بات ایہ کہیا بنی حضور  
 اوسو بیٹے بنی نے کبھی پھیر و سنا  
 وکھو وکھرے رکھ اوہ چائے ہوئے تیار  
 ابیر پھر بھی اوس نے نا آندا اسلام  
 اسوقت میں چھٹے ظلم ایہ کیتا شاہ مکار  
 وڑا سارا اوس واپٹ خطیم بنا  
 وچہ و سکے جہر جس لوں ناں ظلم دے ڈال  
 قدرت رب دی اوس دن ایسی ہوئی آ  
 چاروں طرف جہان وچہ پھر کٹی کالی رات  
 بجلی اوٹوں کڑک کے کر دی مار و مار  
 کتنے دن اس قسم دا گیا انہیرا ہو  
 حضرت میکائیل نے حکم دے کھیاں آ  
 پاپا پٹ اوس گاں وار پیٹھ وگن دیناں  
 موباد ورجہاں تھیں جدوں انہیر غبار  
 کلمہ آکھو کافر و منوں سچا دین

بھارا منکر بنی فاسحت پلید مکار  
 نچے توں سچا بنی ہیں معجزہ کوئی دکھا  
 تاں پھر لوں آکھدا اوہ کافر شیطان  
 چارے پاٹے اوسدے بن درخت کال  
 وکھو وکھرے سب تے میوے لگ کھول  
 جاناں گا پھر تہہ لوں سچا بنی خدا  
 نا لے متاں تہہ لوں موبناں مسلمان  
 رب میرے دی قدر لوں لکھ لکھ کچ نہ دور  
 چارے پاٹے اوسدے کیتے سبز خدا  
 کرنی ساز سی رب نے کر دی گلزار  
 میوہ دانہ کھائے کے کیتا سب حرام  
 تانے دی یک اوس نے کیتی گاں تیار  
 گندک نا لے کھیل تھیں و تاسہ بھار  
 سٹیا اندر چھو دے ڈاڈھی آفس مال  
 سخت اندھیری رہے کوئی ترست کھڑا  
 وگ وگ اوپر راہا تھیں مرن لگے کذات  
 آکھراے لوک نہہ ویکہ انہیر غبار  
 اندرون تے رات تے فرق نہ جالے کو  
 کڈھ کے گاں اوس چنے تھیں سٹیمہ وئی میکا  
 اسن سلامت بنی لوں دوبار نکال  
 پھر جاندار کافراں کہیا بنی پوکار  
 وپر وحدت رب دی آٹوں پاک یقین



دیکھئے نئی جڑ چسپاں لوں ہوئے سپہ ہیران

اس پر بھی کس نے نہ آندا کیا

آنحضرت جرجیس تولد ہوا کہ ان کے کفار  
 جے تولد گورستان میں دیوی اوہ جوار  
 کہیا بنی جرجیس نے جے اوہ ہون حیات  
 جس نے کُن فرما کے کتا سہ جہان  
 یہ گل کہرا و نہال تولد اُس مقبول خدا  
 ہو گئی عرض قبول اوہ حکم خدا وینال  
 نال دعا جرجیس کے اُس دن رب غفار  
 فرماں و قبول اوٹھ کے پیٹے اوہ سب  
 او نہال تھیں اک شخص دانول اہ نام  
 کتنی دیر تارھ تولد ہوا کی و ہار  
 کہتا بہت پرست میں عسبیاں یا سرکار  
 اوں دیرت تھیں یکو یا و چہ غار ہاں میں  
 سروں نازل ہو و نازا پیٹھے نال غراب  
 کئی سببیاں کافراں او سب یا یہ آواز  
 کہن روایت کہرا وہ چٹے آئے سب

ہوئے سادھی قوم کھنڈی یا تھہ شمار  
 تال پھر تھنوں جال سال سچا تھی خدا  
 رب مہیرے دی قدرتوں تھراہ وئی بات  
 مہو نال پھر جواد نال و سہول تھو آسان  
 جاگے گورستان و چہ تھتی عمر غم و عا  
 سرورے گورستان تھن آ و تھتی عیال  
 زندہ کھنڈی آدمی بارال جان سترار  
 ایسی قدرت آنی ظاہر تھتی رب  
 تھتی اوس تھن بات ایہ تھی علیہ السلام  
 آئیں کہہ دے دین کے سچو سچ شمار  
 مہو پالی مہو گتے رسال چار سترار  
 سن تک ملی بجات نہ کی کچھ رسال پس  
 تھال نول میں پوجیا بائیں مہو یا خراب  
 کھنڈی تھت پر تھنوں مہو نہ آئے بات  
 آو ایسی تھو وچہ داخل کھنڈی رب

کران رہا پستہ ہر ماہ یک ہجری خورشیدی کو  
 جب لیائی نال با وہ کفر کا ملک عیار  
 گنہگار می اس کے واسطے حضرت شہداء  
 اعلیٰ اور اس سبب لائی حضرت اب  
 کمال و حقیقت علیوں کی شہداء  
 باقی وہ بیمار نال رسالہ انوشیروان

باس تھی جو جس نے آئی سہاگ  
 نور گشتا لکھتا ہے اسی اہمال لاچار  
 سب سے پہلے اس نور سے ہے نور  
 نور اکیس اوسدیان روشن کیمیاں  
 سنن لکھتا ہے بات نور کیمیا فضل خدا  
 سحر رت مانگے بھی ہے کیمیا اہمال



لے آئے اس زمانوں اور خدا دے حسب  
سن کے عورت حکم ایچہ ہوتی مسلمان  
اوسو پیلے نیوں ہوتی نے پکڑا  
وجہ اگلی کو کھڑی اوسنوں قہاؤنک  
کھانا پینا نبی واکہ تابند تمام  
قدرت رب کریم دی ایسی ہوتی آ  
اوس کو کھٹے وجہ ہم پاک آہ خشک کمال  
لگا اوپر اوکرمیوہ قسم ہندارہ  
اندر رہا ہوا سدی آہکی خوشبو  
اوس عورت نول جدول ایہ معلوم ہوا حال  
عادیانہ ملعون لے سنی جدول ایہ کل  
کو کھٹا اوسدا آئیکے دتوس سبہ پٹا  
یکہ نبی جہیز نول غصے نال بھین  
سخت ٹھکنے ہوئے واو تاسر نول چاڑ  
خاک ہوئی اوہ لاش جاں سٹی وجہ دریا  
اے دریا اس خاک نول رکھیں امن امان  
کافراں نے بھی غیب تھیں سنیا ایہا وازہ  
امن سلامت ایسوں باسرو میں نکال  
سن دریا نے رب وا آندہ حکم بجاہ  
جد دریا وں نکلیا زندہ موجر جس  
زل مل سارے نیوں کہیں لگی جھوٹل  
نبی کہیا میں کراں نال ایسا کم بد زب  
اندر سارے غم دے کرد تا بشہور  
سن کے شاہ ملعون بھی ہو یا خوشی کمال  
کہند ایسے پاس میں چل کرو آرام

ایچہ بھی دو بہاریاں دور کر لسی رب  
سنیاں تہاہ ملعون نے سارا ایہ بیان  
اوس عورت دے کھڑے وجہ وقا قہرا  
باسرول جندے مار کے گھٹا ڈوٹا یک  
مرث کوئی دیوے اسپنوں یا فی ہوا تمام  
جس کو کھٹے وجہ قہر سا ہو یا نبی خدا  
ہو یا سہر وخت اوہ قدرت ربی مال  
کو کھٹا سارا رب لے لے باغ بہار  
ارے پڑے لوک سب گئے تھجب ہو  
اگے نالوں اوسدا ہو یا یقین کمال  
غصے ہوئے آوند نال نشانی چل  
سکا سبہ وخت اوہ جہیز نکرا گے سا  
تھیں پیرل ماریاں میخاں او پر زمین  
پانی نبی وفات جاں لاش دتی اوہ ساڑ  
غیبوں اوس دریا نول آئی تہرت ندا  
مرث کے اسنوں گالے کردیوں نقصان  
اے دریا اس خاکنوں مرث کے کریں گذر  
ضالچ کریں نہ بستھیں سرگز مک زوال  
زندہ اوس خاکسوں ہو یا نبی خدا  
دیکھ تھجب ہو گئے کل کفار جس  
نول بھی ہو جا بتاندی کرے دلوں قبول  
مال پھر اٹھا کافراں کتا ہو ر فریب  
ت پو جاجر جس نے کر لسی جھٹکوں  
کھڑے جہیز نول لے آند اوس نال  
پچھلے غیب تصور جو کر و معاف تمام



گھروں کے آبنی نے پڑھی نماز عشائے  
ایسی خوش آواز تھیں پڑھی تھی تو رات  
ایسے پڑھے نہ خیر ایک پانی شہادہ قبول  
پھر اوہ بدی عاجرہ غور مستکمان  
جس کے لڑکے واسطے کہتی تھی دعا  
باقی اوسنوں رہنمائی میں مریضوں کو  
یابنی اللہ تبارک جو کیتا سی اقرار  
دو مریضوں رب اوسدیاں اگے کیتیاں تو  
گنگا ہے اچھو کھو تھیں مہول نہ کروا گل  
کرو دعا اس واسطے یا مقبول خدا  
تاں پھر حضرت طفل نوں کیتا یہ فرمان  
اوسے دے بولیا گنگا کر لبیک نہ  
پڑھیں کلمہ نبی و امویا مسلمان  
باقی اوسنوں رہ گیا پھر خلل قصور  
اوہ بھی رہے حکم تھیں دیکھو ہوندا ول  
بتاں نوں وچ آکھ نوں بت خانے صبر جا  
کھدیا ہے جرحیس نے مہول کساں بلان  
بت خانے تھیں بت اس آندے سب بلا  
دیکھو کیا کھی رب نے بنیاں وٹا نشان  
پتھر دے بت توڑ کے پتھر دے لہن چلا  
انہوئی پتھر نوں دلو چھاس کساں  
سفر حقیقت بت حال حاضر محکب  
حال اوس سلیم تانا دوتا حال خراب  
نیلے اپنے شہادہ نوں کسندھی پاس بلا  
جی اوسدے دین تھیں کھیں نوں انکار

پہن لگا تو ریت پھروہ مقبول خدا  
غور تانا و سدھی ہو گئی مہول ایسے رات  
غور تیسری کر لیا سجادین قبول  
آلی جرحیس نوں تھیں سندو بیان  
اکھیں نے کن اوسنوں بخشے پاک خدا  
آنحضرت جرحیس نوں کسندھی حاضر ہو  
صحی سلامت ہو وی اچھو لڑکا بیمار  
دون کارن من پھر میں آئی تھیں حضور  
نالے ہے ایہ لنگڑا مہول نہ سکدا چل  
ایہ بھی مریضوں اسدیاں دلو کر رب و بجا  
بول خدا دے حکم تھیں کھول کتاب بن  
نال احب دے بنی نوں کھے سلام علیک  
نال و عاجرہ جرحیس دے بخشہ رب زبان  
مے سی لنگا طفل اوہ دے تھیں مہول  
حضرت کہیا اڑا کیا اوہ کتابی چل  
حاضر ہو و چل کے پاس رسول خدا  
ایہ گل سن کے لنگڑا ہو یا اڑو روان  
سارے اگے بنی دے آئے سس جہکا  
بتاں نے بھی جہاندا من لیا فرمان  
لنگیاں نوں پھر رب تھیں کھول تانا لہو لہو  
میں لنگے نوں مضطرب آتے راسی مال  
توڑ بنی جرحیس نے و مریضی چھوڑ دے رب  
لو کال تانا اس آتھدھی کھمہ کھمہ کتاب  
اوہ پڑھی جرحیس دے جلد ایمان لیا  
بتاں و انگوں کرے گا پیر حال خوار



کہیا شاہ ملعون نے سگم اپنی نول  
 سنانوں شہر بریں تھیں متجربے رہیا دکھا  
 بیکم کنری ازل تھیں چہرے ہون پلید  
 وجہ تھیں جہانوں دوزخ لکھی بار  
 بجاویں طرزا و نہاندی آون کئی رسول  
 مسکے اور رب و اہویا فصل کمال  
 اچھل گئے جو شوق و حیرت یا سخت پلید  
 او تھیں چھپے بنی نول کرن لگا آتنگ  
 بار بکتنے برس میں جھلپیا دکھ کمال  
 میں میں عاجز ہوئے منگاں ایہ دعا  
 نازل کر کفار کے آیتا قہر عذاب  
 موئے مسلمان جو دنوں ایمان لیا  
 او سے ویلے بنی دی ہوئی دعا قبول  
 بکلی وانگوں کرک کے دہا پی یکبار  
 کہتی ہے جہیز میں نے شاید بری دعا  
 اچھل کر کے کافراں واپسی تیغ اوٹھا  
 جوں تہاوت مرتبہ جاسا اوں مقبول  
 بخششی خالق پاک نے خاص تہیدی موت  
 اوٹری سی جو قہر دی آتش سخت کمال  
 سنے مکاناں اونہاندی پی سچ خدا  
 بنیاں دے حق جہانوں نے کیتا اخیال  
 کیا کیا ظلم کفار نے کیتے ہو مغرور  
 یکسے واری سبہ دی رب اوڈائی و مہور  
 باقی تہیز نہ ہزار جو آئے مسلمان  
 جہان رب رسول کے اندے حکم بجا

لکھو معجزہ دیکھ کے بنیاں اوسنوں نول  
 ایسے من تک اسانوں دل تے بیان کا  
 کیونکر سچے رب دی منن اوہ توحید  
 حجت طرف نہ مول اوہ جاؤں کس سبب  
 دیکھن لاکھال معجزے ملک نہ منن مول  
 ہوئی مسلمان میں یکسے معجزے نال  
 سولی دیکے اوسنوں کیتا تر تہید  
 حضرت نے پھر رب تھیں تھی شہادت ملک  
 موجب تیرے حکم دے صبر کیتا حال  
 موت تہاوت بخش نول منوں مال خدا  
 اپنے بے فرمان بہ کر دے سب غراب  
 امن سلامت اونہاندوں فضلوں میں بجا  
 غصوں آتش قہر دی کیتی رب نزول  
 ڈھکی جہیزم کافراں کہن لگے مسکار  
 تا میں ساڈے اوپر اچھل جیا قہر خدا  
 پکار بنی جہیزم واکتبا بیس جہا  
 او سے طور خدا نے کیتی عرض قبول  
 جے لکھ رسال جیسے اوڑک ہونا فوت  
 ساری فوج کفار دی رطروئی آسمان  
 ملک پل اندر قہر تھیں دے رہ اوڈا  
 اوڑک بلدن اونہاندی ایوں ہونا حال  
 یکہ لیا جال رب نے پلوچہ تھیں چور  
 کر کے ظلم بجا دے کوڑوے لوکا کوڑ  
 بجھ گئے اوس عذاب تھیں سارے مسلمان  
 کیوں نار کھے اونہاندوں قہر رب بجا



حال ہی جزیس و ختم ہو یا اس جہا

اگے کچھ سمعون فادیلواں ذکر سنار

## نوکر حضرت سمعون علیہ السلام

وچہ خلاصے اس طرح لکھائے سمعون  
کوئی نہ مہور رہی کرے او تہا نیک نال  
روم اندر یک شہر ساز نام تھوڑیہ جان  
اوس چا ایک مکان سی اور لب وریا  
حضرت سمعون چار ماہ اندر سر یک سال  
یسی بت پرست اوہ کافر فوطہ شہا  
سمعون نرال فوج سی رکھدا اوہ ملعون  
یک تہا جوان لول مارا وے سر سال  
چار مہینے آئے کے گھر وچہ اوہ مقبول  
چار مہینے خلی وچہ کر واد وخط ننگ  
چار مہینے لڑویاں دیں پھر گدار  
ہو یا واد و تانگ حال اوہ کافر ملعون  
سو وے مال یہ مارے کوئی فریب نہا  
لی لی جو سمعون وکی آہی نیگو کار  
جائے نہ سمعون وکی رشتہ تیر خیال  
جے لول مارے اوہ نول کر کوئی سچہ نہا  
نالے مہر بے نول بے تخت حکومت تاج  
حال غور سمعون وکی سنیا ایہہ مہنام  
لگی کس وکیل نول چہ یہ بات قبول  
مال پھر وکس وکیل نے رسہ یک نکال  
خبر کریں پھر اساتھوں پکڑیو گیا وال آر  
آپے انوں اوس وکی جیوں ہو سی شہا

بڑا زور آدھی سی حضرت سمعون  
سہرے والا نو انگ سن بدن او پکی وال  
سی او تھوں وبادشاہ فوطہ نے ایمان  
کریں کدی اوہ اہی چہ جشن کریں آذر  
جنگ کرتے اوس شہر وچہ جاکفار لال  
نالے رشتہ اوس وکی سبہ آہی گمراہ  
اک اکیرا اوہاں تھیں حال واد سمعون  
باقی تکرہٹ کے سڑے آوے بحال  
وچہ عبادت زیدی رہدا سار مشغول  
آوے اگلا سال جہاں پھر کر واد وچہ جنگ  
پورا واد سے آدمی پھیرا وے واد مار  
کہنیا جیوں اساتھوں نہیں پندر سمعون  
نہیں مال میری فوج ایہ وکی سبہ بگستا  
اوس وکی طرفے جھپیا ایہہ مہنام سکار  
تائیں نخل طرف اوہ رکھدا رشتہ خیال  
کر سال تیشوں عقیدے اس کھسال ایہہ مہنام  
بیاری نرال آہیکے سی کر تیس راج  
بھل سی اوس وکی بات نہ تھل نہ زانہا  
ایہہ مہنام سمعون نول کوئی کراں مقبول  
دما و ستوں سویں حال تہا رشتہ نکال  
بدشاہ پادشاہ وے نول و مال پھر وچہ  
نالے بجاویں و تھیں تیشوں کر وچہ ورا



تاں وں بی بی رکھیا رسہ کول چھیا  
 نیندر دے وچہ او نہا فنوں بدلا اور تہا  
 بی بی کولوں پھیدا بدلا مینوں میں  
 خفانہ ہونا مجھ سے تے بدلاے میں تاں  
 زور ازماؤن واسطے کیتا میں ایہ ڈھرب  
 حضرت کسار بدلا مینے فضل کمال  
 بی بی طاقت دیکھ کے گئی تعجب ہو  
 حضرت کہیا جان توں لاپنے وچہ خوب  
 گزر گیا اوہ برس جال پھر دیا دھال  
 پھر بھی یک سرنوں کر آیا قسدا م  
 بی بی لوں آ اکھدا قاصد یک مجھوں  
 نا تھو وسنوں بنہ کے گھیا ساوے پاس  
 بی بی کہیا او سنوں یا یا سی میں حال  
 سن کے ساری خبر ایہ و سچی و ج شریہ  
 جسویئے شمعون لوں نیندر کر سی زور  
 سن پور ت شمعون دی کیتا ایہو کم  
 اوکھیا جال شمعون پھر ڈٹھا اوس حال  
 بی بی کہندی آپ میں یا یا ایہ بھی تاں  
 اوکھیا جال شمعون پھر تہہ پران ہلا  
 پہوخی شاہ ملعون لوں ایہی خبر مقام  
 اس گل تھیں مردود او بہت ہو یا دلگیر  
 لوے دے زنجیر بھی سٹے اوس توڑا  
 بی بی نے پھر شاہ لوں آکھ گھلی راہ بات  
 میری طرف نہ بھیجی سرگز کوئی چہر  
 مکران گھر شمعون جال آیا کر کے جنگ

گھر نیے شمعون جال راتیں سنا آر  
 فجر ہوئی تاں جا گیا اوہ مقبول جناب  
 بی بی اگوں آکھدی ایہ کم کیتا میں  
 دیکھاں رساں تھیں تھیں تھیں ماناں  
 دیکھاں کتنی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 ایہو گل کر کے توڑیا رسا جلدی مال  
 دنیا اندر رساں و اتنا فی ہور نہ کو  
 امریاں میں کسے تھیں ناموساں مغلوب  
 رو یا جاتھنوں پھر کفاراں دے نال  
 مگروں اوس ملعون لے بھجیا پھر پیغام  
 من تک شدہ شمعون لوں قتل نہ کیتا مہل  
 جا کے ساڈمی فوج دا کر آیا پھر ناس  
 ایہ رسا توڑ کے نکل گیا فی الحال  
 پھر اس شاہ ملعون لے بھجیا یک زنجیر  
 جلاؤں اس کے نال توں پھر نہ سکے توڑ  
 سٹے لوں زنجیر اوس پاوتا یک دم  
 کندا مینوں جلاؤں کس زنجیراں نال  
 دیکھاں ایہ تھیں تھیں تھیں تھیں ماناں  
 ٹٹ گیا زنجیر اوہ بلو حرکت گھار  
 ٹٹ گیا زنجیر اوہ کوئی نہ بنیاں کام  
 کندا من شمعون دی کیا کرے تدبیر  
 اس تھیں پختہ ہو کر کی بھجیاں میں اس دا  
 چپ رہوں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 آپ لے میں شمعون دی کرساں میں تجوڑ  
 بی بی آگے پھولیاں باتاں رنکو رنگ



انہی قوت زور و اکبتا حال بیان  
 سن سن باتاں اکھدی بی بی اگوں بول  
 لوے دے زنجیری دھنکے میں آزما  
 ایسی بھی کوئی چیز ہے جو نہ سکوتر وڑ  
 بی بی کہیا تسال کھیں کھچدی ہاں میں  
 حضرت نے پھر اسنوں کہیا ناں میسر  
 بدن میسر دے وال یا میسر دے کٹ  
 او سکراو چبھی میرا زور نہ کار  
 رات ہوئی تاں او سننے اگوں کہتی کار  
 نیند روچہ شمعوں دے کٹے سرے لال  
 فجر می حضرت نیند تھنیں جگمگے بیدار  
 پھر بھی عورت بول کے دتا او جا جواب  
 اس کے راو پراسا ندا مول نہ چلے نہ ور  
 اگے جے میں تسال منوں بدھا کھننی وار  
 میں کیوں اکھوچھ منوں آپے لٹو تر وڑ  
 حضرت کہیا جگر لیں میں لاواں زور  
 آخر دیو چھٹھیا عورت جاں سر سول  
 جلد می کشاہ ملعونوں بھجیا اوں پیغام  
 بھجیا اوس ملعون نے شتر سوار شرار  
 جا کے او سکرا دیو نے پتھڑے پیڑ ڈھا  
 باقی اوسدی لوٹھ جوڑے گول گول  
 سن فرمان پلیر نا آئے اوہ فی الفور  
 کٹ دے دوہتھ بھی نا لے دولوں میر  
 اوٹھ دے پور کے آندی لوٹھ اوٹھا  
 کافر جواں نہر وچہ رہن بحرین ملعون

جیونکر قتل کھارنوں کیتا وچہ میدان  
 بے شک صاحب بہت عزر و تسال گول  
 اوہ بھی تسال تر وڑ کے دتے سب اوڑا  
 حضرت کہیا تھہر لوں کھینے دی کی لوڑ  
 چتر زور او تسال کھیں تر لوں یا ناں  
 ٹٹ نہ سکدی سال کھیں ہرک السی چتر  
 جیکوئی سینوں انہاں کھیں بھڑستی ٹٹ  
 بی بی سن کے بات یہ لسی دے وچہ بار  
 جس ویلے گھر آئے کے ستا بی بھڑار  
 رستی وٹ کے منی لوں نہ دتا اوں ناں  
 عورت کو لوں کھچدے کس کھننی کھ کار  
 حضرت کہیا کھول توں سکد بند تساب  
 عورت اگوں اکھدی آپے لٹو تر وڑ  
 آپے تسال تر وڑ کے نکل گئے ہاک بار  
 تاں میں بیشک تسال منوں جا ناں ہنار زور  
 بل جاؤں ہاک لخت سب بدن میرا چور  
 میں ابہ قابو ہو گیا نکل نہ سکے رسول  
 پکڑ لے جا ملعونوں لوں ہو گیا کھم کھام  
 اسواراں لوں اکھا اوس پلیر مسکار  
 ناک کے کن زبان کھی کھیں پیڑ کھار  
 اوٹھ دے او پر لکے آئوں میرا کرل  
 جیونکر اوس نے کہیا سی کیتا اوہے طور  
 وڈھیا ناک لے گن بھی پورا کیتا غیر  
 اگے کشاہ ملعون دے حاضر کھننی آر  
 ڈھکی و ہمال آئے لٹھ جدرول کھنوں

آپو آب تمام اوہ بول اوٹھے یک بار  
کوئی آٹھے مجھ واما یا اس بھرا  
کوئی بھتیجا آٹھ واکوئی کے واما و  
سن سن باتاں سب تھیں کہندا اوہ بدکار  
مارو بالکل سینوں دیکے کوئی عذاب  
بالا خلتے سچے جو وگ واسے وریا  
امیر بندہ اسدے پرگز کھو لو مول  
سن کر جلدی کافراں و تاسخت عذاب  
اوہ سے وقت خدائے نے بھیجا جبرائیل  
جا حضرت شمعون و می لے تول جلدی تار  
کیستے جدا کفار نے جو اسدے اعضا  
نہالے اسدی لاش تھیں کھول تباہی بند  
سن فرمان جناب تھیں حضرت جبرائیل  
وہ دیکھیں ظالماں جو ساکے اعضا  
اسی دے اوہ بند بھی دتے سب نکال  
کیا پھر شمعون تول جبرائیل یو کار  
جائے اس ملعون کے کوٹ حصار اوٹھا  
ختنے ظالم شہر وچہ ہی کافر چنڈال  
سن حضرت شمعون لے کر کے یا و خدا  
پٹ تمام زمین اوہ حکم خدا دے نال  
غرق کیے رب قہر تھیں سارے ایمان  
نا اوہ نہ سہا شہر نا اوہ کافر ملعون  
اس تھیں چھپے گما پھر گھرا نے مقبول  
آندا حکم جناب تھیں جبرائیل و کبیل  
نال ساکھا وٹ کافراں کیتا اس قصور

اگے شاہ شمعون دے کر دے زار یو کار  
کوئی آٹھے باب داد و دے کروا آہ  
اسی طور تمام اوہ کرن لگے فریاد  
اچے نہ اسدے بدن تھیں نکلی جان سنجار  
بالا خانے اوپر پھر لے کے پھر موشتاب  
اوپر اسدنی لاش تول اسوچہ و نہوگا  
بدنام ہو یا ندی وچہ سکھو منے سنو ل  
وچہ وریا دے مار کے سٹیا وچہ شتاب  
حکم سنایا و سنوں خالق پاک جلیل  
وچہ وریا نے اسنوں سٹ گئے کفار  
کن اکھتیں سچے پھر بھی سہ درست بنار  
زندہ ہو کے ندی تھیں نکلے قدر بلند  
فوراً آکے حکم دی کر دتی تمہیل  
آپو اپنی جگہ اوہ دتے سبہ لگا  
زندہ ہو یا پھر اوہ قدرت رب دی نال  
قوت تینوں رب نے بخشی ہے بسیار  
کھو و تمام زمین تھیں سٹو وچہ وریا  
سے نکالال سب دی و ہونج نکال  
سے کفار ال شہر اوہ و تاسب او وار  
اوسے کر کے ندی وچہ وال وئی فی الحال  
باقی رہیا نہ او نہانا اس گزنام نشان  
سبہ دی بیخ او ٹھائے شکر کیتا شمعون  
بی بی تاس جاپکے کرن لگا مقبول  
قتل نہ کر تو اسنوں بسیار جلیل  
ناقص عقول عورتاں ہونیاں باجہ مشہور



آکھے لگن غیرے جوں سکھائے کوہ  
 اس بھی آکھے و نہا تھے کستی بی خطا  
 قسب بھی اس کے قتل و اقصیٰ کر یوں  
 اقصیٰ تک ایہ ذکر ہے وجہ قصص الانبیاء  
 بعض کتابیں آواز اور سی طرح بیان  
 لکھیا اندر او نہا تھے اس طرح مضمون  
 کر کے مٹی خدائیدار او نہاں لکھیا مہول  
 زبرد عابد پارسیا بندہ نیکو کار  
 بخش بارب نے او نہاں لوں قوت و کمال  
 نال کفار ان جائے کے کروا خجما و  
 آخر عورت او نہا ندی لکے نال کنار  
 نہ ذکر کے او سنوں دوجی وار خدا  
 وجہ عبادت رب ہی رہیا ماہ سزار  
 جمل ایک تاریخ و لکھیا میں احوال  
 جو جو دوست رہے اے گزریے مہر  
 ہوئے تے مضمون تک جو جو مٹی کمال  
 نال او نہا تھے کافر ان کتے کس مستم  
 جو نہاں لوں رب فضل بخش لکھیا ان بیان  
 کیا کچھ کہتی دشمنان حضرت عیسیٰ نال  
 باب بنال رب او سنوں اندا و وجہ حبان  
 پھر نزاراں بخشے او سنوں بخش رب  
 سنوں او پر چار کے لکے دین ایذا  
 ذکر کھائی او نہا اندا ہسکا طول طویل  
 بھیجی او پر او نہا تھے رب کتاب اہل  
 جیو نہاں رب نے او نہا سنوں نشان کمال

اسے اندر انہا سنوں نہیں عقلمی ہو  
 سو بھی اپنے فضل بخش و لی بخش خدا  
 اللہ بخشہ مارے تو بہ کرے تسبیح  
 جوں پندیر و قیصری و با کھول سنا  
 جیوں تفسیر مراد یہ مور و غیرہ حبان  
 سی ہک ولی خدائیدار حضرت مضمون  
 اندر اسر سلیاں ہی ایہ ہک مقبول  
 وطن مبارک او نہا اندا ان سرب بار  
 اندر سارے ملک کے سی و ڈا ہمت مال  
 وہاں روزہ را تنوں کرے خدائیں یاد  
 تہ مر وایا او نہاں لوں کر کے مکر مکار  
 نزار مہدینہ پھر لکھیا مہر سطر  
 دشمنان و سارے رب نے کتے مارے حوال  
 اگرں معلوم رہنوں کیونکر اصل حال  
 نال او نہا تھے کافر ان ظلم نہ چھوڑیا کوہ  
 رخص کے اس کتاب نہیں لکھیا و نہا تھے مال  
 کیونکر او نہاں و بھر بخش او چالیانہ دم  
 کافر دشمن او نہا تھے کتے مار و بیان  
 کس کس واپس کھول کے سنوں سال مال  
 یوسف دی گزار و پھر لکھیا جوں ہر مال  
 قوم ہمدرد ال و لکھ کے دشمن ہر کی سب  
 رب نے اپنے فضل بخش او سنوں لکھیا بجا  
 ہوئے اس کتاب نے چہ نا او سد کی تفصیل  
 اندر دیال ہر سال یا یا نشان کمال  
 انیوں چاہئے و نہا اندا خوب فضل حال

جسے ہن با تفصیل میں لگا کر بیان  
جیکر تھوڑا ذکر میں لکھاں کہ منقول  
آیا اسے واسطے مینوں ایہ خیال  
جیکر مینوں زندگی بخشی رب غفار  
نوکر رسول اسجا رکیستہ ختم پذیر

ہو جاوے گی حجم و جہ یہ گلزار کلاں  
پر رخنے والے آئین کچھ نہ تبتیس مول  
لکھنا چاہیے اونہا نذا و کھرا کل احوال  
و گھری ہک بنا و سال عیسیٰ وی گلزار  
اگے کہف اصحاب و احوال کرے تحریر

## قصہ اصحاب کہف

قصہ کہف اصحاب و آیا وچہ قرآن  
اس قصے وچ مختلف ہن کئی اقوال  
ایسر تھوڑا ذکر میں مینوں ہاں سنا  
وقیانوس یک بادشاہ آکا وڈا شریر  
فوج رعیت اوسدی آہی باجھ شمار  
لوکاں تھیں پوچھا وندا اپنا بت بنا  
لڑیا اوسدے نال آشاہ کوئی ہک مہور  
باقی بیٹے اوسدے آسے چیم کھرا  
رکھے اپنے پاس اوہ وقیانوس شریر  
جاں کچھ مدت رہے اوہ ڈکھا بار احوال  
شرک سکھاوے بہنوں ظلموں اوہ شیطان  
جسجا کہ کوئی تے اوہ مومن اہل توحید  
رب سداوے آہنوں اوہ کافر مردود  
نت بنا کے اپنا رکھیا اوسس مکار  
جو کوئی اوسدے پوچھنوں کروا سا انکار  
رہند رہے ہن اوس کول جو وہ چھوکر حال  
اونہاں وچوں کس دا معلم ہوئیوں حال  
پکڑ خباہی اوسنوں وقیانوس پید

کامل قدرت آپنی کیتی رب بیان  
کتنے قسم روایاں اس وچ طول طوال  
اصلی مطلب بہنیں ہوئے خوب ادا  
اندر نکلے روم دے رہند اوہ لے پیر  
کافر کروا خلق نول زور می اوہ مکار  
آکھے پوچھنوں میں ہاں لساں خدا  
اوسنوں اس مردود نے ماریا کر کے زور  
اونہاں نول اس پکڑ کے نوکر لیا بنا  
بھٹے آکھن اونہا نول کیتا خا کھن زیر  
جیونکر اوس مردود و آکا خلق حیا  
زور دھنگا نے خلق نول کروا لے ایمان  
زور می اوسنوں پکڑ کے کافر کرنے پید  
لوکاں تاہیں آکھدا مینوں کرو کچھو  
پوچھا اوسدی بہنوں سدا اوہ بدکار  
مارے اوس غریب نول ظلموں کرنگسار  
قایل اوہ توحید دے سہین مسلمان  
رکھاے ایمان اے رب دی وحدت نال  
سولی اوپر تنگ کے لگا کرن خیمہ



پنجواری اویں نگیا سولی اوپر چڑھا  
سولی کے بھی اوسنے رھی ایہو زبان  
آخر وقتیا نوس نول ہو یا جدول نقین  
کیتا قید پیدائے اوسنوں کر مجبور  
باقی اوسکے نور جو آئے پنج بھیرا  
کر مصلحت آپ وچ ہمارے نیک صفا  
کراں عبادت رب بنی جانے کے مقام  
رستے اندر رب نول عرضاں کرن نام  
کرن روایت جدول اوہ رستے رنوں سہر  
دیکھیا بالی اونہاں تھیں کھیا حال بیان  
کہیا اونہاں ایال تون چلے طرف خدا  
سن تر بات ایال اوہ بہت ہو یا خوشحال  
بعضے لہن ایال اوہ آئے دو تن حیار  
کیتا یک ایال دارا کھائے سی جان  
کئے تائیں دیکھ کے کیتا اونہاں خیال  
اسیں رستے ہاں نس کو چوری جان بچا  
حکیم لگے اوسنوں پتھر وٹے مار  
مخموں رجنی ہو گیا ماراں چوٹاں کھا  
آخر اوسنوں رب نے دی صاف بان  
بس خدا وے تئیں ہو بندے تالبدار  
جسدی بندگی واسطے چلے تئیں تمام  
دینوں پتھر مار کے تئیں نہ چکودور  
بھونکاں ناہیں نول تیں کیں لسا دیناں  
سن کر یا ناں اونہاں نول آیتا ترس کمال  
نال محبت اوسنوں وارو وارو اٹھا

پنجے واری اوسنوں رب نے لیا بچا  
اللہ واحد نال میں لے آندا ایمان  
مروانا میں نول ایہ بندہ صاحبین  
ون نہ چھڈیا اوسنے قید کیتی منظور  
زل تل اونہاں اوسنوں قید لیا چھوڑا  
دور وے وقتیا نوس تھیں تھے رات  
ایہ مرد و نہ اسانوں دینا لہن آرام  
ثابت رکھیں مالک ساوا دین اسلام  
راہ وچ لیا اونہاں نول اک بالی سہر  
دسویار و تئیں میں کتول ہوئے روان  
جسنے اپنی قدر تون کیتے از قس سمار  
بکریاں نول چھوڑ کے اوہ بھی لیا ناں  
واللہ اعلم رب نول معلّم اصل شمار  
اوہ بھی ایڑ چھوڑ کے ہو یا ناں روان  
جے کرے طور ایہ آیا ساوے نال  
مت کے اچا بھونک کے دیوے ایہ پکڑا  
اسیر لیا نول نہ اوہ کتا ہو شہیار  
پتھر تھی سرگز اونہاں تھیں ہو یا ناں جدا  
آکھن لگا بول کے مارو نہیں جوان  
میں بھی اوسے ربا ہاں پاک پیرا وار  
میں بھی اوسے ربا ہاں رکھاں طلبہ ملام  
لے چلو سکھیں نول اپنے نال ضرور  
حقے نہ سوز لساں دانسا نہیں رکھوال  
کئے تائیں خاک کے لگئے اپنے نال  
آئے پاک پیرا تے اوہ مقبول خدا

اچراں تائیں رات بھی ہوئی ختم تمام  
تال چو اوس پہاڑو چہ نظری اک غار  
بکھج بکھج ساری رات اوہ تھکے ہوئے حال  
لیٹ رہے اوس غار وچہ کر کے یاد خدا  
سُتیاں سُتیاں و نہا نہوں اندر سے حال  
جیو نکرو چہ شران دے دتی خبر خدا

اکھن لگے بیٹھ کے کریتے ہن آرام  
وڑ بیٹھے اوس غار وچہ اوہ سہ نیکو کار  
ناتے وقیانوس دا انا خوف کمال  
یار پائے فضل تھیں سالوں لیس بجا  
گزر گئے وچہ غارتے ہن سوئے تو سال  
اندر صورت کھن دے دیکھو آیت ۲

وَلَيَسُوْنِي كَقِيْلَمٍ ثَلَاثٌ وَمِائَةٌ سِنِيْنَ فَاَنْزِلْهُ اِلَيْنَا

یعنی اپنی غار وچہ چار سو ساٹھ سو سال  
کتا بھی اوہ اوہنا اندر میا اوہنا لکے کول  
حال یہ وقیانوس نول محکم ہو یا حال  
چھا چھپے اوس غار وچہ وسیا کسے شیر  
اوسے ویلے اپنے لوکر کچھ بھجھا  
بند کرائی غار اوہ غصے نو مجھوں  
جنہاں اوسکے حکم تھیں بند کستی او غار  
چوری چوری اوہناں نے تختی پاک بنا  
وچہ فلاںے سنہ دے وقت فلاںے شاہ  
سکر ظالم باو شاہ غار کرائی بند  
اسکے کیفیت اوہناں لے لکھی مخفی طور  
پاکے کندہ کتاب اوہ لوکر گئے سدھا  
اوس تھیں چھوڑ پھر ہوئے کتنے شاہ  
پھر مویا اک باو شاہ عادل نسکو کار  
نام مبارک اوسدا سی عبد الرحمن  
بیت گامی ہن کے اوس نے پکے چور  
اندر اوسکے پھر دے خالق پاک غفار  
ستے ہن جس غار وچہ اوہ رہتے مقبول

ہو ریا وہ نورس کیار بجلال  
ہن میں وقیانوس وی حالت سن لکھول  
نس گئے ہیں راتوں اوہ صاحب قبال  
ہن کر اوس پلید نے کیسی ایہ تدبیر  
اوہ پر موندہ اوس غار دے دتی کندہ ہوا  
تال جو باس پھر اوہ نیک زسکن مویا  
وچہ نہانے اوہناں لے لے اک دو بار  
کل حقیقت لکھ کے دتی وچہ جھڑا  
آچھے اس غار وچہ بندے ستا لاہ  
اوسکے حکموں نو کراں آ پائی اھ کندہ  
رکھ دتی اوس کندہ وچہ اوہ تختی فی الفور  
مویا وقیانوس پھر کیثار ب فزار  
کئی زمانے اوہ سنوں مویاں گئے وعا  
عیسیٰ وی زنجیل دا سا اوہ تابعدار  
گل رعیت اوسنے کیسی مسلمان  
مویا ب دے فضل تھیں کفر تھامی دور  
کامل قدرت اپنی کرن لگا اظہار  
کندہ پوائی اوسنے سی کافر مجھوں



[illegible]

کہیں کہیں بالوں آیا دلوں خیال  
 بجز دکن سے خوب بنے گی حصار  
 تاکہ مویاں دیکھ کے نہ گیا بشت مال  
 مٹ کوئی آفت کئی کے نہیں خاوی کا  
 کہوں دیا میری ہمارو کس جگہ مال  
 پتھروں کی آفت اٹھاپ لڑا ہمارے جگا  
 اچھے لہجے نہ ہمارا دل نشہ رخسار  
 مٹ کے سالوں آچکے پتھر لڑے ہزار  
 اتنے نہمیاں سامنوں مہولی کتنی دیر  
 یا لہر تھوڑا دن تھیں رب نول عالم  
 مساحت و انگوں ہزارو چہ گز کے تیر سال  
 پہلی مہولی پوشاک مال قدرت رب شہزاد  
 توئی قہر آن مجھ پر وہ چہ کہیا رب شہزاد

فَابْتَغُوا حُدَّكُمْ يَوْمَ يَكْمُلُ لَكُمْ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرُوا أَيُّكُمْ أَهْلًا بِمَا عَمِلَ فَمَالًا تَمَلَّيَا قَدْ مَرَّ رِزْقٌ مِنْهُ وَلِيَتَلَطَّفَ وَلَا يَشْعُرَنَّ بِأَكْثَرِ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

لےنے دے کے رستم بن بیجو کوئی جو ان  
کے لہسن طعام جال کرے شمال تیسر  
جس زمانے لہس کے اوہ مقبول غفار  
اوس زمانے لوک جو آئے سب مجبور  
ادھار میں کسی اونہا سنوں یہ سیاہیوں خیال  
تلا میں کیا دیکھ کے لہسن یا ک طعام  
نہا لے چاہئے او سنوں جاوے نرمی مال  
موتی بونے شروچ کر کے نرم زبان  
کیلنی اک اوٹنال و چہرہ اکابر سہا  
کھانا لہسن واسطے آیا اہ ہا بازار

یہ ستر اچا کے شہر فقیس کھانا دلوئے آلہ  
 لئے آوئے وہ دیک کے بہت پاکیزہ چہر  
 نور کے و قیاس فقیس جا چھوئے دھپہ تیار  
 سرگز پاک پس و اگر کس لحاظ نہ مہول  
 کیا جان جو شہر تیار ہوئے کہ تیرے کمال  
 مات کے کوئی پلید چا دلوئے شہر حرام  
 نا حلال ہے کہے قول مہول کس او حال  
 بکراوئے مہول و مہول ہذا الم شاہ کچیاں  
 جھپیا او مہول و مہول فرماں کس شہر  
 دھما کے شہر حال و مہول شہر

دس ساکے اوپر سے مہوی طرح مکان  
 اگے سن اوک شہر و چہ رہندہ کل کفار  
 دیکھ تجھ ہو گیا لوک لوں سا مان  
 ایسی اگلے وقت واکول او سے دینار  
 و تاج دول وکان تے ارستے او و دینار  
 رل مل سارے اوس تھیں گھن لگے آ  
 شاید اگلے وقت والدہ ہشتیوں مال  
 سن کر اگوں اکھڑا وہ مقبول خدا  
 ہے گامیر اپنا گھر وایہ دینار  
 جو حوا و سنے اپنے دے پتے نشان  
 تم گھن تیری بات وادے نا اعتبار  
 جیکر ساوے شہر و اموندول تو و سلیک  
 یا کوئی تیرا موندرا رکھے واقف کار  
 سن سن باناں او بھی موندولوں حیران  
 ہے سی و قیالوس و او سنوں خوف کمال  
 جیوں جیوں ہولی بولدا پوئے ہناتوں شک  
 جمع ہوئے بہوں آدمی سن کے اچھا شور  
 جدول پھری گیا او و پھر ہویا حیران  
 نا اوہ ظالم بادشاہ نا امرا خیر  
 اگے عادل شاہ دے حاضر ہویا جا  
 سنے کچھری بادشاہ کے تعجب ہو  
 کہیا اوس مقبول نے میں بھی ہاں حیران  
 بت پوجا وے خلق تھیں اوہ کافر بدکار  
 دُر کئے او کے ظلم تھیں چہرت اس جوان  
 وچہ فلاتی غار وے چھپے و بچ ہشام

نظر نہ آیا او سنوں اگلا کوئی نشان  
 میں سب انہوں جایدے مومن نیکو کار  
 آخر تک دوکان تے آیا ہو حیران  
 جتنے وقت لوں ہی آہی قرب شمار  
 لوک تہامی دیکھ کے لگے کرن و حیر  
 تہوں لدھی مہر ایہ تینوں سچ نشان  
 اس سکے نوں گذریاں ہو گئے تین ہوسال  
 مینوں سرگز کسے و مال نہ لدھا کار  
 گھر میرا اس شہر و چہ اوس محلے یار  
 سنکر اگوں لوک او دم ہوئے سہ حیران  
 معلوم ہاں اسانوں کوئی تیرا گھر بار  
 کسے نہ گئے مکان وایتہ لکان و ٹھیک  
 ناتوں واقف کسے وانا کوئی تیرا یار  
 سچ سچ ساکے وقت وانا میں کوئی نشان  
 وروا گی بات نہ کرے کسے وے مال  
 لدا او سنوں مال سے سانبوں ہو گیا یک  
 لے گئے تھانے پڑے او سنوں زور و زور  
 او تھے و قیالوس و اناسی نام نشان  
 بیٹھے مومن نیک سہ شاہ امیر وزیر  
 کل حقیقت اپنی وئی بول سننا  
 سانوں تیری بات وایتہ نہ لگدا کور  
 کل تھے سی بادشاہ و قیالوس شیلان  
 مار و ضگانی ظلم تھیں کافر کرے مکار  
 کر منصوبہ رات نوں ہوئے نس روان  
 بلورات اوس غار وچہ کیسا اسال رام



فجر موئی تال بھکھ تھیں ہوئے اسیں لاچار  
 وٹھا اُکے شہر جاں ہو یا میں حیران  
 نااوہ دقیا نوس ہے ظالم شاہ خسرو  
 جاں ابھہ حالت اپنی کیتی اوس اظہار  
 سے سی عادل بادشاہ مسدود نیکو کار  
 جہاں نول تاریخ و آلاء علم کمال  
 دسو کمال کچہ کتا نول ہے اہم علم حال  
 تال پھر رطل شاہ نول کہن لگے علما  
 وچہ کتا باں اوسدا آیا ابھہ مذکور  
 نچلے سن کچہ آدمی اوس تھیں مسلمان  
 سنیا دقیا نوس فی حدود و نہاندا حال  
 وچہ تار سچاں ساں خود وٹھا یہ بیان  
 ابھہ نول سن کے بادشاہ ہو یا تر تیار  
 بیلینا نول اب تھیں آندا اپنے نال  
 پیرے آئی غار جاں کئے بیلینا بول  
 دس سال اگدول جا بیکے سارا ذکر بیان  
 جیکہ ابول تھیں سبہ گئے اونٹا نلے پاس  
 جان گئے اوہ اسان نول آیا پھر نکرار  
 ابھہ گل کہے شاہ نول آیا اوہ مقبول  
 مرگیا دقیا نوس اوہ ظالم اہل جہاں  
 سانول کھی اکی غار وچہ پھر آئے سال  
 دور ہوئے سبہ پیرتی دمن بے ایمان  
 کرن زیارت کسا ندھی آیا میرے نال  
 سنیاں کف اعیان نے جاں ابھہ ذکر کام  
 سن جو فخری اکھ دے اوہ مقبول خدا

گھلپا مینول بلیاں کھانا لین بازار  
 نااوہ دن آدمی نااوہ محل مکان  
 ایہ کوئی قدرت اپنی کیتی رب قدر  
 رل امیر ویر سبہ لگے کرن وچار  
 سکا وٹھے اپنے اہل علم سو شہار  
 پچھن لگا اونٹا نول اپنے پاس بہال  
 ہو یا دقیا نوس اوہ اندر کیتے سال  
 تن سو برس سال و سنول ہو یاں گئے و  
 سے سی دقیا نوس اوہ بڑا پلید ضرور  
 وچہ غلامی غار وچہ کیتا اونٹاں مکان  
 بند کالسی غار نول جا کے جلدی نال  
 زندہ ہو یا اونٹاں تھیں شاہیہ جوان  
 سے وزیراں غار گئے آیا ہو اسوار  
 بھج بھج کرن زیارتاں نول ہو جو شحال  
 جاؤں ویر وچہ نول سولوں سناں کول  
 درجاؤں مرگت دیکھ کے پیر اشوک تھان  
 ور کے دقیا نوس واپوئے تھیں سوس  
 جس دے کولوں نول کے آچھے وچہ غار  
 یاراں نول آکھ را خوف نہ کر نول  
 تن سو برس سال و سنول ہو یاں گئے و  
 میں میں شہرول جا بیکے کیتا حال  
 کیتا رب سن بادشاہ مومن مسلمان  
 نا لے سو نسن ہو رہی آئے کرن خیال  
 کرو سے شکر خدا بیدار جس دتا آرام  
 دنیاوی ہر اسان نول عرض نہ رہی کار



دور ہوئی اوہ کھجور بھی رہی سیان مول  
 ایک گل کے پھر اوہ سستے اتو سے جا  
 و ہونڈ رہا موند غار و باہر آل کے شرف  
 آخر تک مسیت اوس یابی اوس مقام  
 اندر رہ رہ رہا سستے راوی کرے بیان  
 اندر جائیکے اونہا نول ملیا نال پیار  
 راضی ہوئے دیکھ کے و سول کہن محراب  
 و سب دعا میں شاہ نول وہ رائے مقبول  
 اللہ باجھوں کسے داموویں نا محتاج  
 کچھ باتاں آگ کے ونا و داغ سلام  
 قبض ہوئے روح اونہا ندے اس وقت تیار  
 اوسے ویلے شاہ نے سدے اوتنا کار  
 بہناں تابیں رشی سوئے کھن پہنا  
 رائیں کھراوس شاہ نول آنڈر خواب  
 اوہ ساڈے کٹرے سانوں دبہ پہنا  
 فیر ہوئی تاں شاہ نے آندا حکم نچا  
 نا لے رشی کھن اوہ و تے سبہ او ملار  
 لکڑی وے صندوق پھر شاہ نے مورنا  
 گنا بھی اوہ اونہا اندر سیا اوہا ندے کول  
 نیکال وے سنگ زل کے ہو یا نیکو کار  
 جیکر نیکو کار نول بڑیاں مجلس ہو  
 بیٹا حضرت نوح وار کیا نال کھنار  
 بیشک نال کینیاں عزت ہوئے کوچ  
 قصہ کف صاحب دا تھے ہو یا تمام  
 اے کارن وہناں دا ذکر نہ کیٹا میں

بہناں تابیں رشی سوئے کھن پہنا  
 رائیں کھراوس شاہ نول آنڈر خواب  
 اوہ ساڈے کٹرے سانوں دبہ پہنا  
 فیر ہوئی تاں شاہ نے آندا حکم نچا  
 نا لے رشی کھن اوہ و تے سبہ او ملار  
 لکڑی وے صندوق پھر شاہ نے مورنا  
 گنا بھی اوہ اونہا اندر سیا اوہا ندے کول  
 نیکال وے سنگ زل کے ہو یا نیکو کار  
 جیکر نیکو کار نول بڑیاں مجلس ہو  
 بیٹا حضرت نوح وار کیا نال کھنار  
 بیشک نال کینیاں عزت ہوئے کوچ  
 قصہ کف صاحب دا تھے ہو یا تمام  
 اے کارن وہناں دا ذکر نہ کیٹا میں

جوسی مطلب سال دامو یا بڑھو  
 بند ہو یا موند غار و قدرت نال خدا  
 ایہ و سول مول نہ لدا او سدا راہ  
 کرن عبادت جائیکے و تھے اہل اسلام  
 وریا سی اوس غار و چہ وہ شاہ مسلمان  
 جو تکر و پھرے کسینوں ملن پیارے یار  
 شکریے موشن بادشاہ کینا رب باب  
 شالا دنیا دین وکی کمی نہ ہو وی مول  
 نال ایمان سلامتی جرجگ ناے راج  
 راپو اپنی جگہ تے سستے پھر تمام  
 و کھی عادل بادشاہ قدرت پاک خواب  
 سونے وے صندوق ست کینے رت تیار  
 وچہ صندوقاں پائیکے و تے دفن کرے  
 کہن صندوقاں زریں تھیں سانوں گھڑ شاہ  
 رشی تے زریں دی سانوں لوڑ نہ کار  
 سونے وے صندوق اوہ و تے سبہ مٹا  
 اگلے کٹرے اونہا نول پائے و جی وار  
 اونہا تے وچہ پائیکے و تے پھر و فنا  
 نام او سدا قطر سا ویکھ کتاباں مھول  
 بیشک مجلس نیکر سی اینوں بند می تار  
 اوہ جھمی و الگوں و کھانڈے پکڑ موندی خو  
 شان شرافت اپنا کر ہو یا اوہ خواہ  
 نال شریفیاں رل کے بنن کینے اوج  
 وچہ کتاباں انہا ندے کمی وجہ من نام  
 حاشیے اندر دیکھ نول شوق جو ہو و تیں



نام نے تعداد و آیا فرق ضرور  
 یک کتا ست آدمی نے مشہور می عام  
 مذہب و چہ بھی او نہا نڈے آیا تے تکرار  
 بن مریم دے وقت اوہ ہونے صر و خدا  
 نامیر اکثر قول تھیں ایہ گل معلوم ہو  
 آکھ و نہا نڈے نول رحمت لکھ لکھ لکھ

پوری گنتی و نہا نڈے می جائے رب غفور  
 واللہ اعلم رب نول معلوم حال تمام  
 لغت کس اخیل دے آئے تالعدار  
 تھیں آکھن اوس تھیں اول گئے سدا  
 وین او نہا نڈے رب بن ہر نہ جائے کو  
 شیخ نجف رب می جہا نڈے بجائی توڑ

## قصہ اصحاب الاخدود

ہن اصحاب اخدود و اوساں حال قلیل  
 اندر شام و لائے سی یک کافر شاہ  
 رہن اسی اوس کول یک جاد و ساز مکار  
 جو کوئی مشکل شاہ نول او نہی سی ریش  
 پل و ہوا جدول اوہ جاد و گر شیطاں  
 آکھن لگا شاہ نول یک دن اوہ ہریر  
 جکر سنوں و ہوا یک لڑکا کوئی وانا  
 تال جو میرے کچھ اوہ آوے تیرے کم  
 تال کچھ شاہ نے دھونڈے لڑکا یک وانا  
 نت جھری اوہ جاد و نڈے کا و تکرار  
 جاد و گروں آوند اسارا روز لنگوٹا  
 آوے جاد وے روز اوہ لڑکا جھیرے راہ  
 آکا بندہ رب دار اسب نیک تحصیل  
 راہب و نی اوس پیر کے سستی جاد و لکھیر  
 او تھیں جھیرے جدول پھر و تھیں لکھیر  
 جکر بستی و پرا اوہ راہ و چہ جاد وے لار  
 نالے جا کے شاہ نول جھیرے جاد وے پھر

جو یک رب نے او نہا نڈوں کتا مار و لیل  
 لغت کس کھن بن و چہ آکا اوہ کبرا  
 اندر جاد و گری دے سی و ڈا مو تیار  
 ہر کم اندر و سدی کردا دد و ہاش  
 جاس پس بن مریم تھیں پیرے پو تھال  
 پھر تھی تھیں آئے کے میری کھر اخیل  
 او سنوں اپنا علم میں جاد و ال سب سکوا  
 ہر مشکل و چہ تکرار نول رکھسی وہ بلکھ  
 جاد و سکھ و اسے او سنوں سو تیار  
 شام پورے تال پھر وہ کھر لڑکا ہے چل  
 منتر جھیرے تھیں آوے کے کچھ پکار  
 رہن اسی اوس راہ و چہ کتا اسب و تکرار  
 کیتی لڑکے کتا بن جھیرے تکرار  
 ہونے رب دے تھیں لڑکے نول تکرار  
 پھر لڑکا او تھیں پیرے کے جاد و اسرار  
 مارن پونڈا او سنوں ساہر غصہ کھا  
 پھر کا پیرے طرف ایہ اندا کر کے دیر

شاید راہ و چہ کہید وارسند الرکیاں نال  
 قصہ کوتاہ شاہ کبھی رتیا او سنو ت بار  
 او نہ جاندا ہے رت راسب کول ضرور  
 وحدانیت رب دی راسب کرے بیان  
 یک دن گھروں جاوند الر کالے تعلیم  
 ور کے اوتھیں لوک نہ ہوئے کھڑے طول  
 رٹ کے اگے رب دے کیتی عرض و عا  
 اوس رٹ کے دی عرض ایہ رب کیتی منظور  
 بعضے مکن مرگیا اوسدی نال و عا  
 بعضے مکن طفل لے پڑھ کے اسم خدا  
 سنست ہو یا سپ اوتھیں برکت رب علام  
 ام موی مشہور الہ رٹ کے دی کرامات  
 رٹ کے تابیں کم کھدا راسب اوہ سدوار  
 ایس پرست مہینتاں جھاگے ہر مقبول  
 مانے میرا جید کھی کریں نہیں اظہار  
 رٹ کے کہیا کسے نوں ترساں نہیں بیان  
 قصہ کوتاہ انت اوہ جاوے راسب تابیں  
 پڑھی تمام انجیل اوس ہو یا ولی خدا  
 انھے کوڑھے ہو جو ہو وں گل بمبار  
 سی اوس کا فر شاہ والہ نال یک وزیر  
 کند امیرے واسطے کرٹوں نیک دعا  
 رٹ کے کہیا رب تے لے آتوں اتیان  
 تاں پھر اوسدے واسطے کیتی طفل دعا  
 آیا طرفے شاہ دے جال پھر اوہ وزیر  
 کیونکر اکھیں تدرہ نوں ملیاں مین تبار

تا بیں جلدی آوند اگر داہنیں خیال  
 اسیر رٹ کے مول نا چھوڑی اپنی کار  
 نیک نصیحت اوسدی سدا با و ستور  
 سن بن رٹ کے اوستے لے آندا ایمان  
 رستے اندر دکھیا اوسنے سب عظیم  
 رستے وچوں کسے نوں لنگھن دینے مول  
 جے نوں سچا رب ہی آفت ایہ مہیا  
 اوسے ویلے ہو گیا اوہ سپا و مقبول  
 بعضے مکن طفل تھیں سب گیا سستا  
 وھریا اوسدی کنڈ تے اپنا ستھ ٹکا  
 امن سلامت گھرانوں لنگھے لوک تمام  
 راسب نوں بھی کسے نے جادوسی یہ بات  
 تینوں دوست اپنا کرسی پاک خدا  
 وچہ الزامیش ریدی صبر نہ ماریں مول  
 سن بن تابیں کسے نوں راسب میرا بار  
 سہر چشم قبول سال جو کسو فرمان  
 سننے نصیحت اوسدی سمجھے نال قیاس  
 کمی کرامتاں اوسدیاں ظاہر ہویاں آہر  
 اوس کے متھ لگان تھیں جاوے تہ آزار  
 سن کے رٹ کے کول اوہ آیا حال نہ میر  
 جلدی اکھیں میریاں روشن کرے خدا  
 اوسے ویلے تر ت اوہ ہو یا مسلمان  
 اکھیں روشن اوسدیاں کیتیاں پاک خدا  
 ویکھ سو جا کھا اوسنوں لگا مین شریر  
 کس طبیب حکیم تھیں کسی رلی دوا



کہندہ بینوں مول ناہلیا کوئی طیب  
 باجہر دو اول رب نے اکھیں دتیاں چار  
 کہندہ میرے باجہر سے کہہ پڑا پیر رب  
 کہہ او کہنے رب جو پیر اسر جہاں  
 شہ کے اتنی باتوں میں لگ گیا پلید  
 کس دے آگے لگ کر آندہ اکیان  
 آخر اس وزیر نے دسیا ہوا چار  
 لڑکے لوں پھر سید کے کہندہ اوہ ملعون  
 اے کارن پانچا تینوں نال پیار  
 ایک دیک جاو وگراؤں گھسیا تینوں میں  
 سیکھ سکھ جاو اسال مقدر لی ہو لوں مشہور  
 چھوڑ طریقہ اساندا لگوں ہودی راہ  
 خمد سیاہی او سنوں آگے مر دان  
 راہ سب گزوں دین میں کیسا وچ قبول  
 کہندہ چھڈا وہ دین توں پکڑا ساؤمی حال  
 راہ سب کہندہ دین میں چھوڑاں ناہیں مول  
 ناں پھر جلدی شاہ آگے آ رہ تیز منہ پھر  
 دوکھا ناں کرا و سنوں سٹیا اوس پسید  
 اوس تحقیق چھپے پھر اوس سدیادہ وزیر  
 پھر اوس لڑکے واسطے کہتا اوہ چنڈاں  
 اوس کہتا منظر سے جو تول کرے لیکن  
 ناں پھر سب سیاہی کہندہ اوہ منکار  
 ایسے گئے دھری وچ چھوڑا سنوں سٹو جا  
 پکڑا سیاہی او سنوں آندہ طرف پراڑ  
 جال آ رہ دھکا دین لوں ہوسے سہیاں

فشلوں میں کہتے کیتے نیک نصیب  
 اچھ گ لسن کے باو شاہ ہویا بہت خوشا  
 خستہ اکھیں خشتیاں وں اسالوں جمب  
 میر رب بھی آوے سبہ واپاں ہار  
 کہندہ اتنیوں کس نے دی اچھ تو حیدر  
 مارن لگا او سنوں اوہ کا فیر شیطان  
 لڑکے عینوں رب واکشیا نال پیر  
 کس دے آگے لڑکے پھر پیرا راہ بولن  
 وڈا مہ کے اسال مقدر کر جاسیں انکار  
 جھوٹوں سبہ کرا سٹاں حال کیٹیاں تیں  
 میں توں میرے دین مقدر ہو مقبول مشہور  
 وں شہائی تہہ توں کس گھسیا گمراہ  
 آخر لڑکے تنگ ہو کیٹیاں سچ بیان  
 ناں پھر راہ سب سٹیا اوس کا فیر قبول  
 نہیں ناں پکڑا وں اسال سنوں راہی حال  
 آ رہی ناں چھوڑاں کر لوں قبول  
 راہ سب تاہیں پکڑکے وناثر تہ پھرا  
 ہویا دوست بداناں ایمان پسید  
 اینہیں آ رہ رکھ کے اوہ بھی سٹیا چھرا  
 جہیکہ دین نہ چھوڑ سیں کر سالی اسو حال  
 ایسے میں نہیں چھوڑنا ہر گز سٹیا لیکن  
 سٹے پکڑا سٹیاں مقدر او سنوں اوہ مار  
 پکڑی سٹیا سٹیا ثابت رہے نہ کا  
 اوہ لے سرے لہا لے لے لے اوہوں چار  
 لڑکا اگے رب دے کر دھری پوکار

یارب اپنے فضل تمہیں سینوں میں بچا  
 وجہ جناب خداوندی ہوئی قبول دعا  
 لوگ پہاڑوں خارجی ہوئے سب مردود  
 آیا شاہ دے کول اوہ لڑکا امن مان  
 کہندے تھے گئے اوہ میرے نوکر سب  
 میںوں میں کرب نے فضلوں لیا بچار  
 سورسپاہی پھر اوس کیلئے شاہ تیار  
 بچا و اس طفل توں کشتی وچہ چڑھا  
 سن کر حکم سپاہیاں مول نہ گیتی ویر  
 کشتی وچہ چڑھا پائیکے آندا اوہ وچکار  
 پھر جہا اپنے دین تمہیں کیوں و بنال دریا  
 اور کے کھارے تے سینوں خاص یقین  
 پہر گل لکے طفل نے گیتی پھیر دیا  
 الٹ ابھی ہوئی اوہ بدھوئے مردود  
 سب سپاہی بوڑے آیا شاہ دے کول  
 سن کے اوہ ملکوں پھر کہندا ہو حیران  
 سال پھر اکوں آکھ لڑکا کافر توں  
 و سال تک تجوز میں تینوں اے بھول  
 بسم اللہ کلہم فضل میںوں تیر حلا  
 حد تک اپنے ربا سال نہ میں گھن نام  
 اگل گل بن کے شاہ لے سولی تری گدا  
 لوگ تھامی سد کے جمع کیتے لے سر  
 پیٹ پیٹری وچہ اوسنوں تیر لگاؤہ جہا  
 ووت تہاوت بولیا لڑکا نال زبان  
 ویا میںوں رب نے مطلب تے پہونچا

رہو مول ایہ کشتی تیری جویں رضا  
 کنیا سحرٹ بہاڑا وہ ڈاڑھا زہ کھا  
 کشتی سلامت طفل لوں رکھیا رب وود  
 و کھا شاہ ملکوں جاں بہت ہو یا حیران  
 لڑکے کیسا سب اوہ مار و بچا تے رب  
 کیتا دلوں قبول میں جہا دین صفار  
 آکھن لگا اوہنا میںوں اوہ کافر مسکار  
 اوہ وچاے جائیکے سٹو وچہ دریا  
 ہمدی کنائے اوسنوں پکڑا نہ وئے گھیر  
 آکھن لگے اوسنوں رل لے سب مردار  
 آکھے لک جا اسانے جان نہ مول و بجا  
 نامیں زبان تیر وچہ نامیں تھوڑاں دین  
 حکم آہوں اوہنا ندی کشتی دولی آہ  
 لڑکا امن امن اوہ رکھیا رب وود  
 و می اوسنوں آئے کے کل تحقیقت مھول  
 مرفانا میں مول ایہ کی کرے سامان  
 جیکر میںوں ماننا سر پر چاہیں توں  
 جس دے نال جناب میں ہو جاؤں مقول  
 و سال اپنی جان میں اوپر نام خدا  
 تہا تک تیرے تھیں ناموں و ال قتلام  
 لڑکے تاس پکڑ کے دتا اوپر چڑھا  
 بسم اللہ طفل لوں بچ چلا اوس تیر  
 کلمہ پاک الایکے کیا تہا ووت پار  
 نام خدا وے اوپر میں جان کیتی قربان  
 وچ ہو یا مظلوم تہی اوپر نام خدا



رٹ کے کوہوں سنی ایچہ لو کال جدول کلام  
 اوکے ویلے خلیق نے دیا نعل محسار  
 اَمَّا بَرَّتْ اَنْفُلَام لَکے بول سٹان  
 جتنے حاضر لوگ سن اندر اوس میدان  
 بہنیاں اور رب سے اندھا صیقین  
 وٹھا جدم حال ایچہ اوس کافر مکار  
 کیتا حکم پیر نے اندر شہر کٹام  
 سوہیاں جدول تیار اوہ کھامال سر سر جا  
 اوس تھیں پچھے لوگ وہ کیتے جمع کٹام  
 سر بندہ نول اکھرا وار وار بو لا  
 جو کوئی اوس دے حکم تھیں کرہ اسانکار  
 سنے وزیراں آپ اوہ پیٹھا کسماں داہ  
 پکر پکر کے مومناں سٹن وجہ پلید  
 یک عورت پھر طالال آمدی پاس خسر  
 مڑ مڑا کھن اوس نول چھوڑ شکاری پن  
 عورت آکھے دین تھیں کلاں نہ میں انکار  
 عورت نالے وڑے کچھ نالے کرے دلیل  
 شاید غفلت ملن تھیں خچوڑے اوہ خیال  
 کہتا اپنی مال نول ثابت رکھ لقیٹن  
 مار شکاری چھال نول ہرگز سمجھ نہ کار  
 کیتی جدول کلام ایچہ اوس یا سنے مال  
 حال اوہ عورت اک وجہ کی سنے فرزند  
 خالی نزال پیرت اوہ کئی المنیے مار  
 جتنی اور کسماں بیٹھی قوم خسر  
 اوٹھن دنی ناکسے نول فرست کی مزل

نالے شاہ ملعون تھیں سنار و نام  
 لے شک ہے اس طفل و استحا پاک خدا  
 رٹ کے ویرے نال اسیں لے آئے ایمان  
 سارے اوہ پکار کی ہو گئے مستلمان  
 کہن بیشک نہیک ہے اس لڑکے داوان  
 مڑ گئے میرے زرب تھیں لوگ ویکار  
 سر سر کو چے کھی وچہ کھامال کھسوٹ نام  
 سقمال وجہ پلید لے اک وئی بجایا  
 جہاں جھڈ کے کھنول پکڑ لیا اسیں  
 جھڈ لڑکے داوان نول ساڈی طرف  
 آتش دیو چہ اوس نول وینا ڈال سکا  
 دیکھ تماشہ ہو وندے راہی سپہ گراہ  
 کتنے روشن ہو گئے اسے طور شہید  
 کچھرا و سکر نال یک بیون والا شیر  
 نہیں نال سے اک وجہ شہر نال لقیٹن  
 اوہ اکھن پھر اک وجہ چھال شکاری مار  
 شاہ کہیا کچھ سینول غفلت دیو قلسل  
 اچھ گل سن کے بولیا کچھ والا مال  
 اس آتش و خوف تھیں کچھوڑی نامیں دین  
 ہو سی رہیے حکم تھیں ایچہ آتش جس گلاں  
 پڑو بسم اللہ اک وجہ بار کی اوہ چھال  
 خور رہے تھیں کھرک کے آتش ہوئی بلند  
 سارے سبہ خاں کی آتش دے بھڑکار  
 سٹل کوئے ہو گئے شاہ امیر و وزیر  
 یکے داری سب اوہ مڑوئے جہنم نول

سہ کھایا نندے اوپر جو آسے کھڑے پلید  
یکسے حملے سہ لول آتش گئی جلا  
بلوچہ موئے ہلاک اوہ سہ اصحاب خادو  
چول جاگہا نو تہ عرب ول گذریا بہول

سہناں تائیں اوچل کے لگی اک شدید  
قہروں و دشمن اپنے کیتے رب فتار  
طرف جہنم رب نے دھکے سہ مروود  
جہاں کیسے ظلم اوہ موئے خوری نال

## قصہ اصحابِ قیل

اس تھیں چھ موریک و لوال و کر سنا  
سی ملک حاکم بن و ابرہہ و سد انام  
سرور عالم مطلقے بنیانہ سے سرور  
باویہ دن تے یک ماہ او تھیں اگے جان  
سنسول او سدے مرن و او سال سنول حال  
شہر کے لول لوک جاں موں مسلمان  
بہت رجوع مخلوق و او کیسے جاں سال  
اپنے کول مکان یک کیتا اوں تیار  
و پھریا اوں پلید کے کعبہ اوں و انام  
یکے وے دل جان و ہی حاجت ہی نکا  
اچھے آکے تیس بھی حج کرو سر سال  
ایسی طرفوں زور بہول لایا اوں بھمول  
تکے وے دل لوک جاں ہوئے پھریا  
زور ہی اوں مکان وچہ وک بہانے ان  
قوم قشیشوں شخص اوہ آلا تیک کوکار  
اسی دلوچہ او سنول غیرت سخت کال  
یک راہیں رب او سنول موقعہ و تا چا  
بال ارباب جوہنسی آلا اوں مسکان  
چھری ابرہہ لیتی ڈھٹا جاں ایہ حال

بھول اصحاب الفضل و ہی پئی بیخ خبر  
آلا وڈا پلید اوہ حاسد بد انجام  
جس دن وچہ جہان سے ہوئے پیدوار  
مویار و جہان تھیں اوہ ابرہہ شیطان  
جہنم نکا اوں پلید کے آیا قہر و مال  
حج گذارن واسطے سر یک طرفوں خان  
دل وچہ اوں پلید لول آلا حد کمال  
لائی اوں سدے دولت باہجہ شمار  
لوکاں تائیں سد کے کینا بد انجام  
گھرانے وچہ سال سن کعبہ لیا بن  
جو کوئی کے جاو سی کر سال منہ اعمال  
ایسے آکھے و سدے کوئی نہ رگا مول  
راہوں کتنے آدمی آندے بکرمکار  
وچہ او نہانے عرب واری یک مسلمان  
رہیا اوں مکان وچہ ہوئے خدمتگار  
تائیں حاوم ہوئے کے رہیا بہانے نال  
یک موتر کے جگہ اوہ و فی سہ و خا  
یکے راہوار اوہ مویا بنس روان  
سرل کوئے ہو گیا آتش غصے نال



ہائے اگے دے دے چہ رکھرا سی ارمان  
 غصے ہو مرد و واوہ حاسد لے ایمان  
 جمع کرانے تری اوس ہاتھی ہک ہزار  
 ہو یا کین و لائوں کے طرف روان  
 بیت اللہ دے کول جال آگے نوح کفار  
 و چہ بہا لال جاسکے چھپ چھپ چھپ حال  
 قہقہہ کو تارہ جدول اوہ ہاتھی لگا وھون  
 کرن اکیسرا وہنا منوں جموں جموں تھی بان  
 ہنس ہاتھی دے اوپر سا چڑیدا خود مردود  
 لگا او سبتے چھپ من جان اوہ کافر بدکار  
 آخر ہوئی قتل کے چرہ کر اوہ مسکار  
 خالی اوس محمودوں آٹھا اپنے نال  
 سب قہقہے اگے او سنوں لایا کر سردار  
 کھنکھنے دے نزدیک جال آیا اوہ مگھو  
 کر سجدہ تظیم و آئندہ کس ادب بچا  
 سارے ہاتھی یرت کے ہوئے کر روان  
 اپنی طرفوں کافراں جتن کہتے کروڑ  
 اور کھادو دے سخت جال ان ہوئے لاچار  
 آپس میں چہ چہ کی کہندے سب شہر  
 رات پئی تال رب نے ابابلا شے قار  
 تن جن کھنکھ سید نے آٹھے نال اوٹھا  
 اندر دو ہاق جہاں ہک ہک کھکر جان  
 وراگ بند و قال نو لال کن کار و کاڑ  
 وکن اوپر زمین دے کافر ہو مردار  
 جس کافر لا نکھیا جس کی گولی تھے نام

کیوں جانہے میں جج نول کے مسلمان  
 بیت اللہ نول فرشتوں و اقصیٰ کرمطمان  
 ہائے ہستی فوج بھی ہستی نال تیار  
 نمانہ کعبہ جانے کے دھار و کیے ویران  
 ڈر کے قہقہہ قریش بہ چھوڑ گئے گھر بار  
 و لکھال کی کچھ کرن ایہ بیت اللہ وینال  
 کعبہ ڈھانسنے واسطے مول نہ اگال ہون  
 تھیل تھیل ہاتھی نرس کے پر سبک جان  
 و چہ کتا ہال و سدا نام آیا مگھو و  
 ہون نہ وکوس او سنوں اپنے اوپر سوار  
 کعبہ ڈھانسنے واسطے آیا ہو اسوار  
 سب فیضان قہقہے شل اوہ سی و فاشال  
 سارے ہاتھی او کھنکھ مونس تالین رار  
 بیت اللہ نول دیکھ کے گھاؤ چہ چہ و  
 واپس ہو یا پھیر اوہ گردن سید بہر جھکا  
 کھنکھنے و اکا کھنکھ نال اب کتا نقصان  
 اسیرا تھی او نہاں قہقہے زور و زور  
 ہاتھ شہر و آٹھے کھنکھنے ڈھیرے دار  
 قہقہے کعبہ ڈھانسنے و ہی کرسال کچھ تیار  
 چہ او را و نہاں کعبہ کھنکھنے کئی ہزار  
 سر کھنکھنے و کچھ و کچھ ہک کھنکھ سار  
 کھنکھنے چہ رور اوہ لگے ان سال  
 کاکو گولی لگ کے سر لہلہ ہائے یار  
 سارا کھنکھ کر و نہاں اڈ کھیا ہک بار  
 او کاکو لی او سنوں مار کرن قہقہہ نام

گھوڑے ہاتھی اوٹ بھی سمجھوئے مقتول  
 ابرہہ نے جد و یکھا لشکر و ایہ حال  
 جاگے گھرو چہ اپنے لگا حال سنان  
 کردا ہے سی آنجے اوہ گھرو چہ ایہو گل!  
 لوکاں تائیں سد کے لگا اوہ دکھلان  
 حال جو اوئے وقت اوہ سیکھی اوپروں کر  
 لگا وٹک بندوق دے ایسا اوہ سکروڑ  
 اوئے ویٹے خارجی مویا ہو بے حال  
 اندر سورت قیل وے آیا ایہ مذکور  
 جو کوئی اپنے اصل نوں سمجھو نا میں مول  
 جس نے اپنے آپ نوں لیا پچھان ضرور  
 تاپیں وچہ حدیث دے آیا اہر فرمان  
 دساں تینوں کھول کے اساری میں تفصیل

زندہ قوم کفار تھیں ہک نہ رہیا مول  
 ڈور کے اپنے گھرائنوں کس گیا چندال  
 پنکھیاں مہری فوج نوں کیتا مار ویران  
 اوئے جاگہ رب نے پنکھی وٹا کھل  
 ایہو چھیاں پنکھیاں کیتی فوج ویران  
 مسروحہ اوں مرد و دلوں دیندار و چھلا  
 نکل گیا سر چہر کے کھوڑوں داتروڑ  
 گیا جہنم اپنا شکرے تمے نال!!  
 وٹمن رب غیور دے گئے جہانوں وور  
 ایسوں وٹے رہا ہوندا قمر نزول  
 کروانا میں مول اوہ ایڈا کسے ضرور  
 جس پچھانا نفس نوں رہنوں لیا پچھان  
 ہے میں عارف رب و انجھیں پارتی پچھان

## سپان معرفت مطابق این حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ سِرَّ رَبِّهِ

ہر جسم کس دی شان بلند کمال  
 وٹاخا کی جسم نوں ایڈا عسالی شان  
 فلک ستارے چمکدے کن روج اسماں  
 آدم خالی ہنہر ہے ایہ سب پوست جان  
 آدم و کی ترکیب وچہ رب رکھے اسرار  
 کنت کنت نوں اوچہ ہے ایہو پچھیت عیان  
 جس نے اپنے آپ نوں لیا پچھان جلیب  
 جس نے رب پچھانیاں مویا گنگ زبان  
 فیضے راز خدا میدے خیمہ پرورے ظہور

جس نے وٹا روج نوں چہ بدن سے دل  
 جس اگے ناچنے سرش اتے اسماں  
 حور الٰہی نے فرماتے عجیب بہشت مکان  
 سبہ جگ وانگ جو دے آدم سوچہ جان  
 فہم محفل دے نہ تھیں بہت کناکے پار  
 اوہ جالے اس رمز نوں جو صاحب فرائ  
 مویا اپنے رب قصیرا وہ اس وقت شرب  
 کیوں جو اس پر کھل گئے سائے راز اسماں  
 آدمیل دی جس پچھیں سو گیا اوہ وور



ماسوا خدا پیدا ہو یا جدوں فنا  
 اندر ہر سر جزوے دے سے رب والنور  
 خواہ جہاں کی تو گئے غافل اس قدر  
 ایسے غیر خدا پیدا رہ وہ وانگ و لوہار  
 جد تک غیر خدا پیدا ہوویں توں محتاج  
 جد تک غیر خدا پیدا ہوویں غفلت و لوچہ ہے  
 نفس تیرا شیطان تھیں کروا اور وہ فتور  
 نفس اے شیطان دے سالوں پے زنجیر  
 جو شے ساڈے حتی وچہ موئے پرمی بکلا  
 اکھیں بند کرو دے دورے کر دے کن  
 نظری سالوں آوندی سار کی جگر مایا  
 گویا اپنے آپ نوں عیسوں وئی وارڈ  
 چکا اپنے نفس نوں جانے مشرک ہو  
 ایک شرارت نفس دی جس تاہیں معلوم  
 حضرت پاک رسول نے کہیا ات سبب  
 بھی فرمایا کس طرح کبیر کر سید اسو  
 خون جو گندہا حوض وا اوسدی زری خوراک  
 دنیا تے جد آسپا پھر یا لوسو نال ہا  
 کھاڑ سکے روئیاں نہ کوئی موہ نہ وچہ وند  
 ایک عالم خدا سدا ہے چہرہ چل جلال  
 سب نوں چکا لگا کر دے سبہ سبار  
 فال اپنی کور وچہ منت یا وے آرام  
 چھائی واسے شخصوں یا وے منت خوراک  
 تنہا کے نال روئے اخروئے کسی ندام  
 لیا دن کی کھڑا دے شیرینی افسانم

ہکو ذات خدائی اسنوں نظری آ  
 گویا ہو یا سوختہ اوہ وانگوں کوہ طور  
 جیونکر اگے شمس دے تارے آتے قمر  
 اچھا آئے تال رب دے کھلیا دن اسرار  
 تینوں نظریہ آوندی رب سچیدا راج  
 رب دینال تھریک توں کروا سر شے  
 حرم صال نال وچا ونا تیرا عقل شعور  
 حتی وک جان نہ دیونڈے کروے بہرہ سر  
 اسدے وچہ پھسا ونا تیرا سالوں جہا  
 حتی نہ نظری آوندی انیک نہ رسد اطن  
 چنگا نظری آوندی سالوں اپنا آپ  
 ذرہ عیب جو غیر داوے وانگ پھار  
 غیر ال مندا جاندا عیبی ہوندا سدا  
 عیب نہ اوہدے ہوئے مول کیوں معلوم  
 جس بچھا تا نفس نوں وک بچھا تار  
 دوہو لال دے راہ تھیں باہر آبا جو  
 پھر اوہ اپنے آپ نوں کیوں نہ جائے پاک  
 فوت ذرہ نہ بدن وچہ عاجز تے بحال  
 کرے محبت والدہ ایہ میرا فیہ زور  
 الفت مانی باپ کی دل وچہ ونا مال  
 مانی دے سبب ستان وچہ کیسا شیر تار  
 جہاں کی چھوئے سر دے ردا اکر انعام  
 چھوئے وچہ شیریں مال اللہ دی لڑاک  
 کادان لوری دیونڈے حاضر کرن تمام  
 ہر دم پھران دلاوندے کوں کرے آرام

ناتی و وہ پلا وندی ہے سون جبار  
وہ جیسے تال منگدا میوے نعمت عام  
وہ اللہ پاک نے ہر قسموں اشیا  
قلیہ گوشت روٹیاں زر وے تے پلا  
میوے تے مٹھائیاں فرنی ہو رکباب  
اے غافل اے نعمتال دیوے رب غفور  
رب داد تا کھائے کے شکر نہ مولیٰ کمان  
کرے حفاظت رب نال جو تیری ہک دم  
جتن آفاتاں زہمتاں آنگن یک دم  
جسٹے و تیاں نعمتال ہر دم کرے نہال  
جیسے و تیاں نعمتال کر فا فصل کمال  
لکھیا روئی معنوی اپنی و چہ کتاب

مٹھپ مٹھپ چپ کر وندی جو ورون ڈار  
لیا ورن کھنڈ لائیاں شیرین دار طعام  
کھا ورن بہن واسطے کیتا فضل خدا  
لکھن و وہ شیرینیاں عجیب لذیذ غذا  
سو سو قسماں نعمتال آوے ہنس حساب  
کھا کھا نعمت او سدی ہو بھوٹوں مغرور  
تیرے نالوں غافل جسٹے تی حیوان  
سب کھوٹیاں ان کے کرن تینوں بیدم  
بلوچہ تینوں مار کے بچن طرف عالم  
اوہ مالک دے حکم و اکوئی نہ مولیٰ  
حکم عدولی او سدی لے انصافی حال  
ہوے او پر او سدے رخت باجھ حساب

کاشکے سرگز نہ زاوے ماورم  
تا نکر دے کشیدہ نفس کا فرم

ہائے افسوس نہ جدی بدینوں سریاں  
کافر نفس نہ چھنوں کرا آن ہلاک  
جس عا و من ہو وندا الیسا سخت لعین  
جیکر کرے نیکیاں بدیاں دیے پلا  
خو و بینی گے کبریاں بھرا اوہ بلعون  
رکھیا اس نے اسماں حقین حدت پور چھا  
دل سا دیو پیم یا وندا اسروم ایہ غرور  
پیدا کیتی رب نے جو کچھ مخلوقات  
آغا خدک شیطاں نے وکھوی کیتا ہی  
میں خچکاں نیچر حقین میرے چہانہ کو  
اپنے وچہ پلیدیاں بھریا کندی نال

اور اس جہان میں پیدا ہوندا نال  
اس تپید بھلائی میں تھیں اللہ پاک  
او سدوں سرگز بھدا نالیں راہ حقین  
ہو ورن جو بریاں لپکے اوہ بھلا  
اپنا آپ سچا وندا رکھے بہت ورون  
راہن نموکے بھدا او پر راہ خدا  
رکھدا جسٹے عمل تھیں سر و قساں پور  
سچہ حقین و وہ شرارتی نفس بلید صفا  
اوہ وکھوی نقد ابالکل جان چھی  
ایتوں اس بلید و اسروم وکھوے ہو  
سرگز اتس جدیدتوں آوے نہیں خیال



خَمَّ قَسَمْتُ قُلُوبَ مَلِكٍ كَيْسَا اللّٰهِ پاك  
 پتھر نالوں و دہ کے سختی و چہ و لال  
 پاك كلام خداييدى روشن جیوں خوشید  
 چنگیز انمول شمس و امول نہ بجائے نور  
 رائیں نکلن نار قہس خوشی کریں خوب  
 و چہ اند میران لنگر کند انوچہ گذران  
 نور كلام خداييدى امور حدیث رسول  
 و چہ تاریکی حرص کے پھاٹھا ایہ شر  
 جوئے قیدی اسدالینداوس پیسر  
 قدسی و چہ حدیث دے اللہ و افرمان  
 سلوے نہالی شریک ایہ بن بیٹیا سکار  
 اپنا آپ بچا و نذا بن بیٹیا مت پیرو  
 واقعتہ چھڑا ہو گیا اسدے مکڑوں خوب  
 اپنا برا نہ منگدا کوئی و چہ جہان  
 جس گھر اندر و سدا پیٹے او کس بنا

سخت ہوئے دل تساند خوف کنوں پاك  
 ہرگز خوف خداييدى دلوچہ آسے نال  
 ایہ عالموں خفاش کے و چہ تاریکی فید  
 تاریں چہ اظہیر مال چہ چہ بہند دور  
 سولی اساد می عید کے سوچ ہو باغ و ب  
 ایہو حالت نفس دے پھر تھی جہان  
 اس چمکاؤر نفس نول بجائے نا پس نول  
 ہر دم سادے بدن نول کیتا اک اسیر  
 اور کا لکھی گدت کے بہند آگھڑا پیسر  
 نفس تیرا لے آدھی و دہ کنوں شیطان  
 دشمن اسنوں جان نول جیوں کی مولا  
 دشمن راہ خداييدى ایہ پکا مرد و  
 اس بچھا تار ب نول پاٹے اوہ مستلوب  
 با جھول نفس شریکے ایہ و دنا و دان  
 جس گھر مو جہاں ماند او سنوں کر مولا

### حکايت

دیکھا مالی باغ وے مرد کوئی گستاخ  
 بیچھا سی جس شاخ لے او ہاکٹے و اسی  
 کسبا شاخ درخت دمی پتوں پر درکار  
 کٹے چکا جہ شاخ نول و گا گرون بھار  
 ایہو حالت نفس دے ہر دم ایہ گستاخ  
 جس گھر اندر و سدا او ہاکٹے و بیان

چھڑا سی اسی اکر رکھ لے و سدی شاخ  
 کسبا مالی باغ وے ایہ توں کر داک  
 مالی کسبا وہ نکسیاس اس ہا مرد بھار  
 ٹٹا لک لے ٹٹ لک کسے ہو گیا مرد و  
 جس شاخ پیر پیٹا کے او مرد شاخ  
 پیر کو ہاڑ می اپنے مار کے یہ نادان

درمیان علاج نفس مار د

ہو یا با جھ لگام جو نفس تیرا ہر سو  
جو اچھ حکم چلا و نڈا کے طرف بدی  
اسنوں نے دیوانگی و ڈرے یہ کجنت  
باطل فکر ال اسنوں کیتا آن تباہ  
دنیا والے فخر تے سر و سرے خیال  
علم پرے اوہ جنہا لوچہ حاصل ہوئے شان  
ایسی منطلق فلسفہ میرے اندر ہو  
ایسے شمسے بازے آون مینوں یاد  
فاضل و ڈاجک وچہ سدن مینوں لوک

سے اس نام قرآن وچہ اتارہ بالستو  
اسکے نیک بنان نوں بھیجے رب بنی  
جیونکر تالچو لیا ہے بیماری سخت  
اللہ دی درگاہ وچہ ہو پار و سیاہ  
طالب شہرت رات دن رہندا ایہ چند ال  
مینوں و ڈا مولوی سڈے کل جہان  
جس نوں جگوچہ چاند اہوئے مورنہ کو  
موجا و ان ہمیشہ نہیں سدی ایہہ سرا  
بخت کراں جس نال میں سنوں پواں لوک

## حکایت عارف

امام نزاری لکھیا اپنی وجہ کتاب  
کرے خلاف اوہ نفس و اندر ہر ایک بات  
بلکدن اوسدے نفس نے ایہ گل چا سی آر  
ایہو خواہش نفسی کرے تیار سی جنگ  
عارف کہیا نفس کیوں موت کرے منظور  
کیوں جو حضرت مصطفیٰ الکیا وچہ حدیث  
خواہش نیک جو سدی اوہ بھی ہوئے بد  
سچا پاک رسول ہے سچ او نہاں فرمان  
کھینچا اپنے نفس تھیں سچی گل بتا  
نفس کہیا توں بدی تھیں مینوں کروا بند  
پس شہنشاہی چاہو نہ اتوں پسند الکنام  
موت کھنکی اک جھوٹوں ہو یا ڈاڈا تنگ  
جال میں اندر جنگ ہے ہوساں ج نہید

سی ہک عارف رب و عابد اہل ثواب  
سید پاکیت زور تھیں خدیث صفات  
کراں جہا و کفار تھیں مراں شہادت پا  
ما جھ شہادت اوسدے نفس رہو لنگ  
اس گل اندر جا پدی حکمت کوئی فہر و  
وڈے وڈے لکرا یہ کروا نفس جلیٹ  
آخر سدی آر و کرئی چاہے رو  
چاہے نفس جہا و کیوں خوشگلی شیطاں  
توں کیوں خواہش جنگری کروا رہی  
الٹ کر جس چیز دایں ہاں خواہش  
کلی میریاں خواہشیں ہویاں بند کام  
شکی ظاہر جا پدی نال کفاراں جنگ  
پھر کوئی چھوٹا آکھسی آلا نیک نہید



ہیں مویا شہید اوہ روئے کر تیار  
 ارف کہیا رسول ناجاواں طرف جہاد  
 بسا ما بخو لیا اندر نفس شیر  
 صفت نہیں فرعون تھیں ایسا نفس شیر  
 سدے مگر بچیا نذا جو صاحب اخلاص  
 رکھے خوف خدا پیدا ہر دم پیش نظر  
 رب علاج بتایا دیکھو وہ چہ قرآن  
 سوچے اپنے نفس دی نیکی بدی تمام  
 یقیناں جو اس نفس فرودیاں اگھیں بند  
 پتہ لگے جدا کیے آون عیب نظر  
 نک پا سے شیطان سے راغب بدیاں دل  
 روح تے دل قوی سلطنت وجہ بدن انسان  
 غالب نفس شیطان جال ہر طرف بدی  
 غالب خوف خدا پیدا جہ دل و نہاں تے آ  
 نیکی دے دل جان تھیں نفس کریند اکوڑ  
 جیکہ روح تے دل نول غالب خوف خدا  
 تال پھر طرف فرشتے راغب ہوئے دل  
 کھان دل دیاں اگھیاں جسد اسرار  
 روح دے کولول نفس نول جہد مالوکی ہو  
 کرے الہام فرشتہ راز موزاں عیب  
 جہد فرستہ ہو وندا نفس لیب صفات  
 اینہیاں جہد بریاںیاں اسدوں نظر ہی ان  
 جارید دل بلا منت آپو کر دا ایہ شہر  
 سارا کو امیر اسد اوچہ شہر بیت نام  
 جال مارو ہو وندا اسد ہی مریں شہریت

ٹوڑے پچھے موت دے پاواں میں اعتبار  
 مکر تیرا میں پایا میں تیں رکھاں یاو  
 مرض قدیمی نفس و می لگا وچہ تدبیر  
 چاہے وڈے مرتبے ہر دم ایہ بے پیر  
 کرے علاج جو اس کے مکرول نفسی خلاص  
 اس فرسی نفس و اکدل و ساہ نہ کر  
 و انتظرا نفس مآقا مآقا مآقا مآقا  
 تال جو اپنے حال واد اقف ہوئے عام  
 اپنی صفت ثنا و اسد اخوا شش مستند  
 تقویٰ اسد انام سے خوف خدا و اگر  
 دو جی طرف فرشتہ دے نیکی عمل  
 روح عا شقی سے نفس تے مئے اس فرمان  
 روح تے دل بھی او نہا ندی نول گل سوتی  
 کھان دل دیاں اگھیاں و کیجے برا کھلا  
 تال ج اسد اسرار ج بھی تال کم ہو نا چوڑ  
 بنن نال نفس دی جواد میں جواد میں آ  
 نفس جہالت پا وندا خوا شش اندر دل  
 روح اپنے نفس بھی او سے دے محتاج  
 دل چیکے جہول آیتہ سورج و انکر لول  
 وکن اندر رو شنی اس جی و سہل  
 شیطانی اخلاق دی چھٹہ سہل ربات  
 تال ایک کافر جہد اسد و ان سہل  
 ہر دم سے شہر شیطان میں نیکی طرف  
 ہو کے مسلمان ہو کر دا وڈ سے کام  
 اسد سے بہت علاج پہنچا چو شران سہل



لکھے فاضل حاو قاتل اس مضمون آثار  
ضایع وقت و نجان طار سنوں و اخیال  
وہو گئے بہتے جاندا شائق بال مرام  
دل دی سختی بغض بھی نالے بخل غضب  
شوق محبت مال دی حوصلہ زیادہ نال  
روح دے ایہ اخلاق فی حکم عفاف و قار  
ایہ اخلاق و ٹاؤنے حدت نال حکم  
فہرست نال عفاف دے لب بیا و بیال  
کرموں چھوڑ کینگی کال ایہ علاج  
سختی چھوڑ کے نرمیوں حاصل کریں صلاح  
چار طبع اخلاط جو وجہ بدن انسان  
علم جو جانہ خون دی بہت مناسب کھال  
وہو جان غضب مناسب جسمی و فطری  
یہی شہوت خال تول بلغم ایہ مثال  
بار و مریض اس تھیں پیدا مہوون کل  
چوتھا و ہم خیال ہے جو جاگہ سو دار  
چارے خا طال مضمونی لازم و چہرہ انسان  
نفسانی موندی بدن و چہ خون جو موئے کم  
جیز بکر باجموں خون دے جوئے انسان  
قوت خون و دما وندا اندر ہر اعضا  
نفسانی شہوی و ہم جو اندر ہر حال  
حد مناسب نال جے مہوون ایہ اخلاط  
طبعی حدوں انساندا و اوھا گھانا ہو  
موت ملاکت آوندی عشق مجور فساد  
قوت مہوون پاوندی ہے ایمان کمال

حدت سخت شہوتوں موندی ایہ ہمار  
منا بہت کینگی مکر فریب کمال  
سختی اوپر عاجز نال ظلم کرے بدنام  
بہت شوق جو لوہاں میں نال بیکانہ ب  
بے خوفی رب پاک مقین بحیا کمال  
مہوون حیاتے روشنی و مدق غیر مکرار  
سخت نال و قار ہے رحمت نال ظلم  
لہوئی تھیں چھوڑ فی ہا سا فہم کمال  
مکر فریب جو صدق تھیں بدو صا کمال  
بمقرر سی غیر تھیں بد نال اصل صلاح  
انہوں چار اخلاط فی وجہ سلوک ایمان  
جے کم ہووے او سنوں آئے بیش کمال  
ایہ بھی کھوڑا چاہیے و دے کم نہ آر  
اسدی بہت مناسب نفس بہیمی نال  
وجہ منہا خصل نفس پائے آکر غل  
و سو اسی امر عن سہ اس تھیں ظاہر کر  
علم نہ یادہ چاہیے جو نہ خون ایمان  
انہوں علم نہ مہوون تھیں کوئی نہ بند کم  
انہوں باجموں علم دے او کھار مہوون فان  
قوت علم و دما وندا اندر راہ خدار  
اعتدال برابری قوت سببی کمال  
کوئی فساد نہ آوندی جے تا میں فساد  
مریض پیدا موندیال سارک ایک کھلو  
اسدی اک مثال ہے رکھیں لوہہ باد  
اطمینان قلوب جو رحمت جل جلال



طرف تحقیق شمر کا دے بہرہ راہ و نما  
علم حقیقت حق و امنہ شریعت حال  
علم عقاید باطلہ رب کتبیں دور کرے  
واعظ کرے و عظم جو و دے اور سارن کو  
غضب قوت اس طرح ہر تک پیش نہ کم  
کار بن راہ خدا تیرے کو کشش نال و لیر  
اسدے و چہ افراط جو جدول و من نام  
ہر غرور تکبر و سرور و مہر و دور  
سے نفیر طے کھٹا و نا جدول باہر نام  
سونا پالغ نفس و اسر گل و چوشت تاب  
توت سموت و چہ بے پستی صفت کھا  
ہو ر گل صبر بھی الہ گنوں حسیار  
بے صبری نے حسی بھی اس کے بے صفات  
بند و فی جو عشق تھیں و دہوں خالی دل  
تو بہ کرے بند یا خوف الہی نال  
چھڑ دیوئی غیر نفس ریدی اس کمال  
سے اسد افراط جو اندر طول و ایل  
خلیق خدا تھیں رخصی و لہو و دلی امید  
سے اسدی نفیر طے جو چھڑن خوف خدا  
دل اندر و سدا اس جو باطل غیر خیال  
الیقہ لب بل جو و چہ تمام خصال  
اور راہ شمر تھے جد تک قدم تبات  
واجب فرمیں شمر تھی ایہ غذا چھان

کلی کمال واسطے علمی قوت آر  
استحباب باہر جو گیا پاوے راہ شیطان  
بھنی عالم بے کمال جو و چہ فساد مرے  
لو کال وین نصیحتاں اپنے اندر کھوٹ  
نیک صفاتاں اوس و چہ غیرت بہت غم  
مارے منکر وین سے چہ نکر غالب شمر  
سرنالی تے جو دسری جاپڑنا ایہ کام  
اسی افراط طول آوند اندر وین صبر  
سستی تے بے غیرتی نامر و می ایہ کام  
اندر وین اسدے سستی کم خراب  
بچا مندی نظر کھائیں دل آئینہ صاف  
سے اسد افراط جو نفس و چہ بچا سن بھری ہلا  
سے نفیر طے جو سرور و مہر و ایل  
اکھ بھی بڑے صفات فی چھوڑن نا کر دل  
یک تعلیق حق و اباطل چھڑ خیال  
نغم قیامت رکھنا رحمت عمل جلال  
وزار فائق فقر تھیں رائے دنیا دل  
کھنا جو شیں را لگا اس جگہ بے جاوید  
طرف مال نہ دیکھنا شغل کم سدا  
ضائع ہر گزار فی فسی خیر کمال  
ہر سالک واسطے اندر ہر حال  
پیش نہ آوے او ساروں ہر کوئی انبات  
حقوق دی بچہ تھیں اندر راہ ہر حال

فَنَزَلَ مِنْ رَبِّكَ آيَاتُ شِقَاقٍ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ فِي



حضرت پاک رسولنوں بھیجا رب طیب یاں کلام خدا بیدی کارن دلائل شفا جو کوئی عمل کما وندایا وے ترے شفا جو آثارہ نفس ہے جاوے اس کے کھوٹ ایسے پھر بھی جنہاں منوں ہوئے نہیں شفا	جہت شفا دے اندیس نسخ موجب عجیب رحمت کارن مومنوں بھیجا رب طیب سرفصال جاوے دل بیاں کروا فضل خدا وگر نفسی اثبات وادویں وار و کھوٹ ظالم وچہ قرآن دے تمکین نام خدا
--	---

وَمَا يَرِيكَ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

بدبختاں تے ظالماں کیتا اید غضب و تاسرور و مسلاں طرف ساڈی ٹور بھڑکی اپنے کھلے واکرے منوں خیال آخر کھانا یا وندے ایسے ظالم لوگ ظلم کایا نفس نے جھلٹی سدا عذاب	آیا ایہ قرآن جو رحمت کیتی رب اس قصے اوپر کی ہوئے رحمت بدی ہو لاہانوں گواہ کے جاوے منہ دے حال سچوں مفت گواہ کے چلے عیانی روک سچوں چلے و نجائیکے رحمت اے بار
---	--

بالتحریر  
کتبہ مہر دین خوشنویس نور پور

منگوانے کا پتہ

شیخ غلام حسین اید مسٹر مہیری بازار لاہور



کہیں سعادۂ سعادت فلسفہ اخلاق فقہ  
 تصوف اور عقائد کے جہاد و حیل و القدر  
 عالم گذرے ہیں تاریخ السنائی نے مشرق و  
 مغرب میں ان کے پایہ کا ایک بھی قلم سرفراز  
 عظیم پیدا نہیں کیا یورپ میں امام غزالی کی تصانیف  
 انتہائی قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے اور ان  
 کی تمام کتابیں یورپ کے کتب خانوں میں محفوظ  
 ہیں ان تصانیف میں کہیں سعادۂ سعادت فقر و  
 کی حالت سے جس میں اجتماع اور آزادی رائے  
 کے زرا اسلامی فلسفہ کو عقلی استدلال و نیا کے  
 خیال نقطہ فہم و ادراک کے مطابق جانچا ہے سنجیدہ  
 اور پڑھے لکھے طبقہ کے لئے دعوتِ عقلی بہترین  
 کتابت و طباعت قیمت ۱۰/- روپے

تفہیم و تنبیہ غوث الاعظم پیر پیر بقاء  
 والوں کی شخصیت کے کون واقف نہیں اسلام  
 کی پہچان ہر رنگ میں اور اسلامیات پر مکمل روشنی  
 ان ہی زریں کاں وین جناب غوث الاعظم جیلانی کی تصنیف  
 تحفہ و تنبیہ پر بحث کی گئی ہے اور تمام علما کے نزدیک  
 عقیدۂ الطائیف کا اردو ترجمہ صحیح ترین ہو گیا ہے یہ ترجمہ  
 او بی اور ڈاکٹر اے آر قریشی اور زبان سرحدی مرحوم کے قلم  
 سے ہوئی اس ترجمہ کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے کہ نہ ترجمہ  
 ہر نقطہ کو لکھ کر اور لکھ کر بیان کیا گیا ہے نہ صرف

فتوح الغیب تصنیف شیخ عبدالقادر  
 جیلانی وائے جیلان  
 غوث الاعظم کی پر لاوال مقامات کی کتاب  
 جو لشکان علم و معرفت اور طریقت اور مساکل  
 تصوف کا بے بہا خزانہ فیض یاب ہونے  
 کے لئے ہر مسلمان کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری  
 ہے قیمت ۲۱/- روپے

جنت کی کنجی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ  
 جنت کی کنجی انک بندوں کے لئے  
 جنت کے دروازے کھلے ہیں مگر جنت کی جگہ محل  
 کرنے کیلئے کتاب جنت کی کنجی ضرور ہے اس میں  
 اسلام کے حقوق کی نگہداشت ارکان و عقاید پر  
 مکمل روشنی ڈالی گئی ہے بلکہ پسند و نفرت سے پاک  
 جنت ہے قیمت ۲۵/- روپے

ارکان اسلام رکائے اسلام کے ضروری  
 بنوی کے حوالوں سے فرین کتاب جس کا اثر و نفوذ  
 انہی وسعت و ہمہ گیری جامعیت اور اہمیت  
 کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے ہر مشکل مسئلہ  
 پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے اور ہمارا دلوں پر  
 ہے کہ ارکان اسلام کے مضمون کا ہر باب  
 اس سے مدلل کتاب الہی تاکہ طبع نہیں ہوتی  
 قیمت ۱۱/۲۵ روپے

مشیح غلام حسین ایڈیٹر و ناشران کتب پیری بازار لاہور  
 ملکوانے پراپتہ



## مکمل و مدلل کشف المحجوب کلاں

اردو و معرہ سوانح عمری علی ہجویری  
تصنیف حضرت زاتاکج بخش حضرت امامت  
۵۰ صفحات ترجمہ ڈاکٹر الہ دیکھا صاحب  
قریشی قیمت ۱۰/- علاوہ مکتبہ لڈاک

## نیا قصہ الایمان کلاں

آنحضرت محمد و سلم تک ایک لاکھ چوبیس  
نثر پچیسروں کے حالات زندگی لوگوں کو  
راہ راست پر لانے کے لئے ایسا اکرام کی جملہ  
اور اخلاق کریمانہ درج ہیں پچیسروں کے حالات  
میں فیضیاب ہونے کے لئے یہ کتاب بہترین  
انداز میں پیش کی گئی ہے قیمت ۵۰/-

## حکایات صحابہ

حضور اکرم کے  
اصحاب اکرام کی پاک  
زندگی کے دل منور کرنے والے حالات  
جنہوں نے کفار کی سختی پر و اشتہار کی  
مگر راہ حق سے نہ ہٹے اور اپنے نبی کی خاطر  
جان تک کی پرواہ نہ کی ان کی زندگیاں  
اور حکایات قیمت ۲/۵۰

و غلطی سے لفظ بہت و غلط سیکھنا چاہتے  
ہیں تو وہ غلطی بنیظیر جو کہ ایک ناوردنا یا ب

ہے اسے خریدیں جو کہ آپ کو مکمل و اعظم  
بنائے گی قیمت ۵۰/- روپیہ

## داستان یوسف

تصنیف لطیف  
مولانا اسحاق ہلوی  
حضرت یوسف علیہ السلام مصر کا والی جسے  
بھائیوں نے کنوئیں میں پھینک دیا اور  
وہی یوسف ایک دن مصر کا بادشاہ بنا  
باپ نے اپنے بیٹے کے فراق میں کیا کیا کایف  
برداشت کیں کنوئیں سے نکل کر بادشاہ  
کیسے بنا حسین اور دلداز داستان اور  
نظم و نثر میں یکجا کر کے پیش کی گئی ہے  
مجلد قیمت ۳۰/-

## نفس الیٰس

اردو زبان میں اعظم  
حضرات کے لئے  
لاحواب کتاب جس میں ہر قسم نماز اور روزہ  
حج زکوٰۃ ختم، درود رمضان شریف  
اور دوسرے واعظ شامل ہیں پیش کیے  
گئے ہیں اور یہ وعظ سیکھنے کی بہترین کتاب  
ہے قیمت ۵۰/- روپے

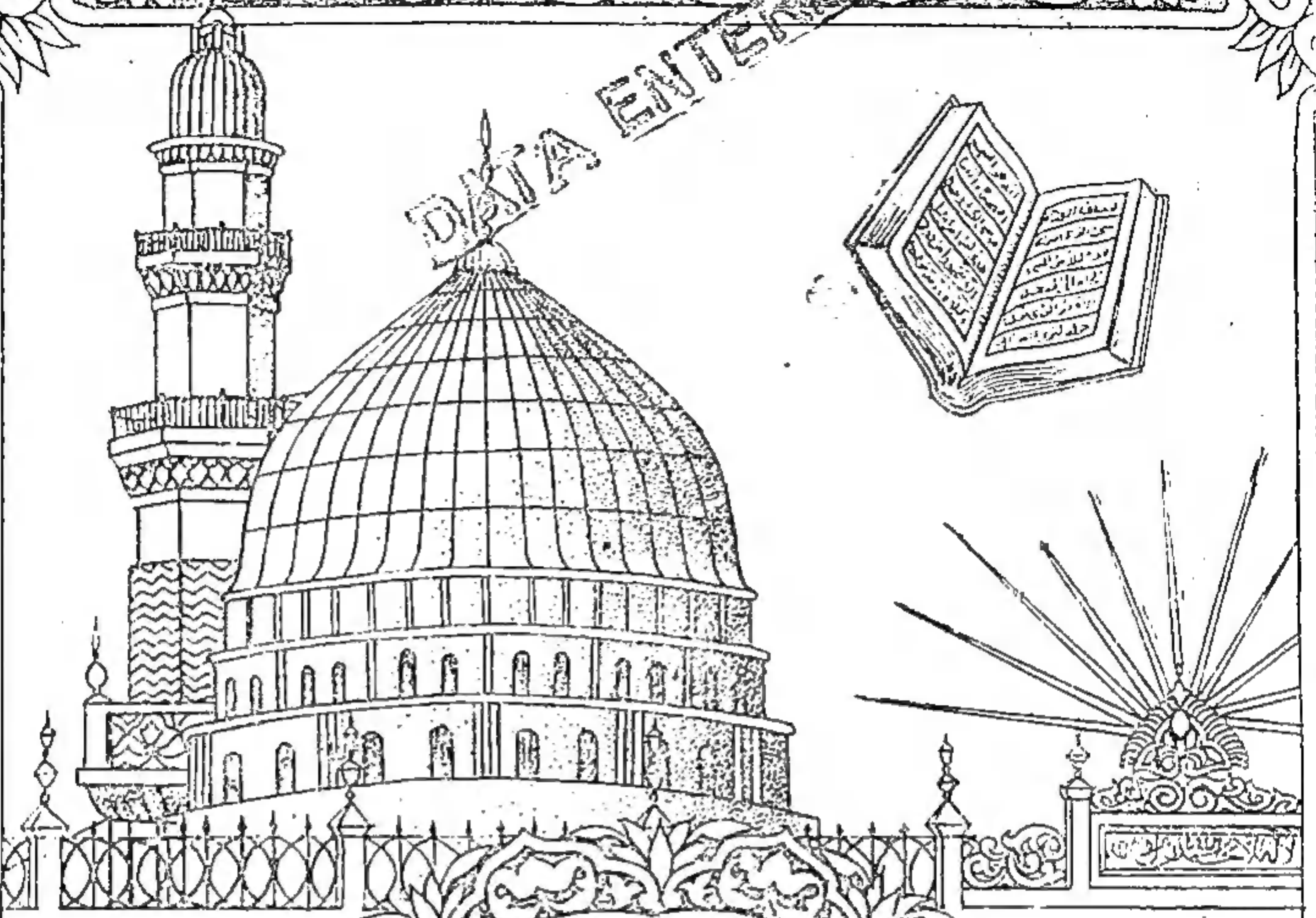
## تصوف کی نایاب و

تذکرہ شریف اکمل کتاب قیمت  
۵۰/- روپے مجلد ۸۰/- روپے  
منگوانے کا پتہ

شیخ غلام حسین اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور



DATA ENTER



گزشتہ  
کتاب  
235

زرکھپنی ناشران قرآن پاک سنہ ۱۴۲۰ھ